قرآنی عربی پروگرام

اس ماڈیول کے اختتام پر انشاء اللہ آپ اسلامی لٹریچر میں استعمال ہونے والی 60-70% عربی سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے۔

ماڈیول AT06: عربی متن

ٹیکسٹ بک

محمد مبشر نذیر۔ محمد شکیل عاصم

www.islamic-studies.info

فہرست

سبق 1 : قرآن مجید کی تفسیر کا علم

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

عِلْمُ التَّفسِيْرِ

أ– معنَى التفسيْر

التفسير لُغَةً: البَيَانُ والكَشْفُ. فَسَّرَ الشيءَ إذا وَضَّحه وبَيَّنَه. وفِي الاصْطِلاَح: عِلمٌ يُرَادُ به فَهْمُ كتاب الله تعالى الْمُنَزَّلِ على نَبِيِّه مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم وبيانُ مَعَانيه واسْتِخْرَاجُ أحكامِه وَحِكَمِه.

ب– حُكْمُ تَعَلُّمِهِ

أَجْمَعَ العُلَمَاء على أنّ تَعَلَّمَ تفسيرِ القرآنِ الكريمِ 'فَرْضُ كِفَايَةٍ' على المسلمينَ وانّه من أَهَمِّ العُلُومِ الشَّرعِيَّةِ.

ج – أشهرُ المفَسِّرِين

اِعْتَنَى الصحابةُ رِضوان الله تعالى عليهم بتعليمِ القرآن الكريم وفَهْمِ معانيه عنِ النبيّ صلى الله عليه وسلم والعَمَلِ به. قال ابْنُ مسعودٍ رضي اللّه تعالى عنه: 'كان الرَّجُلُ مِنَّا إذا تَعَلَّمَ عَشْرَ آياتٍ لَم يُجَاوِزْهُنَّ حتَّى يَعْرِفَ معانِيَهُنَّ والعَمَلَ بِهِنَّ.' وَاشْتُهِرَ كثيرٌ منهم بتفسيرِ القرآن الكريم، مِثلُ: الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بكرٍ وعمرَ وعثمانَ وعليٍّ رضي الله تعالى عنهم أجْمعين.

ا۔۔ تفسیر کا معنی

لغوی اعتبار سے تفسیر کا معنی ہے بیان کرنا اور کھولنا۔ کسی چیز کی تفسیر اس وقت ہوتی ہے جب اسے واضح اور بیّن کیا جائے۔ اصطلاحی معنوں میں اس سے مراد وہ علم ہے جس سے اللہ تعالی کی کتاب کو سمجھا جاتا ہے جو اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس کے معانی بیان کیے جاتے ہیں اور اس سے احکام اور حکمت کی باتیں اخذ کی جاتی ہیں۔

ب۔۔ اسے سیکھنے کا حکم

علماء کا اس پر اتفاق رائے ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر کو سیکھنا مسلمانوں پر 'فرض کفایہ' ہے اور یہ کہ یہ علوم شرعیہ میں اہم ترین ہے۔

ج۔۔ مشہور ترین مفسرین

صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے، اس کے معانی سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ کی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے فرمایا: 'ہم میں کوئی شخص جب دس آیات سیکھ لیتا تو ان سے آگے اس وقت تک نہ بڑھتا جب تک ان کے معانی جان کر ان پر عمل نہ کرنے لگتا۔' ان میں سے کثیر قرآن کریم کی تفسیر کے لئے مشہور ہوئے۔ ان کی مثال خلفاء راشدین جیسے ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
البَيَانُ	واضح کرنا	بَيَّنَ	اس نے واضح کیا	فَرْضُ كِفَايَةٍ	فرض جو بعض افراد کے ادا کرنے سے باقی پر ساقط ہو جائے
الكَشْفُ	ظاہر کرنا	الاصْطِلاَح	اصطلاح	اِعْتَنَى	اس نے خیال رکھا
فَسَّرَ	اس نے تفسیر کی	اسْتِخْرَاجُ	نکالنا	لَم يُجَاوِزْهُنَّ	اس نے تجاوز نہ کیا
وَضَّحَ	اس نے توضیح کی	تَعَلُّمَ	تعلیم حاصل کرنا	اشْتُهِرَ	وہ مشہور کر دیا گیا

وكذلك: عبد الله بن عبّاس رضي الله عنهما وكان يُسَمَّى 'تَرْجُمانَ القرآن' لِمَا عُرِفَ عنه من الفهمِ والعِلمِ الصحيحِ بِمَعَانِي القرآنَ وقد دعا له النبي صلى الله عليه وسلم فقال 'اللّهم فَقِّهْه فِي الدين، وعَلِّمه التأويلَ' الْمرادُ به هنا (التفسير). ومِمَّن اشْتُهِرَ بتفسير القرآنِ من الصحابةِ كذلك 'عبدُ اللهِ بْنُ مسعودٍ' رضي الله عنه، وكان رضي الله تعالى عنه يقول 'ما نَزَلَتْ آيةٌ من كتابِ اللهِ إلا وأنا اعلمُ فيمن نَزَلَتْ، وأين نزلت، ولو أَعلَمُ أحداً أَعْلَمَ بكتاب الله مِنِّي تَنَالُه الْمَطَايَا لأَتَيْتُه.' وأخَذَ التفسيرَ عن هؤلاء الصحابةِ رضوان الله عليهم جَماعةٌ من التابِعِيْنَ منهم: الْحَسَنُ البَصْرِيُّ، وسَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وعِكْرِمَةُ مَولَى ابن عَبَّاسٍ وغيرُهم. ونَقَلُوهُ إلى من بعدَهم، فأخَذهُ عنهم العلماءُ، وأئِمَّةُ الْمُفَسِّرِينَ، فَدَوَّنُوهُ فِي الكُتُبِ وأَلَّفُوا فيه الْمَؤلَّفَاتِ الكَبِيْرَةَ التي وَصَلَ إلينا التفسيرُ عن طَرِيقِهَا.

د . مَنَاهِجُ التَّفسِيْرِ

واختَلَفَتْ مَنَاهِجُ الْمُفَسِّرِين فِي تَفسِيْرِ كِتَابِ اللهِ، وظَهَرَ هُنَاكَ مَنهَجَانِ . وإنْ شِئتَ قُلْ اتِّجَاهَانِ . فِي ذَلِكَ؛ الْمَنهَجُ الأَوَّلُ سُمِّي التفسِيْرُ بِالْمَأثُورِ، والْمَنهَجُ الثَّانِيُّ: التفسيرُ بِالرَّأيِ أوِ الْمَعقُولِ. وكَانَتْ لِكُلِّ مَنهجٍ مِن هذين المنهجين مَلامِحُ خَاصَّةً، تَمَيَّزَهُ عن الْمَنهَجِ الآخِرِ. وفِي ثَنَايَا مَقَالِنَا التالي نُحَاوِلُ التَّعَرُّفَ على ملامحِ وسَمَاتِ كلِ منهجٍ مِن هذين المنهجين.

اسی طرح عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہیں 'ترجمان القرآن' کا نام دیا گیا کیونکہ قرآن کے فہم اور صحیح معانی کے علم کی وجہ سے جانے پہچانے جاتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی اور عرض کیا: 'اے اللہ! انہیں دین کی سمجھ دے دے اور انہیں تاویل کا علم سکھا دے۔' یہاں (تاویل سے) مراد تفسیر ہے۔ صحابہ میں جو لوگ تفسیر قرآن کے لئے مشہور ہوئے ان میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کہا کرتے تھے: 'کتاب اللہ کی کوئی آیت ایسی نازل نہیں ہوئی جس کے بارے میں میں نہ جانتا ہوں کہ وہ کس معاملے میں نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی۔ اگر میں کسی شخص کو جانتا کہ وہ کتاب اللہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو (میری) سواری اس تک پہنچ جاتی تا کہ میں اس سے اسے حاصل کر لیتا۔' ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے تابعین کی جماعت نے تفسیر سیکھی۔ ان میں حسن بصری، سعید بن جبیر، عکرمہ مولی ابن عباس وغیرہ شامل ہیں۔ انہوں نے اسے اپنے بعد والوں کو منتقل کیا۔ ان سے علماء اور ائمہ مفسرین نے اسے حاصل کیا اور اسے کتابوں میں مدون کر دیا۔ انہوں نے اس میں بہت سی تالیفات کی ہیں جس سے اس طریقے سے ہمیں تفسیر پہنچی ہے۔

د۔ تفسیر کے طریق ہائے کار

مفسرین میں کتاب اللہ کی تفسیر کے طریق کار پر اختلاف ہوا ہے جس سے دو طریق ہائے کار سامنے آئے ہیں: اگر آپ چاہیں تو انہیں دو جہتیں کہہ سکتے ہیں۔ ان میں پہلے طریق کار کو تفسیر ماثور کا نام دیا گیا ہے اور دوسرے کو تفسیر بالرائے یا معقول کا۔ ان میں سے ہر طریق کار کی کچھ الگ خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے وہ دوسرے سے ممتاز ہوتا ہے۔ اس مقالے کے درج ذیل حصے میں ہم ان دونوں طریق ہائے کار کی امتیازی خصوصیات کو جاننے کی کوشش کریں گے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَرْجُمانَ	ترجمانی کرنے والا	أقوالَ	اقوال، آراء	مَلامِحُ	خصوصیات
فَقِّهْه	اسے سمجھ دے	تابِعِيهِم	ان کے پیروکار	تَمَيَّزَ	اس نے فرق کیا
التأويلَ	تشریح کرنا	يُعَدُّ	اسے تیار کیا گیا	في ثَنَايَا	اندر
تَنَالُ	وہ پہنچا	مَنَاهِجُ	طریق ہائے کار، منہج کی جمع	مَقَالُنَا	ہمارے مضامین و مقالات
الْمَطَايَا	سواری کا جانور	اتِّجَاهَانِ	دو طریق ہائے کار	نُحَاوِلُ	ہم کوشش کریں گے
لأَتَيْتُه	میں اس کے پاس ضرور پہنچتا	الْمَأثُور	حدیث و اقوال صحابہ سے ماخوذ	التَّعَرُّفِ	جاننا، پہچان کرنا
دَوَّنُوا	انہوں نے مدون کیا	الرَّأيِ	رائے	سَمَاتِ	امتیازی خصوصیات
أَلَّفُوا	انہوں نے تالیف کی	الْمَعقُولِ	عقل کی بنیاد پر		

أولا: التَّفسِيْرُ بِالْمَأثُورِ

يُقصَدُ بِهَذَا الْمُصطَلَحِ، تفسيرُ القرآنِ اعتِمَادًا على ما جَاءَ فِي القرآنِ نَفسَهُ مِنَ البَيَانِ والتَّفصِيلِ لِبَعضِ آيَاتِهِ، وما ثَبَتَ عَنْ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي ذلك، وما نُقِلَ عن الصَّحَابَةِ والتَّابِعِيْنَ رضوانُ اللهِ عَلَيهِم أجْمَعِيْنَ.

ومِن أمثِلَةِ التفسيرِ بالْمأثورِ، تفسيرُ قوله تعالى: 'صراط الذين أنعمت عليهم' فقد فُسِّر الْمُنْعَمُ عليهم بقوله تعالى: 'وَمَن يُطِعِ اللهَ والرَّسولَ فَأُولَئِكَ مَعَ الذينَ أنعَمَ اللهُ عليهم مِنَ النَّبِيِّيْنَ والصِّدِّيقِيْنَ والشُّهَدَاءِ والصَّالِحِيْنَ.' (النساء:69) وهَذَا مِن بَابِ تَفسيرِ القُرآنِ بِالقُرآنِ.

ومِنَ الأمثِلَةِ أيضًا، تفسيرُ قوله تعالى: 'وأعِدُّوا لَهُم مَا استَطَعتُمْ مِن قُوَّةٍ.' فَقَد فُسِّرَت 'القُوَّةُ' فِي الآيَةِ بِمَا ثَبَتَ عَن رسولِ الله صلى الله عليه وسلم حيث قال: 'ألا إنّ القوةَ الرَّميُ، ألا إن القوة الرمي، ألا إن القوة الرمي.' ثَلاثَ مَرَّات، والْحديثُ رواه مُسلِم، وهذا من باب تَفسيرِ القرآنِ بِالسُّنَّةِ. ومِن أمثِلَةِ تفسيرِ الصحابةِ، تفسيرُ ابنِ عَبَّاس لقوله تعالى: 'إذَا جَاءَ نَصرُ اللهِ والفَتحُ' حَيثُ فَسَّرَ هذه الآيَةَ بِاقتِرَابِ أجَلِ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم، كَمَا ثَبَتَ فِي صحيحِ البُخَارِيِّ. وقد رُوِيَتْ عَنِ التابعين فِي التفسيرِ رِوَايَاتٌ كَثِيْرَةٌ، ولا سِيَّمَا ما رُوِيَ عَن تَلامِيذِ ابنِ عباسٍ رضي الله عنه، كـ مُجَاهِدٍ و عِكرَمَةَ و عَطَاءٍ وغيرِهِم.

وكُتُبُ التَّفَاسِيْرِ غَنِيَّةٌ بِأمثِلَةِ هَذَا النَّوعِ مِنَ التفسير. ويُلاحِظُ على هذا الْمَنهَجِ من التفسير . عمومًا . أنّه يَعتَمِدُ على الرِوَايَةِ الثَّابِتَةِ فِي تفسيرِ القرآن الكريْم، سواءً أكَانَتْ تِلكَ الرِّوَايَةُ نَصًّا مِنَ القرآنِ أو السنةِ، أمْ قَولًا لِصَحَابِيٍّ أوِ تَابِعِي.

اول: تفسیر بالماثور

اس اصطلاح سے مراد یہ ہے کہ قرآن کی وہ تفسیر جو کہ اس پر اعتماد کرتے ہوئے کی جائے جو کہ خود قرآن میں بعض آیات کے بیان اور تفصیل میں آیا ہے، اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں ثابت ہے، اور جو کچھ صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں نقل ہوا ہے۔

تفسیر بالماثور کی مثالوں میں اللہ تعالی کے اس ارشاد کی تفسیر ہے کہ 'ان کا راستہ جن پر تونے انعام فرمایا'۔ جن پر انعام کیا گیا ہے کی تفسیر اللہ تعالی کے اس ارشاد سے کی گئی ہے: 'جو اللہ اور رسول کی اطاعت کریں، وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، نبیوں، صدیقین، شہداء اور صالحین میں سے۔' یہ تفسیر قرآن بالقرآن کے باب میں سے ہے۔

اس کی دیگر مثالوں میں اللہ تعالی کے ارشاد کی تفسیر ہے کہ 'ان کے مقابلے میں اپنی استطاعت کے مطابق قوت تیار رکھو'۔ اس آیت میں 'قوت' کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: 'جان لو، قوت تیر اندازی کا نام ہے، جان لو، قوت تیر اندازی کا نام ہے، جان لو، قوت تیر اندازی کا نام ہے۔' یہ تین بار فرمایا۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا۔ یہ تفسیر القرآن بالسنۃ کے باب سے ہے۔ صحابہ کی تفسیر کی مثالوں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اللہ تعالی کے اس ارشاد کی تفسیر ہے کہ 'جب اللہ کی مدد آجائے اور فتح حاصل ہو'۔ آپ نے اس آیت کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب آجانے سے کی ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ثابت ہے۔ تابعین سے کثیر تعداد میں تفسیری روایات ہیں۔ ان میں لامحالہ وہ ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگردوں جیسے مجاہد، عکرمہ اور عطاء وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم سے روایت کیا گیا ہے۔

اس قسم کی تفسیر کی مثالوں سے کتب تفسیر بھری پڑی ہیں۔ اس قسم کی تفسیر میں عمومی طور پر یہ نوٹ کیا جاتا ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر میں کسی ثابت شدہ روایت پر اعتماد کیا جاتا ہے خواہ وہ قرآن وسنت کی کوئی عبارت ہو یا پھر کسی صحابی یا تابعی کا قول ہو۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يُقصَدُ	اس کا مقصد ہے	الرَّميُ	پھینک کر مارنا، تیر اندازی	لا سِيَّمَا	بالخصوص
مُصطَلَحِ	اصطلاح	اقتِرَاب	قریب ہونا	تَلامِيذَ	شاگرد، تلمیذ کی جمع
فُسِّرَ	اس کی تفسیر کی گئی	أجَلِ	موت	غَنِيَّةٌ	بھرا ہونا، بے نیاز ہونا
الْمُنْعَمُ	جس پر نعمت ہو	رُوِيَتْ	اسے روایت کیا گیا	الثَّابِتَةِ	ثابت شدہ

سبق 1 : قرآن مجید کی تفسیر کا علم

ومن أشهرِ كُتُبِ التَّفسِيْرِ بِالْمَأثورِ نَذكُرُ الكتُبَ التَّالِيَةَ:

. جَامِعُ البَيَانِ فِي تفسيرِ القرآن، ومُؤلِّفُهُ الإمام الطَّبَرِيُّ.

. الْمُحَرَّرَ الوَجِيزُ فِي تَفسِيْرِ الكِتَابِ العَزِيزِ، ومؤلِّفه ابنُ عَطِيَّةَ.

. تفسيْرُ القرآنِ العَظِيمِ، ومؤلِّفه ابن كثيْرٍ.

ثانيًا: التفسيرُ بِالرَّأي

يُقصَدُ بِهَذَا الْمنهجِ، تفسير القرآن بالاجتِهَادِ بَعدَ معرِفَةِ الْمُفَسِّرِ لِكَلامِ العَرَبِ وأسَالِيبِهُم فِي القَولِ، ثُم مَعرِفَتُهُ للألفاظِ العَرَبِيَّةِ، ووجوهُ دَلالَتِهَا، ومَعرِفَتُهُ بِأسبَابِ النُّزُولِ والنَّاسِخِ والْمَنسُوخِ.

وللعلماءِ فِي اعتمادِ هذا الْمنهجِ فِي التفسيرِ مَوقَفَانِ، الأوَّلُ يَرَى عَدمَ جَوازِ تفسيرِ القرآنِ بِالرَّأي، والثَّانِيُّ يَرَى جَوازَ التفسيرِ بالرأي عَن طَرِيقِ الاجتِهَادِ. والْمُتَأمِّلُ فِي حَقِيقَةِ هذا الْخَلافِ يرى أنّه خَلافُ لَفظِيٍّ لا حَقِيقِيٍّ. وبَيَانُ ذلك أن الرأي لا يُذَمُّ بِإطلاقٍ، فهُنَاك رَأيُ مَحمودٍ، وهُو ما استَنَدَ إلى دَلِيلٍ مُعتَبَرٍ، وهذا النوعُ مِن الرأي لا خِلافَ فِي قُبُولِهِ بين أهلِ العلمِ. وهُنَاك رَأيُ مَذمُومٍ، وهو ما استَنَدَ إلى الْهَوَى، ولَم يَكُن لَهُ ما يُؤَيِّدُهُ ويُسدِّدُهُ مِنَ العَقلِ أو الشَّرعِ.

تفسیر بالماثور کی مشہور کتابوں میں سے ہم درج ذیل کتب کا تذکرہ کریں گے:

- جامع البیان فی تفسیر القرآن، اس کے مولف امام طبری ہیں۔
- المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، اس کے مولف ابن عطیہ ہیں۔
- تفسیر القرآن العظیم، اس کے مولف ابن کثیر ہیں۔

دوم: تفسیر بالرائے

اس طریق کار سے مراد ہے کہ مفسر کلام عرب اور بات کہنے میں اس کے اسالیب، پھر عربی الفاظ کے معانی اور ان کی دلالت کے طریقے، نزول (وحی) کے اسباب، ناسخ و منسوخ وغیرہ کو جاننے کے بعد قرآن کی تفسیر میں اجتہاد کرے۔

تفسیر کے اس منہج پر اعتماد کرنے میں علماء کے دو موقف ہیں۔ پہلا یہ کہ یہ تفسیر القرآن بالرائے جائز نہیں ہے۔ دوسرا موقف یہ ہے کہ یہ اجتہاد کے طریقے پر جائز ہے۔ اس حقیقت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اختلاف محض لفظی ہے، حقیقی نہیں ہے۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ رائے مطلقاً بری نہیں ہوتی۔ کبھی رائے قابل تعریف بھی ہوتی ہے۔ یہ وہ ہوتی ہے جو کسی معتبر دلیل کی بنیاد پر ہو۔ اس قسم کی رائے کے قبول کرنے کے بارے میں اہل علم میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ رائے قابل مذمت بھی ہوتی ہے، یہ وہ رائے ہوتی ہے جو نفسانی خواہش کی بنیاد پر ہو۔ شریعت اور عقل کی بنیاد پر اس کی کوئی تائید نہیں کرتا نہ ہی اسے درست قرار دیتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُؤلِّفَ	تالیف کرنے والا	النَّاسِخِ	منسوخ کرنے والا	بِإطلاقٍ	مطلقاً، ہر حال میں
مُؤلَّفَ	تالیف شدہ	الْمَنسُوخِ	منسوخ شدہ	استَنَدَ	وہ بنیاد پر ہے
اجتِهَادِ	عقل کو دین میں استعمال کرنا	مَوقَفَانِ	دو نقطہ ہائے نظر	مُعتَبَرٍ	قابل اعتماد
الْمُفَسَّرِ	جس کی تفسیر کی گئی ہو	الْمُتَأمَّلُ	جس میں خوب غور ہوا ہو	مَذمُومٍ	قابل مذمت
أسَالِيبَ	اسلوب کی جمع، طریقے	خَلافُ	اختلاف رائے	الْهَوَى	نفسانی خواہش
دَلالَةَ	کسی بات کی دلیل ہونا	لا يُذَمُّ	اس کی مذمت نہیں کی جاتی	يُؤَيِّدُ	اس کی تائید کی جاتی ہے
استَنَدَ إلى دَلِيلٍ مُعتَبَرٍ		جو کسی قابل اعتماد دلیل کی بنیاد پر ہو		يَسدِدُ	وہ درست قرار دیتا ہے

ولا شَكَّ أنّ الذين قالوا بِجوازِ تفسيرِ القرآنِ بِالرَّأي لَم يَقصِدوا تفسيرَ القرآنِ بِمُطلقِ الرأي، وإنّما قَيَّدُوه بالرأي الْمُعتَبَرِ والْمُستَنَدِ إلى الدَّليلِ، ولَم يَعتَبِروا أو يَلتَفِتُوا إلى الرأي المستندِ إلى الْهَوَى. وبِهَذَا يُؤَوَّلُ الْخِلافُ فِي هذهِ الْمَسأَلَةِ إلى خلافٍ لَفظِيٍّ لَيسَ إلا.

ونَقتَصِرُ فِي هذا المقامِ على مثالٍ واحدٍ لِهَذَا النَّوعِ من التفسيرِ، وهو ما أورَدَهُ الإمامُ الرازيُّ عند تفسير قوله تعالى: 'مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ' (هود:15) قال: يَندَرِجُ فيه الْمُؤمِنُ والكَافِرُ والصِّدِّيقُ والزِّنديقُ؛ لأنّ كل أحدٍ يريدُ التَّمَتُّعَ بِلَذَّاتِ الدُّنيا وطَيِّبَاتِهَا، والانتِفَاعَ بِخَيرَاتِهَا وشَهوَاتِهَا، ثُم قال: إلا أنّ آخِرَ الآيةِ يَدُلُّ على أنّ الْمُرَادَ هو الكَافِرُ، لأن قَولَهُ تعالى بعدُ: 'أُولَٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ' لا يَلِيقُ إلا بالكُفَّارِ، وواضحٌ أنّ هذا التفسيرَ للآية يعتمد على إعمَالِ الرأي الذي يَسنُدُهُ الدليلُ ويُسدِّدُهُ. ومن أهم كتب التفسير بالرأي نذكر ما يأتي:

. البَحْرُ الْمُحِيطُ، ومؤلِّفُهُ أبو حَيَّان الأندلسي الغرناطي.

. رُوحُ الْمَعَانِي، ومؤلِّفه الألوسي .

وبِمَا تَقَدَّمَ يُعلَمُ، أنّ هذا التقسيمَ لتفاسيرِ القرآن الكريم، ليس تقسيمًا حديًّا وفاصلًا بين نَوعَي التفسيرِ، بل هو عِندَ التَّحقيقِ تَقسِيمُ اصطِلاحِي، جَرَى عليه أهل العلم، وخَاصَّةً الْمُتَأَخِّرُونَ منهم، كما قَسَّمُوا مَدَارِسَ الفِقهِ، إلى مدرسةِ الرأي ومدرسةِ الْحَديث؛ وهُم يَعنُونَ بذلك الْمَنهَجِيَّةَ الغَالِبَةَ والسَّائِدَةَ فِي كلِ مدرسةٍ من كِلتَا الْمَدرَسَتَيْنِ، دونَ أن يعني ذلكَ بِحَالٍ، اقتِصَارِ هذه المدرسةِ أو تلك على منهجِ الرأي فحَسِبَ أو مَنهَجَ الْحَدِيثِ. (ماخوذ من مقالة: التفسير بالمأثور والتفسير بالرأي www.islamweb.org)

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انہوں نے جب تفسیر القرآن بالرائے کے جواز کی بات کی ہے تو اس سے مطلق رائے مراد نہیں ہے۔ انہوں نے اسے اس رائے کے ساتھ مخصوص کیا ہے جو قابل اعتبار ہو اور کسی دلیل کی بنیاد پر ہو۔ انہوں نے اس رائے کا اعتبار نہیں کیا اور نہ ہی اس کی جانب ملتفت ہوئے ہیں جو کہ خواہش نفس کی بنیاد پر ہو۔ اس طرح سے اس مسئلے میں اختلاف کی تاویل کی گئی ہے کہ یہ لفظی اختلاف کے سوا کچھ نہیں۔

اس مقام پر ہم اس قسم کی تفسیر کی صرف ایک مثال پر اکتفا کرتے ہیں۔ یہ وہ ہے جو امام رازی اللہ تعالی کے اس ارشاد کی تفسیر میں لائے ہیں کہ 'جو کوئی زندگی کا ارادہ کرے'۔ انہوں نے کہا: اس میں مومن، کافر، صدیق اور دہریہ سب ہی شامل ہیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک لذات دنیا اور اس کی اچھی چیزوں سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہے اور اس کی اچھائیوں اور خواہشات سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: 'اس آیت کا آخری حصہ دلیل ہے کہ اس سے یہاں مراد کافر ہے کیونکہ اللہ تعالی کا قول اس کے بعد ہے: 'یہ وہی ہیں جن کا آخرت میں سوائے آگ کے کوئی حصہ نہیں ہے۔' یہ بات سوائے کفار کے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔ واضح ہے کہ آیت کی یہ تفسیر ایسی رائے سے کی گئی ہے جس کی بنیاد دلیل پر ہے اور وہ اس کی تائید کرتی ہے۔ تفسیر بالرائے کی اہم تفاسیر میں سے ہم درج ذیل کا ذکر کریں گے:

- البحر المحیط، اس کے مولف ابو حیان الاندلسی الغرناطی ہیں۔
- روح المعانی، اس کے مصنف الوسی ہیں۔

جیسا کہ یہ گزر چکا ہے کہ یہ قرآن کریم کی تفاسیر کی اقسام ہیں۔ یہ کوئی ایسی تقسیم نہیں ہے جس کی علیحدہ حد مقرر ہو۔ تحقیق کے اعتبار سے یہ اصطلاحی تقسیم ہے جو اہل علم، خاص طور پر بعد کے دور کے علماء، میں جاری ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ انہوں نے فقہ کے مدارس کو اہل الرائے اور اہل الحدیث میں تقسیم کر لیا۔ انہوں نے غالب طریق کار کی بنیاد پر ان میں سے ہر مدرسے کو یہ عنوان دیا، نہ کہ یہ کہ یہ مدرسہ ہر حالت میں صرف رائے کے طریقے پر یا حدیث کے طریقے پر عمل کرے گا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قَيَّدُوه	انہوں نے اس پر قید لگائی	الزِّندِيقَ	دہریہ، خدا کا منکر	يَلِيقُ	وہ مناسب ہوتا ہے
يَلتَفِتُوا	وہ اس طرف متوجہ ہوئے	التَّمَتُّعَ	فائدہ اٹھانا	اصطِلاحِي	اصطلاحی اعتبار سے
يُؤَوَّلُ	اس کی تاویل کی جاتی ہے	لَذَّاتِ	لذتیں	جَرَى عليه	وہ اس پر جاری ہوا
أورَدَ	وہ لایا	الانتِفَاعُ	نفع حاصل کرنا	الْمُتَأَخِّرُونَ	بعد کے دور کے اہل علم
يَندَرِجُ	وہ شامل ہوتا ہے	شَهوَاتِ	نفسانی خواہشات	السَّائِدَةَ	غالب

هـ– أشهُرُ كُتُبِ التفسِيْرِ

(1) تفسيرُ الطَّبَرِيِّ: واسْمُه 'جامعُ البَيَانِ عن تَأْوِيلِ القُرآنِ' لِإمامِ الْمُفَسِّرِينَ، أولِ مَنْ دَوَّنَ عِلْمَ التفسير 'محمدِ بْنِ جريرٍ الطَّبَرِيِّ' المتوَفَّى سنةَ 310هـ. جَمَعَ فيه أقوالَ الصحابةِ والتابعيْنَ وتابِعِيهِم. ويُعَدُّ هذا الكتابُ الْمَرجِعَ الأولَ فِي تفسيرِ القرآنِ الكريْمِ. اعْتَمَدَه مَرْجِعًا كلُّ من جاء بعدَه مِمن ألَّفَ فِي تفسيرِ القرآنَ.

(2) تفسيْرُ الكَشَّاف: اسْمُهُ 'الْكَشَّافُ عن حَقَائِقِ التَّنْزِيل وعُيُونِ الأقَاوِيلِ فِي وُجُوهِ التَأْوِيلِ' للإمامِ أبو القَاسِمِ مَحمُودُ بنُ عُمَرَ الزَّمَخشَرِيُّ الْخَوَارزَمِيُّ المتوَفَّى سنةَ 468هـ. وأما قِيمَةُ هَذَا التَّفسِيْرِ، فهو تفسير لَم يَسبِقْ مُؤَلِّفَهُ إليه، لِما أبَانَ فِيهِ مِن وُجُوهِ الإعجَازِ فِي غَيْرِ مَا آيَةٌ مِنَ القُرْآنِ، ولِمَا أظهَرَ فيه مِن جَمَالِ النَّظمِ القُرآنِيِّ وبَلاغَتِهُ، وليس كَالزَّمَخشَرِيِّ مَن يَستَطِيعُ أنْ يَكشِفَ لنا عَن جَمَالِ القرآنِ وسِحرِ بَلاغَتَه، لِمَا بَرَعَ فيه مِنَ الْمَعرِفَةِ بِكَثِيْرٍ مِنَ العُلُومِ، لاسِيَّمَا ما بَرَزَ فيه مِنَ الإِلْمَامِ بِلُغَةِ العَرَبِ، والْمعرِفَةِ بأشعَارِهِمْ، وما امتَازَ به مِنَ الإحَاطَةِ بِعُلُومِ البَلاغَةِ، والبَيَانِ، والإعرَابِ، والأدَبِ، ولَقَد أضْفَى هذا النَّبُوغِ العِلمِيِّ والأدَبِيِّ عَلَى تَفسِيْرِ الكشَّافِ ثوبًا جَمِيلًا لَفَّت إلَيه أنظَارُ العُلَمَاءِ وعَلَّقَ بِهِ قُلُوبُ الْمُفَسِّرِينَ.

ہ۔ تفسیر کی مشہور ترین کتب

(۱) تفسیر طبری: اس کا نام 'جامع البیان عن تاویل القرآن' ہے۔ یہ امام المفسرین کی ہے، جنہوں نے سب سے پہلے علم تفسیر کو مدون کیا، یعنی محمد بن جریر الطبری (وفات ۳۱۰ھ)۔ انہوں نے اس میں صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے اقوال جمع کیے ہیں۔ یہ کتاب قرآن کریم کی تفسیر کا ماخذ اول بن گئی ہے۔ اس ماخذ پر ہر اس شخص نے اعتماد کیا ہے جس نے ان کے بعد تفسیر قرآن لکھی ہے۔

(۲) تفسیر کشاف: اس کا نام 'الکشاف عن حقائق تنزیل وعیون الاقاویل فی وجوہ التاویل' ہے۔ یہ امام ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری الخوارزمی (وفات ۴۶۸ھ) کی تفسیر ہے۔ اس تفسیر کی قدر و قیمت یہ ہے کہ یہ وہ تفسیر ہے جس سے پہلے ایسی تالیف نہیں کی گئی۔ جس طرح سے اس میں آیات قرآنیہ کے معجزے کے پہلو کو انہوں نے واضح کیا ہے، وہ اس کے علاوہ کہیں نہیں ہے۔ جس طرح سے اس میں قرآن کی تنظیم و ترتیب اور اس کی بلاغت کے جمال کو ظاہر کیا ہے۔ زمخشری جیسا کوئی شخص نہیں ہے جو قرآن کے جمال اور اس کی بلاغت کے جادو کو کھولنے کے قابل ہو۔ جیسا کہ وہ کثیر علوم کو جاننے کے ماہر ہوئے، یقیناً عرب کی بلاغت، ان کے اشعار کی پہچان کے علم میں ویسا کوئی ماہر نہ تھا۔ جس طرح سے وہ علوم بلاغت، بیان، اعراب، ادب کا احاطہ کرنے میں ممتاز ہیں (ویسا کوئی نہ تھا)۔ ان کی اس علمی و ادبی مہارت نے تفسیر کشاف کو ایسا خوبصورت لباس پہنا دیا ہے کہ علماء کی نظریں اس کی جانب متوجہ ہوتی ہیں اور ان کے دل اس سے معلق رہتے ہیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْمَرجِعَ	ماخذ	أبَانَ	اس نے واضح کیا	البَيَانِ	علم بلاغت
اعْتَمَدَ	اس نے اعتماد کیا	الإعجَازِ	معجزہ	الإعرَابِ	الفاظ پر اعراب لگانا
الْكَشَّافُ	ظاہر کرنے والی روشنی	النَّظمِ	تنظیم و ترتیب	الأدَبِ	ادب، لٹریچر
التَّنْزِيل	درجہ بدرجہ نازل ہونے والی وحی	بَلاغَة	فصاحت و بلاغت	أضْفَى	اس نے دیا
عُيُونِ	چشمے، عین کی جمع	سَحرِ	جادو	النَّبُوغِ	شاندار مہارت
الأقَاوِيلَ	آراء، قول کی جمع	بَرَعَ	وہ ماہر ہو گیا	لَفَّت إلَيه	اس نے پہنایا
قِيمَةُ	قیمت	الإلْمَامِ	علم	أنظَارُ	نظریں
لَم يَسبِقْ	اس سے پہلے کوئی نہیں ہے	الإحَاطَةِ	گھیرنا، احاطہ کرنا	عَلَّقَ	وہ معلق ہوا

(3) مَفَاتِيحُ الغيبِ لِلفَخرِ الرَّازِيِّ: هُوَ مُحَمَّدُ بن عُمَرَ فَخرُ الدِّينِ الرَّازِيُّ الْمُتوفي سَنَةَ 606هـ. الْمُفَسِّرُ الفَقِيهُ الْمُتَكَلِّمُ إمَامُ وَقتِهُ فِي العُلُومِ العَقلِيَّةِ. تَفسِيْرُ الفخر الرازي 'مَفَاتِيحُ الغَيبِ' من التفاسيرِ الْمُطَوَّلَةِ ويَقَعُ فِي اثنَيْنِ وثَلاثِينَ جُزءًا فِي طَبعَةٍ.

وطريقَةُ الفَخرِ الرَّازِيِّ فِي تَفسِيْرِهِ أنّه يَعنى بِذِكرِ مُنَاسَبَةِ السُّوَرِ بَعضِهَا لِبَعضٍ، ومُناسبةِ الآيَاتِ بَعضِهَا لِبَعضٍ فَيَذكُرُ أكثَرَ مِن مُناسبةٍ. ويُلاحِظُ على بَعضِ هَذِهِ الْمُنَاسَبَاتِ أنّها بَعِيدَةٌ أو فِيهَا تَكَلُّفٌ، كما أنّه يعنى بِذكرِ أسبابِ النَّزُولِ. فيَذكُرُ للآية الوَاحِدَةِ سَبَبًا أو أكثرَ مِن سببٍ حَسبَ ما رَوِي فيها ويَذكُرُ وُجُوهَ القِرَاءَاتِ ووُجُوهَ الإعراب، ويعنى بِاللُّغَةِ، فتَجِدُ لَهُ مَبَاحِثَ لُغوِيَّةٍ قَصِيْرَةٍ لِتَحقِيقِ بعضِ اللَّغوِيَاتِ.

ويُشِيْرُ إلى القواعِدِ الأصولية، ويتَوَسَّعُ فِي الْمُبَاحَثَاتِ الفقهِيّةِ فَيَعنى كثيرًا بِمذهَبِ الشافِعِيِّ وتَحقِيقِهِ وتَرجِيحِ آرَائِهِ والرَّدِّ على مُخَالِفِيهَا كما أنَّهُ فِي مَسأَلَةِ آياتِ الصِّفَاتِ يَجرِيهَا على طَرِيقَةِ الأشعَرِيِّ فِي مَذهَبِهِ، ويَرُدُّ على أقوالِ الْمُعتَزِلَةِ فِي مَسأَلَةِ الصِّفَاتِ وغَيْرِهَا، ويُفَنِّدُ أقوالَهُم وكذلك يعنى بذكرِ آراءِ الفَلاسَفَةِ ونَظرِيَاتِهِم فِي الكَونِ ويُفَنِّدُهَا وقد استَطرَدَ فِي الْمَبَاحِثِ الفَلسَفِيَّةِ والكَلامِيَّةِ. ولِذَا قال بَعضُ العُلَمَاءِ فيه كُلُّ شَيءٍ إلا التَّفسِيْرَ، وهذا القولُ وإنْ كان فيه مُبَالَغَةٌ إلا أنه يُشعِرُ باستِطرَادَاتِ الفخرِ الرازِيِّ فِي تَقرِيرِ بَعضِ قَضَايَا التَّفسِيْرِ.

(۳) فخر الدین رازی کی مفاتیح الغیب: وہ محمد بن عمر فخر الدین رازی (وفات ۶۰۶ھ) ہیں۔ آپ مفسر، فقیہ، متکلم (علم کلام کے ماہر) اور علوم عقلیہ میں اپنے وقت کے امام تھے۔ فخر رازی کی کی تفسیر 'مفاتیح الغیب' طویل تفاسیر میں سے ہے اور طباعت میں ۳۲ اجزا پر مشتمل ہے۔

فخر رازی کا تفسیر میں طریقیہ یہ ہے کہ وہ سورتوں کی ایک دوسرے سے مناسبت بیان کرتے ہیں اور آیات کی بھی ایک دوسرے سے مناسبت بتاتے ہیں۔ وہ جو بیان کرتے ہیں مناسبت سے بھی کچھ زیادہ ہوتا ہے۔ بعض مناسبتوں میں محسوس ہوتا ہے کہ وہ بہت دور کی کوڑی لائے ہیں یا ان میں تکلف پایا جاتا ہے جیسا کہ انہوں نے اسباب نزول کے ذکر میں کیا ہے۔ وہ روایتوں کے مطابق ایک آیت (کے نزول) کا ایک سبب یا بہت سے اسباب بیان کر دیتے ہیں۔ وہ مختلف قراءتوں اور اعراب یعنی زبان کی جہتیں بیان کرتے ہیں۔ بعض لغوی بحثوں کی تحقیق میں آپ ان کے ہاں چھوٹے لغوی مباحث پاتے ہیں۔

وہ اصول (فقہ کے) قواعد کی طرف اشارہ کرتے ہیں کیونکہ فقہی مباحث یعنی شافعی مسلک کے بارے میں ان کی معلومات وسیع ہیں۔ اس کی تحقیق، ان (شافعی) کی آراء کو ترجیح دینا اور ان سے اختلاف کرنے والوں کا رد کرنا (ان کا خاصہ ہے)۔ یہی معاملہ انہوں نے مسئلہ صفات کی آیات میں کرتے ہوئے انہوں نے اشعری مسلک اختیار کیا ہے۔ انہوں نے مسئلہ صفات میں معتزلہ وغیرہ کے نقطہ ہائے نظر کا رد اور ان کے اقوال کی تردید کی ہے۔ اسی طرح وہ مسئلہ کون میں فلسفیوں اور ان کے نظریات کو بیان کر کے ان کی تردید کرتے ہیں۔ آپ فلسفیانہ اور کلامی مباحث میں بہت تیزی سے ادھر سے ادھر جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض علماء نے کہا کہ 'اس (تفسیر رازی) میں سوائے تفسیر کے سب کچھ ہے۔' اس قول میں اگرچہ مبالغہ ہے مگر بعض تفسیری مسائل میں رازی کی تیزی سے کی جانے والی تبدیلیوں کو یہ بیان کرتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُنَاسَبَة	مناسبت	مُبَاحَثَاتِ	بحثیں	الفَلاسَفَةِ	قرون وسطی کے فلسفی
السُّوَرِ	قرآن کی سورتیں	تَرجِيح	ترجیح دینا	نَظرِيَات	نظریات
تَكَلُّف	تکلف	الرَّدِّ	رد کرنا، تردید کرنا	استَطرَدَ	اس نے طویل گفتگو کی، موضوع بدلا
اللُّغوِيَاتِ	فضولیات، لغویات	مُخَالِفِيهَا	اختلاف کرنے والے	الكَلامِيَّة	علم کلام سے متعلق
يُشِيْرُ	وہ اشارہ کرتا ہے	الأشعَرِيِّ	اشعری مکتب فکر	يُشعِرُ	وہ محسوس ہوتا ہے
القواعِدِ	قواعد وضوابط	الْمُعتَزَلَةِ	معتزلہ مکتب فکر	تَقرِيرِ	بیان کرنا
الأصولية	اصول فقہ سے متعلق	مَسأَلَةِ الصِّفَاتِ	صفات باری کا مسئلہ	قَضَايَا	مسائل
تَوَسُّعِ	وسعت	يُفَنِّدُ	وہ رد کرتا ہے		

(4) تفسيرُ القُرْطُبي: اسْمُهُ 'الْجامعُ لأحكامِ القرآن' للإمام أبي عبدِ الله محمد بْنِ أحْمدَ الأنصاري القُرْطُبيِّ المتوَفَّى سنةَ 671هـ. وطَرِيقَتُهُ فِي التفسير: أنْ يَذْكَرَ الآَياتِ ثُم يَذْكُرَ تفسيرَها مِنَ الْمَأْثورِ والْمَعقُولِ ويَذكُرَ الأحكامَ الفِقْهِيَّةَ ومَذَاهِبَ الفقهاءِ عِندَ التَعَرُّضِ لآيات الأحكام، كما يَهْتَمّ بالقِرَاءَاتِ وأَوْجُهِ الإِعْرابِ. وهو مِنَ التفاسيرِ الْمُطَوَّلةِ الْمُفَصَّلَةِ.

(5) تفسير القرآنِ العظيم: لِلحَافِظِ الْمُحدِّث الْمُؤرِّخ 'إِسْمَاعِيلَ بْنِ كثيرِ الدِمَشْقِيِّ' المتوفَّى سنةَ 774هـ ويُعْرَفُ بِ 'تفسيرِ ابْنِ كثيرٍ'. وهذا الكتابُ أشهُرُ ما أُلِّفَ فِي التفسيرِ بِالْمَأْثُورِ، ويُعَدُّ الْمَرْجِعَ الثانيَ بعدَ تفسير الطَّبَرِيِّ. اعْتَمَدَ فيه تفسيرَ القرآنِ بِالقُرآنِ، ثُم بِالْحَدِيثِ، وما وَرَدَ عن الصحابةِ رضي الله عنهم، والسَّلَفِ الصَّالِحِ، ولا غِنًى لِطالِبِ العلمِ عنه.

(6) تفسير البحرِ الْمُحِيطِ: للإمام النَّحويِّ، الْمُفسِّرِ 'محمدِ بْنِ يُوسُفَ بْنِ عَليٍّ بنِ حَيّان الأنْدَلُسيِّ' المتوفَّى سنةَ 745هـ. وُيعَدُّ هذا الكتابُ الْمَرجِعَ الأولَ فِي وُجُوهِ إعراب ألفاظِ القرآنِ الكريْمِ، والْمَسَائِلِ النَّحْوِيَّةِ، ومَعرِفَةِ وُجُوهِ القِراءات وأسبابِ النُّزُولِ.

(7) فَتْحُ القَدِير: للإمام الْمُحدِّثِ الفَقِيهِ 'محمدِ بْنِ عَليٍّ الشَّوْكَانيِّ' المتوفَّى سنة 1250هـ وُيعَدُّ هَذا الكتابُ أصْلًا من أُصُول التفسيرِ. اسْتَفَادَ من كُتُبِ السابِقِيْنَ وزَادَ عليها. وطريقتُه فِي التفسيرِ: أن يَذكُرَ الآياتِ ثُم يُبَيِّنَ معناها، وُيوردُ القِرَاءَاتِ الْمُتَعَدِّدَةِ، وقُرَّاءِهَا، وُيعْرِبُ كثيرًا من الألفاظِ، ويَذكُرَ مَذَاهِبَ الفقهاءِ فِي آياتِ الأحكَامِ.

وهُنَاكَ كثيرٌ مِن التفاسيرِ الْمُختَصَرَةِ التي تَقْتَصِر على شرح مَعَاني الألفاظِ، وبَيَانٍ مُوجَزٍ من التفسيرِ. (ماخوذ من تعليم اللغة العربية، جامعة الإسلامية مدينة منورة)

(۴) تفسیر قرطبی: اس کا نام 'الجامع لاحکام القرآن' ہے اور یہ امام ابو عبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی (وفات ۶۷۱ھ) کی (تصنیف) ہے۔ تفسیر میں ان کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آیات کو بیان کرتے ہیں پھر اس کی تفسیر ماثور اور عقلی طریقے سے بیان کرتے ہیں۔ وہ آیات احکام کے سامنے فقہی احکام اور فقہاء کے نقطہ ہائے نظر کو بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ مختلف قراءتوں اور اعراب کی جہتوں کو بیان کرتے ہیں۔ یہ بھی طویل اور مفصل تفاسیر میں سے ایک ہے۔

(۵) تفسیر القرآن العظیم: یہ حافظ محدث مورخ اسماعیل بن کثیر الدمشقی (وفات ۷۷۴ھ) کی (تصنیف) ہے اور تفسیر ابن کثیر کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کتاب تفسیر بالماثور میں تالیف کی جانے والی کتب میں مشہور ترین ہے اور تفسیر طبری کے بعد دوسرا ماخذ ہے۔ اس میں انہوں نے تفسیر القرآن بالقرآن، پھر حدیث، پھر جو صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین سے روایت ہوا ہے، پر اعتماد کیا ہے۔ کوئی طالب علم اس سے پہلو تہی نہیں کر سکتا۔

(۶) تفسیر بحر المحیط: یہ نحوی امام اور مفسر محمد بن یوسف بن علی بن حیان الاندلسی (وفات ۷۴۵ھ) کی (تصنیف) ہے۔ یہ کتاب قرآن کریم کے الفاظ کے اعراب کی جہتوں، نحوی مسائل، قراءتوں کی جہتوں کے علم اور اسباب نزول میں مرجع اول کی حیثیت رکھتی ہے۔

(۷) فتح القدیر: یہ امام محدث اور فقیہ محمد بن علی الشوکانی (وفات ۱۲۵۰ھ) کی تفسیر ہے۔ یہ کتاب اصل میں اصول تفسیر کی کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے سابقہ کتب سے استفادہ کرتے ہوئے اس میں اضافہ کیا ہے۔ ان کا تفسیر کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آیات بیان کرتے ہیں، پھر ان کے معنی کی وضاحت کرتے ہیں، پھر وہ مختلف قراءتوں اور قاریوں کو بیان کرتے ہیں، پھر وہ کثیر الفاظ کے اعراب بیان کرتے ہیں اور احکام کی آیات میں فقہاء کے نقطہ ہائے نظر بیان کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ بہت سی مختصر تفاسیر بھی ہیں جن میں محض الفاظ کے معانی بیان کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے اور تفسیر کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الفِقْهِيَّة	علم فقہ سے متعلق	أَوْجُهِ	مختلف شکلیں	قُرَّاءَ	قرآن کا قاری
التَعَرُّضِ	سامنا کرنا	الْمُطَوَّلَةِ	طویل	مَذَاهِب	مکتب فکر، مذہب کی جمع
يَهْتَمّ	وہ اہتمام کرتا ہے	الْمُفَصَّلَة	تفصیلی	مُختَصَرَة	مختصر
القِرَاءَات	پڑھنا، قراءۃ کی جمع	الْمَسَائِلِ	مسائل	مُوجَزٍ	کم الفاظ میں زیادہ معنی

سبق 1 : قرآن مجید کی تفسیر کا علم

نَمُوذَج للتَفسِيْر	تفسیر کا نمونہ

تفسير الاسْتِعَاذَة

قال الله تعالى: 'فَإِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ'

هذا أمرٌ مِن اللهِ سُبحَانَهُ وتعالى للعَبْدِ إذا أرادَ أن يقرَأَ القرآنَ أنْ يَستَعِيذَ باللهِ مِنَ الشيطانِ الرجيمِ قَبلَ البَدْءِ فِي القراءة. ومعنَى 'أَعوذ بالله من الشيطٰن الرجيم' أي اسْتَجِيرُ وأَتَحَصَّنُ باللهِ من الشيطانِ أن يَضُرَّنِي فِي دِينِي ودُنيَايَ أو يَصُدَّنِي عن فِعْلِ ما أُمِرْتُ به، أو يَحُثَّنِي على فعلٍ مَا نُهِيتُ عنه. والاِسْتِعَاذَةُ هِي الالْتِجَاء إِلَى الله من شَرِّ كل ذي شَرٍّ . والشيطانُ هُو البَعِيدُ بِفِسْقِه عَن كُلِّ خيرٍ، والرَّجِيمُ: فَعِيلٌ بِمَعنَى مَفعُولٍ أي أَنَّهُ مَرْجُومٌ مَطْرُودٌ عن الْخَير.

تفسير البَسْمَلَة

تُستَحَبُّ البسملة فِي أَوَّلِ كُلِّ قَولٍ و عَمَلٍ. وقد اشتَمَلَتِ البسملةُ على ثلاثةِ أَسْمَاءٍ من أَسْماء اللهِ الحُسْنَى:

أحدُها، الله: وهو عَلَمٌ لِرَبِّ العالَمِينَ لَم يُسَمَّ به غيرُه سبحانه وتعالى.

والثاني، الرَّحْمَنُ: وهو اسمٌ مشتقٌّ مِنَ الرَّحْمَةِ. يَدُلُّ على شُمُولِ رَحْمَتِه سبحانه وتعالى فِي الدنيا للخلق جَميعًا وفِي الآخرة للمؤمِنِيْنَ خَاصَّةً. وهذا الاسمُ من الأَسْماء التِي لَم يُسَمِّ الله بِهَا غيرَه كالْخَالِقِ والرَّزَّاقِ واللهِ ونَحو ذلك.

اعوذ باللہ کی تفسیر

اللہ تعالی نے فرمایا: 'جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ شیطان مردود کے شر سے مانگ لو۔'

یہ اللہ سبحانہ و تعالی کا حکم ہے جو بندے کے لئے ہے کہ جب وہ قرآن پڑھنے کا ارادہ کرے تو تلاوت شروع کرنے سے پہلے اللہ سے پناہ طلب کرے، شیطان مردود کے خلاف۔ 'اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم' کا معنی یہ ہے کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور اللہ ہی کی مدد سے قلعہ بند ہوتا ہوں، شیطان کے خلاف کہ وہ مجھے میرے دینی اور دنیاوی معاملات میں نقصان پہنچائے اور مجھے اس کام سے روکے جس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور مجھے اس کا پر اکسائے جس سے مجھے منع کیا گیا ہے۔ استعاذہ ہر برائی والے کی برائی سے بچاؤ کے لئے اللہ تعالی سے التجا ہے۔ شیطان وہ ہے جو اپنی سرکشی کے باعث ہر خیر سے دور ہے۔ رجیم، مفعول کے معنی میں فعیل (صفت) ہے یعنی اسے مار مار کر خیر سے دور کر دیا گیا ہے۔

بسم اللہ کی تفسیر

ہر قول و عمل کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔ بسم اللہ اللہ تعالی کے تین اسمائے حسنی پر مشتمل ہے:

ان میں سے ایک 'اللہ' ہے جو کہ رب العالمین کا نام ہے۔ یہ نام اس کے علاوہ، جو سبحانہ و تعالی ہے، کسی اور نہیں دیا جاسکتا۔

دوسرا 'رحمان' ہے جو کہ رحمت سے اسم مشتق ہے۔ یہ دنیا میں پوری مخلوق کے اس کی رحمت میں شامل ہونے اور آخرت میں صرف اہل ایمان کے لئے خاص ہونے کی دلیل ہے۔ یہ نام بھی ان ناموں میں سے ہے جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے استعمال نہیں کیے جاسکتے ہیں جیسے خالق، رازق وغیرہ۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الاسْتِعَاذَة	پناہ مانگنا، اعوذ باللہ پڑھنا	يُحَثُّنِي	وہ مجھے ترغیب دیتا ہے	البَسْمَلَة	بسم اللہ
البَدْءِ	شروع کرنا (ابتدا)	نُهِيتُ	میں منع کیا گیا	عَلَمُ	نام
اسْتَجِيرُ	میں پناہ مانگتا ہوں	الالْتِجَاء	التجا کرنا	يَدُلُّ على	اس کا مطلب ہے
أَتَحَصَّنُ	میں قلعہ بند ہوتا ہوں	مَرْجُومٌ	جسے پتھر مارے گئے	شُمُولِ	شامل کرنا
يَضُرَّنِي	وہ مجھے نقصان دیتا ہے	مَطْرُودٌ	نکالا گیا، مردود		
يَصُدَّنِي	وہ مجھے روک دے	فَعِيلٌ بِمَعنَى مَفعُولٌ	صفت کا صیغہ اسم مفعول کے معنی میں		

وأما ثالثُها فَهُوَ الرَّحِيمُ: وهو اسمٌ مُشتقٌ مِن الرحْمة أيضا. وهُو يدلُّ على الرحْمةِ الْخاصَّةِ بالْمؤمنينَ فِي الآخرةِ كما فِي قوله تعالى: 'وكان بالمؤمنين رحيمًا.' وهذا من الأسْماء التِي سَمَّى اللهُ بِهَا غيرَه، فوَصَفَ الرسولَ صلى الله عليه و سلم به فِي قوله تعالى 'بالْمؤمنين رَءُوفٌ رَحِيمٌ'. ومعنَى البسملة: أبتَدِئُ قِرَاءَتِي أو أفتَتِحُ قراءتي وشأني كُلَّهُ مُتَبَرِّكًا باسمِ اللهِ الرحْمنِ الذِّي وَسَعَتْ رحْمتُه كل شيءٍ، الرحيمُ الذي خَصَّ المؤمنينَ برحْمته فِي الآخرةِ.

تیسرا نام 'الرحیم' ہے۔ یہ بھی رحمت ہی سے اسم مشتق ہے۔ یہ آخرت میں اہل ایمان پر خاص رحمت کی دلیل ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ 'وہ مومنین پر رحیم ہے۔' یہ وہ نام ہے جو اللہ کے علاوہ دوسروں کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالی کے ارشاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان ہوئی ہے کہ 'آپ مومنوں کے لئے رؤف ورحیم ہیں۔' بسم اللہ کا مطلب ہے کہ میں اپنی قراءت کا آغاز کرتا ہوں اور اپنی قراءت اور تمام معاملات کو اللہ کے نام کی برکت سے شروع کرتا ہوں، جو کہ رحمان ہے اور اس کی رحمت ہر چیز کے لئے وسیع ہے، جو کہ رحیم ہے، جس کی رحمت آخرت میں خاص اہل ایمان کے لئے ہو گی۔

تفسير الفَاتِحَةِ الكِتابِ

مُفرَدات

الْحَمْد: الثَّنَاء بالْجَمِيلِ، وهو أعَمُّ من الشُّكرِ، وضِدُّهُ الذَّمُّ.

رَبّ العالَمين: خَالِقُهُم ورَازِقُهم ومُدَبِّرُ شُئُونِهم. والعالَمين جَمعُ عَالَمٍ وهُو الْخَلْق.

مَالِك: الْمالِكُ والْمَلِكُ والْمَلِيكُ: صاحبُ الْمُلْكِ الْمُتَصَرِّفُ فيه.

يَوْم الدِّين: يَوْمُ الْجزاء وهُو يومُ القِيَامَةِ. دَانَ فُلانٌ فُلاناً يَدِينُه بِمَعْنَى جَازَاه.

اِهْدِنَا: دُلَّنَا وَوَفِّقْنا.

الصِّراط الْمستَقِيم: الطَّرِيقُ الواضِحُ الذي لا آعْوِجَاجَ فيه.

الْمَغْضُوب عَلَيْهِم: أي الذين غَضِبَ الله عليهم وهُمُ اليَهُودُ وأمثالُهم مِمَّن عَرَفَ الْحقَّ وتَرَكَه.

ولا الضَّالِّين: الضَّالُّونَ هم الذين لَم يَهْتَدُوا إلى الْحقِّ وهم النَّصَارَى وأشباهُهم مِمَّن ضَلَّ عن الصِّراط الْمستقيم لأنَّهم قالوا: 'إنَّ اللهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ.'

فاتحۃ الکتاب کی تفسیر

انفرادی الفاظ

الحمد: خوبصورت ثناء۔ یہ شکر سے زیادہ عام ہے اور مذمت کے متضاد ہے۔

رب العالمین: ان کا خالق، رازق اور ان کے معاملات کی منصوبہ بندی کرنے والا۔ عالمین عالم کی جمع ہے اور وہ مخلوق ہے۔

مالک: مالک، ملک اور ملیک۔ جو کہ ملک کا مالک ہے اور اس میں تصرف کرنے والا ہے۔

یوم الدین: جزا کا دن اور وہ یوم قیامت ہے۔ فلاں نے فلاں کو دان کیا یعنی اس نے اسے جزا دی۔

اھدنا: ہمیں دکھا اور ہمیں توفیق دے۔

الصراط المستقیم: وہ راستہ جو کہ واضح ہے اور اس میں ٹیڑھا پن نہیں ہے۔

المغضوب علیہم: یعنی وہ جن پر اللہ نے غضب کیا۔ وہ یہود اور ان کی طرح کے لوگ ہیں جنہوں نے حق کو پہنچانا مگر پھر اسے ترک کر دیا۔

ولا الضالین: گمراہ لوگ جنہوں نے حق کی ہدایت حاصل نہ کی۔ یہ نصاری اور ان کی طرز کے لوگ کے ہیں جو صراط مستقیم سے بھٹک گئے کیونکہ انہوں نے کہا کہ 'اللہ تو مسیح بن مریم ہی ہے۔'

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أبتَدِئُ	میں ابتدا کرتا ہوں	مُدَبِّرُ	تدبیر کرنے والا	وَفِّقْنا	ہمیں توفیق دے
أفتَتِحُ	میں افتتاح کرتا ہوں	شئُون	معاملات، شان کی جمع	الواضِحُ	واضح، روشن
مُتبَرِّكًا	جسے برکت دی جائے	متصرِّفُ	تصرف کرنے والا	آعْوِجَاج	ٹیڑھا میڑھا، ٹیڑھا پن
أعَمُّ	زیادہ عام	دَانَ يَدِينُ	وہ جزا دیتا ہے	لَم يَهْتَدُوا	وہ ہدایت نہیں پاتے
الذَّمُّ	مذمت	دُلَّنا	ہمیں دکھا	أشباهُ	ان کی طرح (مشابہ)

الإعراب: بِسْمِ: الباء حَرفُ جَرٍّ ، اسمِ: مَجرُورٌ بالبَاءِ وهُما مُتَعَلَّقَانِ بِمَحذُوفٍ وهذا الْمحذوفُ إما أنْ يكونَ فِعلا فَالتَّقدِيرُ حِينَئذٍ: أَبْتَدِئُ بِاسمِ اللهِ أو أقرَأُ باسمِ اللهِ، وإمّا أن يكونَ اسْمًا فالتقديرُ حِينَئذٍ: اِبْتِدائِي بأسمِ اللهِ أو قِراءَتي باَسمِ اللهِ. وتَحذِفُ هَمْزَةُ الوَصلِ مِن 'اسم' وتَوَصَّلَ البَاءُ بالسِّينَ خَطّاً فِيَ البسملة فقط.

العالَمين: مُلْحَقٌ بِجَمْعِ الْمُذَكَّرِ السَّالَمِ يُعْرَبُ إعرابُه فيُرْفَعُ بالوَاوِ وُينْصَبُ ويُجَرُّ بالياء.

إيّاكَ نَعْبُدُ: إيَّاكَ ضَمِيْرُ نصبٍ مُنفصِلٌ وَقَعَ مَفعُولا به تَقَدَّمَ على فِعْلِه، وهذا مِنَ الْمَوَاضِعِ التِي يَجِبُ أن يؤتَى فيها بضميرِ النصبِ مُنفَصِلا. وتَقدِيْمُهُ يُفِيدُ القَصرِ أيْ نَعْبُدُك ولا نعبد غيرَك، ومثله فِي ذلك إياك نَسْتَعِينُ.

اِهْدِنَا: اِهْدِ فعلُ أمرِ نَاقِصٍ يَائِيٍّ فهو مَبْنِيٌّ على حذفِ الياءِ. والْمرادُ به هِنَا الدعاءُ بِطلبِ الْهِدايةِ وهذا الفعلُ قَدَ يَتَعَدَّى بنفسِهِ كما فِي هذا الْمَوضِعِ، وقد يَتَعَدَّى ب 'إلى' كما فِي قوله تعالى: 'وإنَّكَ لَتَهْدِي إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ' وقد يَتَعَدَّى باللاَّم كما في قوله تعالى: 'أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِم مِّنَ الْقُرُونِ'. صراط الذين أَنْعَمْتَ عليهم: بَدَلٌ مِنَ الصِّرَاطِ المستقيمِ، أو عَطْفُ بَيَانٍ يُفَسِّرُه. غَيْرِ: بَدَلٌ من الَّذين. ولَا: لا هنا بِمَعنَى غَيْرُ وجِيءَ بِهَا لتأكيد النَّفْي.

الاعراب (گرامر سے متعلق مسائل): بسم: با حرف جر ہے۔ اسم: یہ باء کی وجہ سے مجرور ہے یہ دونوں (باء اور اسم) ایک حذف شدہ لفظ (محذوف) سے متعلق ہیں۔ یہ محذوف یا تو فعل ہو سکتا ہے تو پھر تفصیل یہ ہوگی: میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے یا میں پڑھتا ہوں اللہ کے نام سے۔ یا پھر یہ (محذوف) اسم ہو سکتا ہے، تب پھر تفصیل یہ ہوگی: میری ابتداء اللہ کے نام سے ہے یا میرا پڑھنا اللہ کے نام سے ہے۔ 'اسم' کا ہمزہ وصلی (یعنی الف) کو حذف کر دیا گیا ہے اور لکھنے میں باء کو سین سے ملا دیا گیا ہے۔ ایسا صرف بسم اللہ میں ہے۔

العالمین: یہاں جمع مذکر سالم (نہ کہ مکسر) کو ملایا گیا ہے۔ اس کے اعراب اس طرح دیے جاتے ہیں کہ رفع واؤ (یعنی العالمون) سے ہوتی ہے اور نصب اور جر یاء سے (یعنی العالمین)۔ (نوٹ: ماڈیول AG01, 02 میں متعلقہ اسباق کا دوبارہ مطالعہ کر لیجیے۔)

ایاک نعبد: ایاک ضمیر منصوب ہے جو فاصلے پر رکھی گئی ہے۔ یہ وہ مفعول ہے جو فعل سے پہلے لائی گئی ہے۔ یہ ان مقامات میں سے ہے جہاں ضمیر منصوب کو فاصلے پر لانا ضروری ہوتا ہے۔ اس کو (فعل سے) پہلے لانے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے 'قصر' کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے یعنی ہم صرف اور صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ یہی معاملہ 'ایاک نستعین' میں بھی ہے۔

اھدنا: اھد فعل امر ہے جو ناقص یائی ہے۔ اس میں یاء حذف ہوا ہے (یعنی اصل میں اھدی تھا، اب اھد ہو گیا ہے)۔ یہاں اس سے ہدایت کی طلب کی دعا ہے۔ یہ وہ فعل ہے جو اپنے اندر ہی متعدی ہے جیسا کہ اس موقع پر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ساتھ متعدی ہے جیسا کہ 'الی' کے ساتھ متعدی ہے۔ 'بے شک آپ صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیتے ہیں۔' یہ لام کے ساتھ بھی متعدی ہو کر آتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد میں ہے کہ 'کیا وہ ہدایت حاصل نہیں کرتے کہ ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک ہو گئیں۔

صراط الذین انعمت علیھم: یہ صراط مستقیم سے بدل (یعنی اس کی وضاحت) ہے یا یہ عطف بیان ہے جو اس کی وضاحت کر رہا ہے۔ غیر: الذین کا بدل (وضاحت) ہے۔ ولا: لا یہاں پر 'غیر' کے معنی میں ہے اور اسے منفی میں تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَجرُورٌ	جس سے پہلے حرف جر ہو	هَمْزَةُ الوَصلِ	وہ 'الف' جس پر اعراب نہیں ہوتے۔ اسے پڑھا نہیں جاتا۔		
مُتَعَلَّقَانِ	دو متعلق	خَطّاً	لکھنے میں	مَبْنِيٌّ	مبنی ہونا
مَحذُوف	جسے حذف کیا گیا ہو	مُلْحَقٌ	ملحق کیا گیا	يَتَعَدَّى	فعل متعدی ہونا
التَّقدِيرُ	چھپے ہوئے الفاظ	مُنفَصِلٌ	فاصلے پر رکھا گیا	بَدَلٌ	وضاحت
اِبْتِدائِيَ	میری ابتدا	تَقدِيْمُ	پہلے لانا	عَطْفُ بَيَانٍ	حرف عطف کے بعد وضاحت
تَحذِفُ	وہ حذف ہوتا ہے	القَصرِ	محدود کرنا	جِيءَ	اسے لایا گیا
تَوَصَّلَ	وہ ملتا ہے	نَاقِص يَائِيٍّ	فعل کی ایک قسم	تأكيد النَّفْيِ	منفی مفہوم میں تاکید

تَفسِيْرُ السُّورَةِ

الْحمدُ للهِ رَبِّ العَالَمِيْنَ: الْحمدُ لله، ثَناء أَثْنَى اللهُ به عَلى نفسِهِ، وفِي ضِمنِهِ أَمَرَ عِبَادَهُ أن يُثْنُوا عليه فكأَنَّه قال: قُولُوا الْحمدُ لله. والْحمد لله: أي الشُّكرُ لله خالصًا بِما أنعَمَ على عِبَادِه من النِّعَم التِي لا يُحْصِيها العَدَدُ ولا يُحِيط بِعَدَدِها إلاَّ اللهِ وحدَه فالْحمدُ لله وَحْدَهُ.

رَبُّ العالَمين: قد سَبَقَ تفسير هذا، وقال القرطبِيُّ: وَصَفَ نَفسَهُ بأنّه 'الرحْمن الرحيم' بعد 'رب العالَمين' لأنه لَمَّا كان فِي اتِّصَافِهِ برب العالَمين تَرْهيبُ، قَرَنَهُ بالرحْمن الرحيم لَما تَضَمَّن من التَّرغيبِ لِيَجْمَعَ فِي صفاتِهِ سبحانَهُ بين الرَّهْبَةِ منه والرَّغْبَةِ إليه فيكونُ أعْوَنَ على طاعته وأمنَعَ مِن معْصِيَتِهِ، كما قال تعالى: '**نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الْأَلِيمُ**.' (الحجر 15:-50,49)

وقد أخرَجَ مسلمٌ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: 'لو يَعلَمُ الْمؤمنُ ما عند اللهِ من العَقُوبَةِ ما طمع فِي جَنَّتِهِ أحَدٌ، ولو يعلم الكافرُ ما عند الله من الرحْمة ما قَنَطَ مِن جَنَّتِهِ أحدٌ.'

سورت کی تفسیر:

الحمدللہ رب العالمین: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ نے اپنی ذات کی تعریف فرمائی ہے۔ اس کے ضمن یہ ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کی ثنا کریں گویا کہ اس نے یہ فرمایا ہے: تم کہو الحمد للہ۔ الحمد للہ: یعنی شکر صرف اللہ کے لئے خالص ہے جیسا کہ اس نے اپنے بندوں کو وہ نعمتیں دی ہیں جن کی تعداد کو شمار نہیں کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اکیلے اللہ کے سوا کوئی ان کی تعداد کا احاطہ کر سکتا ہے۔ حمد صرف اس اکیلے کے لئے ہے۔

رب العالمین: وہ رب ہے یعنی مالک اور تصرف کرنے والا ہے۔ یہ (لفظ رب) غیر اللہ کے لئے سوائے مرکب اضافی کے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ جب یہ مطلق ہو تو پھر سوائے اللہ عزوجل کے کسی کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ عالمین، عالم کی جمع ہے اور یہ اللہ کے سوا سب کچھ ہے۔

الرحمان الرحیم: اس کی تفسیر گزر چکی ہے۔ قرطبی نے کہا: اس نے اپنے آپ کو 'رب العالمین' کے بعد 'الرحمان الرحیم' قرار دیا گویا کہ رب العالمین بیان کرنے میں خبردار کرنا ہے۔ اس کے ساتھ الرحمان الرحیم میں ترغیب ہے تاکہ اس کی صفات میں ترہیب و ترغیب دونوں شامل ہو جائیں تاکہ بندہ اس کی اطاعت میں زیادہ چست ہو جائے اور اس کی نافرمانی سے زیادہ بچنے والا ہو جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: 'میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں غفور و رحیم ہوں اور میرا عذاب بہت دردناک ہے۔'

مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'اگر ایک مومن یہ جانتا کہ اللہ کی سزا کیا ہے تو وہ کبھی جنت کی تمنا نہ کرتا (بلکہ عذاب سے بچنے کی ہی تمنا کرتا) اور اگر کفر کرنے والا یہ جانتا کہ اللہ کی رحمت کیا ہے تو اس کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوتا۔'

مطالعہ کیجیے! غربت کا خاتمہ کیسے کیا جائے؟ کیا اس کا کوئی شارٹ کٹ ہے؟
http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU03-0004-Poverty.htm

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ضِمنِ	ضمن میں، اس کے اندر	اتِّصَاف	صفت بیان کرنا	تَضَمَّن	اس کے اندر ہے
أن يُثْنُوا	کہ وہ تعریف و ثنا کریں	التَرْهِيبُ	ڈرانا، خبردار کرنا	أعْوَنُ	مددگار (معاون)
يُحْصِيها	وہ اسے گنتے ہیں	التَّرغيبِ	ترغیب دینا	نَبِّئْ	خبر دو!
الإضافَةِ	مرکب اضافی ہونا	الرَّهْبَةِ منه	اس سے خبردار رہنا	العَقُوبَةِ	سزا
أطْلَقَ	وہ مطلق ہے	الرَّغْبَةِ إليه	اس کی طرف راغب ہونا	قَنَطَ	وہ ناامید ہوا

سبق 1 : قرآن مجید کی تفسیر کا علم

مَالِكِ يَوْمِ الدِّينِ: أي مَالِكُ يَومِ الْجَزَاءِ وهو يومُ القيامةِ، وهو سبحانه له الْمُلكُ كُلُّهُ فِي الدُنيا والآخرةِ وحده لا شريك له وإنّما خَصَّ يومَ الدينِ بالْملكِ لأنّ مُلُوكَ الدنيَا لا يَدَّعُونَ يومَئِذٍ مِلكَ شَيءٍ ولا يَتَكَلَّمُ أحدٌ إلا بإذنِهِ كما قال تعالى: 'لا يَتَكَلَّمُونَ إلا من أَذِنَ له الرحمنُ وقال صوابا.' (النبا 78:38)

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ: أي نَخُصُّكَ وَحْدَكَ بالعبادةِ ونَخصك بالاستِعَانَةِ لا نعبدُ غيرَك ولا نستعين إلا بِكَ. والعِبادةُ اسمٌ جامعٌ لكلِ ما يُحِبُّهُ اللهُ ويَرضَاهُ من قولٍ أو فعلٍ. وهي: مَا يَجمَعُ كَمَالَ الْمَحَبَّةِ والْخُضُوعِ والْخَوفِ والرَّجاءِ.

والاستعانة هِيَ: التَّوَكُّل، وهذا هُوَ كمالُ الطَّاعَةِ، و 'الدِّينُ' يَرجِعُ كله إلى هذين الْمَعنِيَيْنِ، فالأول 'إياك نعبد' تَبَرَّؤُهُ مِنَ الشِّرْكِ. والثاني 'إياك نستعين' تَبَرَّؤُ مِن الْحَولِ والقُوَّةِ إلا بالله رب العالَمين. وتَحَوَّلَ الكلامُ مِنَ الغَيبَةِ إلى الْخِطَابِ لِقَصدِ الالتِفَاتِ، وفيه فَائِدَةٌ أنه لَمّا أثنَى الْمؤمنُ على الله فكأنَّهُ اقتَرَبَ وحَضَرَ بين يَدَي اللهِ فخَاطَبَهُ حِينَئِذٍ عَن قُربٍ.

مالک یوم الدین: یعنی وہ یوم جزاء کا مالک ہے اور وہی یوم قیامت ہے۔ وہ پاکیزہ ہے اور دنیا و آخرت کی بادشاہی صرف اس اکیلے کی ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ یوم جزاء میں اس بادشاہی اس کے ساتھ خاص ہو گی کیونکہ دنیا کے بادشاہ اس دن کسی چیز کی بادشاہی کا دعوی نہ کر سکیں گے اور نہ ہی اس کی اجازت کے بغیر کوئی بات کر سکے گا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: 'وہ سوائے رحمان کی اجازت کے بات نہ کر سکیں گے اور کچھ کہیں گے تو ٹھیک بات کہیں گے۔'

ایاک نعبد و ایاک نستعین: یعنی ہم عبادت کو صرف تجھ اکیلے کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور مدد مانگنے کو بھی صرف تیرے ساتھ ہی مخصوص کرتے ہیں۔ ہم تیرے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے اور نہ ہی تیرے علاوہ کسی اور سے مدد مانگتے ہیں۔ عبادت ایک جامع نام ہے جس میں وہ سب شامل ہے جو اللہ کو پسند ہو اور جس قول و فعل سے وہ راضی ہو۔ یہ وہ ہے جو محبت، خضوع، خوف اور امید کا جامع ہے۔

استعانت توکل کا نام ہے۔ یہ اطاعت کا کمال ہے۔ الدین ان دونوں معنوں میں کی طرف رجوع کرنے کا نام ہے۔ پہلا 'ایاک نعبد' میں وہ شرک سے بری ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے 'ایاک نستعین' میں وہ طاقت اور قوت کو صرف اللہ رب العالمین کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ کلام جو صیغہ غائب سے صیغہ خطاب کی طرف تبدیل ہوتا ہے، اس کا مقصد التفات ہے۔ اس میں یہ فائدہ ہے کہ جب مومن اللہ کی ثناء بیان کرتا ہے تو گویا اس سے قربت حاصل کرتا ہے اور اللہ کے سامنے حاضر ہوتا ہے۔ اس قرب کے بعد وہ اس سے مخاطب ہوتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ عربی خطابت میں کلام کا رخ غائب، حاضر اور متکلم میں بار بار موڑا جاتا ہے تاکہ سامعین متوجہ رہیں۔ اسے التفات کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کی مثالیں عام ہیں۔ جیسے سورہ فاتحہ کی پہلی تین آیتوں میں اللہ کے لئے غائب کا صیغہ استعمال ہوا ہے پھر اچانک اسے مخاطب کر کے اس سے دعا شروع کر دی گئی ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خَصَّ	اس نے خاص کیا	الرَّجاءِ	امید کرنا	تَحَوَّلَ	وہ تبدیل ہوا
يَدّعُونَ	وہ دعوی کریں گے	الاستعانة	مدد مانگنا	الغِيبَةِ	غائب کے صیغے سے
صوابا	درست	التَّوَكُّل	توکل و بھروسہ کرنا	خِطَابِ	مخاطب کے صیغے کی طرف
نَخُصُّكَ	ہم آپ کو خاص کرتے ہیں	تَبَرَّؤُ	بری ہونا	التِفَات	کلام کا رخ بار بار تبدیل کرنا تاکہ سامعین متوجہ رہیں
الْخُضُوعِ	جھکنا، فرمانبردار ہونا	الْحَولِ	طاقت		

سبق 1 : قرآن مجید کی تفسیر کا علم

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ: لِما تَقَدَّمَ الثناء على اللهِ تبارك وتعالى ثُمَّ إخلاصُ العبادةِ له وتَمَامُ التَّفويضِ إليه نَاسَبَ أن يُعَقِّبَ بالسُؤالِ، وهذا أكملُ أحوالِ السائلِ أن يَمدَحَ مَسئُولَهُ بِما هو أهلُه ثُم يسألُ حَاجَتَهُ ولِهذا أرشَدَ اللهُ إليه لأنّه الأكمَلُ.

والْهِداية: كما وَرَدَتْ فِي القرآن الكريم هِدَايَتَانِ: هدايةُ إرشادٍ ودلالةٍ كما فِي قوله تعالى 'وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ' هدايةُ تَوفِيقٍ كما فِي قوله تعالى لنَبيِّهِ صلى الله عليه وسلم أيضا: 'إِنَّكَ لَا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ' والْمرادُ هنا الْهدايةُ الشَّامِلَةُ للأمرَينْ جَميعًا أي يَا رب! دُلَّنا على طريقِ الْحَقِّ، الطريقِ الْمستقيم ووَفِّقْنا لِسُلوكِهِ لنَنْجُوَ مِن عذابِك ونَفُوزَ بِرِضَاكَ. والْمُرادُ بالصراط المستقيمِ هو دينُ الإسلامِ وهو الْحَقُّ الذي لا يَقبَلُ اللهُ مِن عبادِهِ غيره. والدعاءُ هنا الْمَقصُودُ به الثَّباتُ والْمُدَاوَمَةُ على الْحَقِّ من الْمؤمنين الْمُهتَدِينَ.

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلا الضَّالِّينَ: وَصْفٌ للصراطِ الْمَطلُوبِ الْهِدايَةِ إليه فِي الدعاءِ السَّابِقِ، وهو الصراطُ الذي لا عِوَجَ فيه، الصراطُ الذي سَلَكَهُ مَن أَنْعَمَ الله عليهم وهم: النَّبِيُّونَ والصديقون والشُّهَدَاء والصالِحون. كما فِي قوله تعالى: 'وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ رَفِيقاً'.(النسا 4:69) وعن ابن عباسٍ رضي الله عنهما: صِراطُ الذين أنعمت عليهم بِطَاعَتِكَ وعِبَادَتِكَ من مَلَائِكَتِكَ وأنبيَائِكَ والصديقين والشهداء والصالِحِين.

وهُوَ غيْرُ صراطِ الْمَغضُوبِ عليهم. وهم الذين عَلِمُوا الْحَقَّ وعَدَّلُوا عَنه وهُمُ اليهودُ كما جاءَ فِي الْحديثِ ودلَّتْ عليه آياتُ القرآنِ.

اهدنا الصراط المستقیم: جیسا کہ اللہ تبارک و تعالی کی ثنا آئی، پھر عبادت کو اس کے لئے خالص کرنا آیا اور اس کی طرف تفویض کرنا مکمل ہوا تو مناسب ہے کہ اس کے بعد سوال آئے۔ یہ سائل کی حالت میں کامل ترین ہے کہ جس سے سوال کر رہا ہے، اس کی مدح کرے جیسا کہ وہ اس کا اہل ہے، پھر اپنی حاجت کو مانگے۔ اللہ نے اسی کی ہدایت کی ہے کیونکہ یہی کامل ترین طریقہ ہے۔

ہدایت: جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ ہدایتیں دو طرح کی ہیں۔ راہنمائی کی ہدایت جیسا کہ اللہ تعالی کے ارشاد میں ہے 'یقیناً آپ صراط مستقیم کی ہدایت دیتے ہیں۔' (اور دوسری) توفیق کی ہدایت بھی ہے جیسا کہ اللہ تعالی نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا: 'یقیناً آپ جسے چاہیں ہدایت (کی توفیق) نہیں دے سکتے بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔' یہاں (اھدنا الصراط المستقیم میں) ہدایت دونوں معاملات پر مشتمل ہے۔ یعنی اے رب! ہمیں حق راستے پر چلا، یعنی اس سیدھے راستے پر اور اس پر چلنے کی ہمیں توفیق دے تاکہ ہم تیرے عذاب سے نجات پائیں اور تیری رضا کے حصول میں کامیاب ہوں۔ صراط مستقیم سے مراد دین اسلام ہے۔ یہ وہ حق ہے جس کے علاوہ اللہ اپنے بندوں سے کچھ اور قبول نہیں کرتا۔ دعا کا مقصد یہ ہے کہ ہدایت یافتہ مومنین کی راہ حق پر ثابت قدمی اور ہمیشہ قائم رہنے کی دعا کرنا۔

صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم و الضالین: یہ بھی اس راستے کا وصف ہے جو کہ پچھلی دعا میں اس کی جانب ہدایت کے لئے مطلوب ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جس پر وہ لوگ چلے ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: 'جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی تو وہ ان میں سے ہو گا جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور وہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔' ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا راستہ جن پر تو نے اپنی عبادت اور اطاعت کے باعث انعام فرمایا یعنی کہ تیرے فرشتے، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالح لوگ۔ یہ ان کا راستہ نہیں ہے جن پر تو نے غضب فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو پہچان لیا مگر انہوں نے اس سے روگردانی کی۔ یہ وہ یہودی ہیں جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے اور قرآنی آیات اس کی دلیل ہیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
التَّفوِيضِ	تفویض کرنا	مَسئُولَ	جس سے سوال کیا جائے	لَنَنْجُوَ	تاکہ ہم ہدایت پائیں (نجات)
نَاسَبَ	وہ مناسب ہے	أرشَدَ	اس نے ہدایت دی	نَفُوزُ	ہم کامیاب ہو جائیں
يُعَقِّب	اس کے بعد آتی ہے	إرشادٍ	رشد و ہدایت دینا	مُدَاوَمَةُ	ہمیشہ کرتے رہنا
السُؤالِ	سوال کرنا	تَوفِيقٍ	توفیق دینا		
أكملُ	کامل ترین	سُلوكِ	منزل پر پہنچنا		

ولا صراطَ الضالينَ الذين فَقَدُوا العِلْمَ فهم لا يَهتَدُونَ إلى الْحَقِّ بسببِ جَهلِهِم وهُمُ النَّصارَى. رُوِيَ عن عَدِيِّ بن حاتم رضي الله عنه أنه قال: سَأَلتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قوله تعالى 'غير المغضوب عليهم' فقال: 'هم اليهود'، 'ولا الضالين.' قال: 'النصارى.' رواه أحمد والترمذي مِن طُرُقٍ. و 'لا' في قوله: 'ولا الضالين' تَأكِيدُ لِلنَّفْيِ الْمَفهُومِ مِن 'غير'.

فَائِدَةٌ: ىُستَحِبُّ لِمَن يَقرَأُ الفَاتِحَةَ أن يقولَ بَعدَهَا 'آمِين' وهُوَ اسمُ فِعلٍ بِمعنَى 'استَجِبْ يَا رَبّ!' لِما روي عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه قال: 'كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا تلا 'غير المغضوب عليهم ولا الضالين' قال: آمين حتّى يَسمَعَ من يَلِيهِ مِنَ الصَّفِّ الأوّلِ.' رواه أبو داود وابن ماجة.

اور نہ ہی یہ گمراہوں کا راستہ ہے جو علم نہ رکھتے تھے تو انہوں نے حق کی طرف اپنی جہالت کے سبب ہدایت نہ پائی۔ یہ وہ عیسائی ہیں۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالی کے ارشاد 'غیر المغضوب علیھم' کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: 'وہ یہ یہودی ہیں۔' اور 'ولا الضالین' کے بارے میں فرمایا کہ 'وہ یہ عیسائی ہیں۔' اسے احمد اور ترمذی نے مختلف طریقوں سے روایت کیا۔ اس ارشاد 'ولا الضالین' میں 'لا' منفی مفہوم 'غیر یعنی نہ کہ' میں تاکید ہے۔

ما يُستَفَادُ مِن السُّورَة: اشتَمَلتْ هَذِهِ السورةُ على:

- حَمْدِ اللهِ وتَمجِيدِهُ والثناءِ عليه بِذكرِ أَسْمَائِهِ الْحُسنَى الْمُستَلزِمَةِ لِصِفَاتِهِ العُليَا.
- ذِكرِ الْمَعَادِ وهُوَ 'يوم الدين' أي يوم القيامة والْجزاء.
- إرشَادِ عِبادِ اللهِ إلى سُؤالِهِ والتَضَرُّعِ إليه والتَبَرُّؤِ من حولِهِم وقوتِهِم.
- إخلاصِ العبادةِ لله وتوحِيدِهُ بِالأُلُوهِيَّةِ وتَنْزِيهِهِ عن الشريك.
- سؤالِ اللهِ الْهِدايةِ إلى الصراط المستقيم والتَثبِيتِ عليه حتّى يَنَالُوا رضوانَ اللهِ مع النبيين والصديقين والشهداء والصالِحين.
- التَعَوُّذِ باللهِ من سلوكِ سبيلِ مَن غَضِبَ عليهم ولَعَنَهُم ومن ضَلُّوا عن الْحق ولَم يَهتَدُوا إليه.

سورت سے کیا استفادہ کیا جاتا ہے: یہ سورت ان نکات پر مشتمل ہے:

- اللہ کی حمد، اس کی بزرگی بیان کرنا اور اس کے اسمائے حسنہ سے اس کی ثنا کرنا جو اس کی بلند صفات کا لازمی خاصہ ہیں۔
- آخرت کا ذکر جو کہ یوم الدین ہے یعنی یوم جزا اور یوم قیامت ہے۔
- اللہ کی بندوں کو ہدایت کہ وہ اس سے سوال کریں، اس کی طرف جھکیں اور اپنی طاقت و قوت کا (اس کے سامنے) انکار کر دیں۔
- اللہ کی عبادت کے لئے خلوص، اس کے خدا ہونے میں توحید اور شریک ہونے سے اسے پاک قرار دینا۔
- اللہ سے سیدھے راستے کی طرف ہدایت اور اس پر ثابت قدم رہنے کا سوال یہاں تک کہ وہ اللہ کی رضا کو انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ پالیں۔
- اللہ کی پناہ مانگنا ان لوگوں کے راستے سے جن پر اس نے غضب فرمایا اور ان پر لعنت فرمائی اور وہ لوگ جو راہ حق سے بھٹک گئے اور انہوں نے اس کی ہدایت نہ پائی۔

آج کا اصول: اپنی اصل حالت میں، تمام اسم حالت رفع میں ہوتے ہیں اور ان پر تنوین ہوتی ہے۔ اگر کسی اسم پر الف لام لگایا جائے تو اس کی تنوین غائب ہو کر ایک فتحہ، کسرہ یا ضمہ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عَدَّلُوا	انہوں نے تبدیل کیا	تَمجِيدُ	بزرگی بیان کرنا	التَضَرُّع	گڑگڑا کر مانگنا
جَهل	جہالت، لاعلمی	مُستَلزِمَةٌ	اس کا لازمی نتیجہ ہے	الأُلُوهِيَّة	خدا ہونا، خدائی
فَائِدَةٌ	اہم نکتہ، فائدہ	العُليَا	بلند، اونچی	تَنْزِيه	پاک قرار دینا
اشتَمَلتْ	اس میں شامل ہے	الْمَعَادِ	یوم قیامت	التَثبِيتُ	ثابت قدم رہنا

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

عُمَرَ بنُ الْخَطَّابِ رضي الله عنه (13-23ھ/ 634- 644م)

نَسَبُهُ ومَولَدُهُ

هو عمر بن الخطاب بن نفيل بن عبد العزى بن رباح، من بنِي عدي بن كعب، إحدَى عَشَائِرِ قُرِيشٍ. يَجتمعُ نَسَبُهُ مع الرسولِ صلى الله عليه و سلم فِي الْجَدِّ السَّابِعِ (وهو كعب بن لؤي). كان مِن أشرافِ قريشٍ وساداتِها وإليه كانت سَفَارَةُ قريشٍ فهو سَفِيْرُهُم إذا نَشِبَتِ الْحَرَبُ بينهم أو بينهم وبين غيرِهم.

ويُكَنَّى أبا حَفصٍ ويُلَقَّبُ بِالفَارُوقِ. لَقَّبَهُ بذلك النبِيُ صلى الله عليه و سلم، وُلِدَ بَعدَ عَامِ الفِيلِ بِثلاثَ عَشَرَةَ سَنَة. وكان شديدًا على المسلمينَ ودَعَا له النبِيُ صلى الله عليه و سلم بالْهِدايَةِ فأسلَمَ فِي السَّنَةِ السَّادِسَةِ مِنَ البِعثَةِ فاعْتَزَّ به الإِسلامُ.

إسلامُهُ

كان عمرُ رجُلًا قويًا مُهِيبًا وكان يُؤذِي المسلمينَ ويَشتَدُّ عليهم. قال سعيدُ بن زيدِ بن عمرِو بن نفيلٍ وهو ابنُ عَمِّ عمرَ وزوجُ أختِهِ فاطمةُ بنت الخطاب: 'واللهِ لقد رأيتنِي وإنّ عمرَ لِمُوثِقِي على الإسلامِ قبلَ أنْ يُسلِمَ.'وهكذا رَبَطَ عمرُ سعيدًا بسببِ إسلامِهِ لِيَصُدَّهُ عن دينِه، ولكن شِدَّتُهُ الظاهِرَةُ كانت تَكمِنُ خَلفَهَا رحْمةٌ ورِقَّةٌ.

آپ کا نسب اور جائے پیدائش

آپ عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزیٰ بن رباح ہیں۔ آپ کا تعلق بنی عدی بن کعب سے ہے جو کہ قریش کے ذیلی قبائل میں سے ایک ہے۔ آپ کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتویں دادا کعب بن لوی پر آپ سے جا ملتا ہے۔ آپ قریش کے معزز لوگوں اور ان کے سرداروں میں سے تھے۔ قریش کی سفارت ان کی ذمہ داری تھی اور جب ان کے مابین یا ان کی دیگر لوگوں کے ساتھ جنگ ہوتی تو آپ ان کے سفیر ہوتے۔ آپ کو ابو حفص کی کنیت دی جاتی ہے اور فاروق کا لقب دیا جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یہ لقب دیا۔ آپ عام الفیل کے ۱۳ سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ مسلمانوں پر شدت کرنے والے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی ہدایت کے لئے دعا کی تو آپ بعثت کے چھٹے سال اسلام لائے اور اللہ نے اسلام کو آپ سے عزت دی۔

آپ کا اسلام

عمر رضی اللہ عنہ ایک طاقتور اور بارعب شخص تھے۔ آپ مسلمانوں کو ایذا دیا کرتے اور ان پر سختی کرتے۔ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ جو عمر رضی اللہ عنہ کے چچازاد اور ان کی بہن فاطمہ بن خطاب رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے، نے کہا: میں نے دیکھا کہ (عمر کے) اسلام لانے سے قبل میرے اسلام لانے کے باعث عمر مجھے باندھا کرتے تھے۔' عمر، سعید کو اس لئے باندھتے تا کہ وہ انہیں ان کے دین سے روکیں۔ لیکن یہ شدت بظاہر ہی تھی۔ اس کے پیچھے رحم دلی اور نرمی چھپی ہوئی تھی۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سَفَارَةُ	سفارت	البِعثَةِ	اعلان نبوت	مُوثِقِي	مجھے باندھے والا
نَشِبَتِ	وہ چھڑی	اعْتَزَّ	اس نے مضبوط کیا	تَكمِنُ	وہ چھپا ہوا تھا
يُلَقَّبُ	اسے لقب دیا جاتا ہے	مُهِيباً	خوفناک، مہیب (ہیبت والا)	رِقَّةٌ	نرمی، آنسو بھر آنا
عَامِ الفِيلِ	وہ سال جس میں ہاتھیوں کا لشکر مکہ پر حملہ آور ہوا تھا				

فقَدْ أخبرَتْ أم عبد الله بنت أبي حثمة . وهي من مُهَاجِرَةِ الحبشةِ . قالت: 'والله إنّا لنَرْتَحِلُ إلى أرضِ الحبشةِ، وقد ذَهَبَ عامرٌ فِي بعضِ حَاجَاتِنَا، إذ أقبَلَ عمرُ بن الخطاب حتّى وَقَفَ . وهو على شَرْكِهِ وكُنَّا نُلقِى من البَلاءِ أذًى لنَا وشِدَّةً علينا . فقال: 'إنّه لِلانْطِلاقِ يَا أمَّ عَبدِ اللهِ؟' فقلتُ: 'نعم والله، لَنُخرجَنَّ فِي أرضِ اللهِ آذَيتَمُونَا وقَهَرْتَمُونَا حتّى يَجعَلَ اللهِ مَخرَجًا.' فقال: 'صَحِبَكُمُ اللهُ.' ورأيتُ له رِقَّةً لَم أكُنْ أرَاهَا ثُم انصَرَفَ وقد أحزَنَهُ فِيمَا أرَى خُروجَنَا.

قَالَتْ: فجَاءَ عامرٌ بِحَاجَتِهِ تِلكَ. فقُلتُ لَه: 'يا أبا عبدِ الله! لو رأيتَ عمرَ آنِفًا و رِقَّتَهُ وحُزنَهُ علينَا.' قال: 'أطَمَعْتِ فِي إسلامِهِ؟' قلتُ: 'نَعَمْ.' قال: 'فلا يُسلِمُ الذي رأيتِ حتّى يُسلِمَ حِمَارُ الْخطابِ.' قالت: 'يَأسًا منه.' لِما كان يَرَى من غِلظَتِهِ وقُوَّتِهِ على الإسلامِ، ويَبدُو أنّ حَدَسَ الْمرأةِ كان أقوَى. فَقَدَ كان رسولُ الله صلى الله عليه و سلم يَدعُو اللهَ أن يَنصُرَ دينَهُ بِهِ.

فَعَن ابنِ عمرَ رضي الله عنهما أنّ رسولَ الله صلى الله عليه و سلم قال: 'اللهم أعِزَّ الإسلامَ بأحَبَّ هذين الرجلين إليك: بِأبي جَهلٍ أو بعمرَ بن الخطابِ.' قال: 'وكان أحَبَّهُما عمرُ.'[1] فاستَجَابَ اللهُ دُعاءَه فأسلم عمرُ، وكان ذلك عَقبَ الْهِجرَةِ الأولَى فاعتَزَّ به الإسلامُ وصَلَّى المسلمون بالبيتِ العَتِيقِ دونَ أن يَتَعَرَّضَ لَهم المشركونَ. قال ابن مسعودٍ رضي الله عنه: 'مَا زِلنَا أعِزَّةً مُنذُ أسلم عمرُ.' وقال أيضًا: 'لقد رَأيتُنَا وما نَستَطِيعُ أن نُصَلِّى بالبَيتِ حتّى أسلم عمرُ فلما أسلم عمرُ قَاتَلَهُم حتّى تَرَكُونَا.' وقال: 'إنّ إسلامَهُ كان نَصرًا.'[2]

ام عبداللہ بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، جو کہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والی تھیں: اللہ کی قسم، ہم نے حبشہ کی جانب سفر کا آغاز کیا، عامر (ان کے شوہر) ہماری کسی ضرورتسے گئے تو عمر بن خطاب آگئے اور رک گئے۔ وہ اپنے شرک کے دین پر ہی تھے اور ہمیں ان سے اذیت اور شدت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ وہ کہنے لگے: 'ام عبداللہ! تم جا رہی ہو؟' میں نے کہا: 'ہاں، اللہ کی قسم۔ ہم اللہ کی زمین میں ضرور نکلیں گے یہاں تک کہ اللہ نکلنے کی جگہ بنا دے کیونکہ تم ہمیں اذیت دیتے ہو اور ہم پر زبردستی کرتے ہو۔' وہ بولے: 'اللہ تمہارا ساتھی ہو۔' میں نے ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھے جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔ پھر وہ مڑے اور ہمارے نکلنے نے انہیں دکھی کر دیا۔

انہوں نے کہا: عامر اس ضرورت کو پورا کر کے واپس آئے تو میں نے ان سے کہا: 'ابو عبداللہ! تم نے عمر کو پہلے دیکھا اور اب ہمارے معاملے میں ان کی رقت اور دکھ کو دیکھا؟' وہ کہنے لگے: 'کیا تمہیں اس کے اسلام لانے کا لالچ ہے؟' میں نے کہا: 'ہاں۔' وہ بولے: 'وہ اس وقت تک اسلام نہ لائیں گے جب تک کہ تم خطاب کے گدھے کا اسلام لاتا نہ دیکھ لو۔' میں نے کہا: 'یہ ان کے بارے میں مایوسی کی بات ہے۔' جب انہوں نے اسلام لانے کے بعد ان کی قوت اور طاقت کو دیکھا تو یہ ظاہر ہو گیا کہ خاتون کا اندازہ زیادہ قوی تھا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے یہ دعا کر رہے تھے کہ وہ اپنے دین کو ان سے تقویت دے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: 'اے اللہ! اسلام کو ان دو افراد ابوجہل یا عمر بن خطاب میں سے کسی ایک کے ذریعے قوت دے۔' انہوں نے کہا: 'ان دونوں میں آپ کے زیادہ پسندیدہ عمر تھے۔' اللہ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور عمر اسلام لے آئے۔ یہ (حبشہ کی جانب) پہلی ہجرت کے بعد تھا۔ اللہ نے اسلام کو قوت دی اور مسلمانوں نے قدیم گھر میں ایسے نماز ادا کی کہ مشرکین ان کا سامنا نہ کر سکے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: 'جب تک عمر اسلام نہ لائے، ہم طاقتور نہ تھے۔' انہوں نے یہ بھی کہا: 'ہم دیکھا کرتے تھے مگر اس قابل نہ تھے کہ اس گھر میں نماز ادا کر سکیں یہاں تک کہ عمر اسلام لائے۔ جب عمر اسلام لائے تو پھر وہ ان (مشرکین) سے لڑ پڑے یہاں تک کہ انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا۔' انہوں نے کہا: 'ان کا اسلام (اللہ کی) مدد تھی۔'

(1) رواه الترمذي في المناقب، باب مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه 5/617 رقم 3681، فتح الباري لابن حجر 7/48، صحيح الترمذي للألباني 3/304 برقم 2907. (2) انظر إسلام عمر – السيرة النبوية الصحيحة – للدكتور / أكرم ضياء العمري 1/177–178

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نَرْتَحِلُ	ہم سفر کرتے ہیں	مَخرَجًا	نکلنے کی جگہ	حَدَسَ	اس نے اندازہ کیا
انْطِلاقِ	جانا	صَحِبَكُمُ	وہ تمہارے ساتھ رہا	أعِزَّ	عزت دو! مضبوط کرو
شَرکه	اس کی شکاری مہم	يَأسًا	مایوسی سے	العَتِيقِ	پرانا
آذَيتَمُونَا	تم نے ہمیں اذیت دی	غِلظَتِهِ	اس کی سختی	يَتَعَرَّضَ	وہ سامنا کرتا ہے
قَهَرْتَمُونَا	تم نے ہم پر جبر کیا	يَبدُو	وہ ظاہر ہوتا ہے	قَاتَلَ	اس نے لڑائی کی

صِفَاتُهُ وفضلُهُ

بَعدَ أنْ أسلَمَ عمرُ بن الخطاب رضي الله عنه تَعَرَّضَ له المشركونَ وقَاتَلَهُمْ وقَاتَلُوهُ، وقَد عُرِفَ فِي الْجاهِلِيَّةِ بِالفَصَاحَةِ والشُّجَاعَةِ، وعُرِفَ فِي الإسلامِ بالقوةِ والْهَيبَةِ والزُّهدِ والعَدلِ والرحْمةِ والعلمِ والفقهِ، وكان مُسَدِّدَ القولِ والفِعلِ، وقد وَافَقَهُ القرآنُ فِي عِدَّةِ مواقِفَ منهَا: اتِّخَاذُ مَقَامِ إبراهيمَ مُصَلًّى وحِجَابُ أُمَّهَاتِ المؤمنينَ ونُصْحُهُ لأمهاتِ المؤمنينَ. وقد بَشَّرَهُ الرَّسولُ لِمَجدِهِ بالْجَنَّةِ وبَشَّرَهُ بالشَّهَادَةِ.[1]

بَيعَتُهُ

إذا كان الرسولُ صلى الله عليه وسلم قد شَارَ إلى المسلمينَ إشَارَةً كَي يَتَوَلَّى أبو بكرٍ الْخلافةَ فإنّ أبا بكر قَد أوصَى بِها وِصَايَةً إلى عمرَ بن الخطاب رضي الله عنه وكان أبو بكر قد استَشَارَ الناسَ فِي ذلك فَوَكَّلُوهُ لاختِيَارِ خليفةٍ لَه فأمَرَ أن يَجتَمَعَ له الناسُ فاجتَمَعُوا له فقال: 'أيها الناس قَد حَضَرَنِي من قضاءِ الله ما تَرَونَ وإنّه لابُدَّ لكم من رجلٍ يَلِي أمرَكم ويُصلِّي بكم، ويُقاتِلُ عُدُوَّكم، ويَأمُرُكم، فإن شِئتُم اجتَهَدْتُ لكم رَأيِي، واللهِ الذي لا إله إلاّ هو لا آلُوكم فِي نَفسِي خيْراً.' فبَكَى وبَكَى الناسُ، وقالوا: 'يا خليفةَ رسولِ الله! أنت خيرُنا وأعلَمُنا فاختِرْ لنا.' قال: 'سأجتَهِدُ لكم رَأيِّ، وأختَارُ لكم خيرَكم إن شاء الله.'[2]

آپ کی صفات اور فضیلت

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد مشرکین نے ان سے تعرض کیا تو آپ ان سے لڑ پڑے اور وہ آپ سے۔ آپ دور جاہلیت میں اپنی فصاحت و بلاغت اور شجاعت کے باعث مشہور تھے۔ اسلام میں بھی آپ قوت، ہیبت، زہد، عدل، رحم دلی، علم اور سمجھ بوجھ کے باعث مشہور ہوئے۔ آپ قول و فعل میں راست گو تھے۔ قرآن نے متعدد مواقع پر ان کے نقطہ نظر کی تائید کی جن میں سے مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنانا، امہات المومنین کا حجاب اور ان کے ساتھ آپ کی خیر خواہی شامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بزرگی کے باعث انہیں جنت اور شہادت کی بشارت دی۔

آپ کی بیعت

جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اشارہ کر دیا کہ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائیں ویسے ہی ابو بکر نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے کی وصیت کر دی۔ ابو بکر خلیفہ کے انتخاب کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے لوگوں کو اکٹھا کیا۔ جب وہ اکٹھا ہو گئے تو فرمایا: 'اے لوگو! میری جانب اللہ کا فیصلہ (یعنی موت) آ گیا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ لازم ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ہو جو تمہارے معاملات چلائے اور تم اس کے پیچھے نماز پڑھو۔ وہ تمہارے دشمنوں سے جنگ کرے اور تمہیں حکم دے۔ اگر تم چاہو تو میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں۔ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے، میں اپنے دل میں کسی خیر کو نظر انداز نہ کروں گا۔' اس کے بعد آپ رو پڑے اور لوگ بھی رونے لگے۔ وہ بولے: 'اے رسول اللہ کے خلیفہ! آپ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور سب سے بڑے عالم ہیں، آپ ہی ہمارے لئے انتخاب کیجیے۔' فرمایا: 'میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور تمہارے لئے تم میں سے بہتر کو منتخب کروں گا، انشاء اللہ۔'

(1) عصر الخلافة الراشدة، للدكتور / أكرم ضياء العمري ص 67. (2) الإمامة والسياسة، الدينوري 1/25.

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الفَصَاحَةِ	فصاحت و بلاغت	حِجَابُ	جسم کو شرم و حیا سے چھپانا	يَلِي	وہ حکومت کرتا ہے
الشُّجَاعَةِ	بہادری، شجاعت	نُصْحُ	خیر خواہی	اجتَهَدْتُ	میں نے عقل استعمال کی
مُسَدِّدَ	درست بات کہنے والا	وِصَايَةً	وصیت	آلُوكم	میں نے تمہیں نظر انداز کروں گا
عِدَّةِ	متعدد	وَكَّلُوهُ	انہوں نے اسے وکیل مقرر کیا	اختِرْ	اختیار کرو! چنو!

ودَعَا أبو بكرٍ عثمانَ بن عفانٍ فقال: 'أُكتُبْ بسم الله الرحمن الرحيم. هذا ما عَهِدَ به أبو بكرٍ بن أبي قحافةَ فِي آخرِ عَهدِهِ بالدنيَا خَارِجًا منها، وعند أولِ عهده بالآخرةِ داخِلا فيها، حيثُ يُؤمِنُ الكافرُ ويُوقِنُ الفاجرُ، ويُصَدِّقُ الكاذبُ. إنّي استَخلَفْتُ عليكم بعدي عمرَ بن الخطاب فاسْمَعُوا له وأَطِيعُوا. وإني لَم آل اللهَ ورسولَه ودينَه ونفسِي وإيَّاكُم خيْرًا، فإنْ عَدَلَ فذلك ظنِّي به وعِلمِي فيه، فإنْ بَدَّلَ فلِكُلِّ امرِئٍ مَا اكتَسَبَ من الإِثْمِ، والْخيْرُ أَرَدْتُ ولا أعلَمُ الغيبَ، سَيَعلَمُ الذين ظَلَمُوا أيَّ مُنقَلِبٍ يَنقَلِبُونَ، والسلام عليكم ورحمة الله وبركاته.'[1]

أسلُوبُه فِي الْحُكم

سَارَ عمرُ بن الخطاب رضي الله عنه فِي الْحُكمِ على مَنهَجِ سَلَفِهُ أبي بكر الصديق رضي الله عنه فعِندَمَا بُويِعَ بالْخلافةِ بعدَ وفاةِ أبي بكر صَعِدَ الْمِنبَرَ فحَمِدَ اللهَ وأثنَى عليه، ثُم قال: 'يا أيها الناس! إنّي دَاعٍ فأمِنُوا. اللهم إني غليظٌ فَلَيِّنِي لأهلِ طَاعَتِكَ بِمَوَافَقَةِ الْحَقِّ، ابتِغاءَ وَجهِكَ والدَّارِ الآخِرَةِ، وارزُقنِي الغِلظَةَ والشِّدَّةَ على أعدَائِكَ وأهلِ الدَّعَارَةِ والنِّفَاقِ من غيرِ ظُلمٍ مِنِّي لَهم ولا اعتِدَاءٍ عليهم. اللهم إني شَحِيحٌ فسَخِّنِي فِي نَوَائِبِ الْمعروفِ قَصدًا من غيرِ سَرَفٍ ولا تبذِيرٍ ولا رياءٍ ولا سُمعَةٍ واجعَلنِي أبتَغِيْ بذلك وَجهَكَ والدارَ الآخرةَ. اللهم ارزقنِي خَفضَ الْجَنَاحِ ولِيْنَ الْجَانِبِ للمؤمنين.'[2] و يَتَّضِحُ أسلوبُه فِي الْحُكمِ مِن خلالِ خُطبَتِهِ الْمُشَابَهَةِ لِخُطبَةِ أبي بكر رضي الله عنه.

ابو بکر نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کو بلایا اور کہا: 'لکھیے: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ یہ ابو بکر بن ابی قحافہ کا دنیا سے جاتے ہوئے آخری اور آخرت میں داخل ہوتے ہوئے پہلا وعدہ ہے، یہ اس وقت ہے جب کافر بھی ایمان لے آتا ہے اور فاسق وفاجر بھی یقین کر لیتا ہے اور جھوٹ بولنے والا بھی تصدیق کر دیتا ہے۔ میں تم پر اپنے بعد عمر بن خطاب کو خلیفہ مقرر کرتا ہوں۔ ان کی بات سنو اور اطاعت کرو۔ میں اللہ، اس کے رسول، اس کے دین اور اپنی جان کے معاملے میں لاپرواہ نہیں ہوں۔ تمہارے لئے وہ بہتر ہیں۔ اگر انہوں نے انصاف کیا تو یہ میرے گمان اور علم کے مطابق ہے۔ اگر وہ بدل گئے تو ہر شخص کے لئے وہی گناہ ہے جو اس نے کمایا۔ میں خیر کا ارادہ کرتا ہوں مگر غیب نہیں جانتا۔ جلد ہی ظالم جان جائیں گے جب وہ واپس پلٹیں گے۔ والسلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا طرز حکومت

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حکومت اپنے پیشرو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے طریقے پر رہے۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ کی بیعت کی گئی تو آپ منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: 'اے لوگو! میں دعا کر رہا ہوں تم آمین کہو۔ اے اللہ! میں سخت ہوں، مجھے اہل اطاعت کے لئے نرم کر دے، حق کی موافقت میں، اپنی رضا کی سمت میں، اور دار آخرت کی خواہش میں۔ مجھے سختی اور شدت عطا کر دے اپنے دشمنوں، کرپٹ لوگوں اور منافقین پر، (ایسی سختی جس میں) نہ تو میری جانب سے ان پر ظلم ہو اور نہ ان کے خلاف حد سے تجاوز۔ اے اللہ! میں سست ہوں، مجھے نیکی کے معاملات میں چست کر دے میانہ روی کے ساتھ، بغیر کسی اسراف، بخل، ریاکاری اور بدنامی کے۔ مجھے وہ بنا دے جو تیری رضا اور آخرت میں ٹھکانے کا طالب ہو۔ اے اللہ! مجھے نرمی کا بازو عطا فرما اور اہل ایمان کی جانب نرمی کرنے والا بنا دے۔' آپ کا یہ خطبہ، جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خطبے کے مشابہ ہے میں آپ کا طرز حکومت واضح ہوتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يُوقِنُ	وہ یقین کرتا ہے	بُويِعَ	اس کی بیعت کی گئی	أعدَائِكَ	تیرے دشمن، عدو کی جمع
الفاجرُ	بداخلاقی، فسق وفجور	سَلَفَ	سلف	الدَّعَارَةِ	کرپشن، بددیانتی
استَخلَفْتُ	میں نے خلیفہ مقرر کیا	صَعُدَ	وہ چڑھا	شَحِيحٌ	بخیل کمزور، سست
لَم آل	میں نے نظر انداز نہ کیا	أمِنُوا	تم سب آمین کہو!	سَخِّنِي	مجھے سخی بنا دے
أَرَدْتُ	میں نے ارادہ کیا	لَيِّنِي	مجھے نرم کر دے!	نَوَائِبِ	واقعات
مُنقَلِب	واپس پلٹنے والا	الغِلظَةَ	شدت، سختی	يَتَّضِحُ	وہ واضح ہوتا ہے

وقَد أظهَرَ عمرُ فِي خِلافِتَهِ حسنَ السِّيَاسَةِ والْحَزمِ والتَّدبِيْرِ، والتنظيم للإدارة والمالية، فرَسَمَ خِطَطَ الفَتحِ وسِيَاسَةَ الْمناطِقِ الْمفتُوحَةِ والسَّهرَ على مَصَالِحِ الرَّعِيَّةِ وإقامَةِ العَدلِ فِي البِلادِ. وكان لا يَستَحِلُّ الأخذَ من بيتِ الْمَالِ إلا حُلَّةً للشِّتَاءِ وأخرَى للصَّيفِ وناقَةً لِرُكُوبِهِ، وقُوتَهُ كقُوتِ رجلٍ مُتَوَسِّطِ الْحَالِ مِنَ الْمُهاجرينَ. وخُطَبُهُ ورَسَائِلُهُ إلى الولاةِ والقَادَةِ تُعَبِّرُ بِدِقَّةٍ عن شُعُورِهِ العَمِيقِ بالْمَسؤُولِيَّةِ تَجَاهَ الدينِ والرعيةِ مع حُسنِ التَوَكُّلِ على اللهِ والثِقَةِ بالنفس.

أهمُ أعمَالِ عمرَ بن الْخطاب رضي الله عنه

بَدَأ عمرُ بن الخطاب رضي الله عنه بِتَنظِيمِ الدَّولَةِ الإسلاميةِ بعزيْمَةٍ قَوِيَّةٍ لا تَلِينُ وذلك لِيَستَطِيعَ مَوَاجَهَةَ مُشكِلاتِ الْحَيَاةِ ومُتَطَلَّبَاتِ الظُّرُوفِ الْجَدِيدَةِ خَاصَّةً عندما اتَّسَعَتْ رُقعَةُ الدَّولَةِ الإسلامية شرقاً وغرباً وشِمالا وجُنُوبا وإليكَ أهَمُّ أعمَالِهِ رضي الله عنه:

دوران خلافت میں عمر کی اچھی پالیسیاں، احتیاط، تدابیر، انتظامی اور مالی صلاحیتیں سامنے آئیں۔ آپ نے مفتوحہ علاقوں کی فتح اور سیاست کے خطوط متعین کیے۔ آپ نے عوامی مفادات کا خیال رکھا اور شہروں میں عدل کو قائم کیا۔ آپ بیت المال سے اس کے علاوہ کچھ لینا جائز نہ سمجھتے تھے کہ سردی اور گرمی کے لئے ایک ایک حلہ، سواری کے لئے ایک اونٹنی اور مہاجرین کے ایک متوسط حالت کے شخص کی خوراک کے برابر خوراک کا سامان لے لیں۔ گورنروں اور لیڈروں کو دیے گئے آپ کے خطبات اور خطوط احساس ذمہ داری کے بارے میں آپ نے گہرے شعور کی گہرائی کو ظاہر کرتے ہیں جو کہ دین اور عوام کے بارے میں ہیں۔ اس کے ساتھ اللہ پر اپنا توکل اور خود اعتمادی (بھی ان سے ظاہر ہوتی ہے۔)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اہم کارنامے

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مضبوط ارادے کے ساتھ جو نرم نہ تھا، مملکت اسلامیہ کی تنظیم کا آغاز کیا۔ یہ اس وجہ سے تھا کہ آپ زندگی کی مشکلات کا سامنا کر سکیں اور خاص کر نئے حالات کے تقاضوں کو پورا کر سکیں کیونکہ اس وقت مملکت اسلامیہ کا رقبہ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب میں تیزی سے پھیل رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے اہم کارنامے آپ کے لئے یہ ہیں:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
السِّيَاسَةِ	پالیسی	يَستَحِلُّ	اس نے اجازت دی	الْمَسؤُولِيَّةِ	احساس ذمہ داری
الْحَزمِ	مضبوطی	حُلَّةً	حلہ، ایک عرب لباس	تَجَاهَ	کے لحاظ سے (جہت)
التَّدبِيْرِ	تدبیر، منصوبہ بندی	الشِّتَاءِ	سردی	الثِقَةُ	اعتماد
التنظيم	منظم کرنا، تنظیم	الصَّيفِ	گرمی	الدَّولَةِ	ملک
إدارة	ایڈمنسٹریشن، انتظام	نَاقَةَ	اونٹنی	عَزِيْمَةٍ	ارادے کی پختگی
المالية	مالیات، اقتصادیات	رُكُوب	سوار ہونا	لا تَلِينُ	وہ نرم نہیں پڑتا ہے
رَسَمَ	اس نے جاری کیا	قُوت	کھانے پینے کی اشیا	مَوَاجَهَة	سامنا کرنا
خِطَطَ	راہنما اصول، گائیڈ لائن	مُتَوَسِّطِ	درمیانہ درجہ	مُتَطَلَّبَاتِ	مطالبات
الْمناطِقِ	علاقے، منطقہ کی جمع	الولاةِ	گورنر	الظُّرُوفِ	حالات
السَّهرَ	خیال رکھنا	القَادَةِ	لیڈر (قیادت)	اتَّسَعَتْ	وہ وسیع ہو گئی
مَصَالِحِ	مفادات، مصالح	تُعَبِّرُ	وہ بیان کرتے ہیں	رُقعَةُ	علاقہ

(1) دَوَّنَ الدَّوَاوِين فأسَّسَ دِيوَانُ الْجُندِ الذي يَشبَهُ فِي أيَّامِنَا وَزَارَةُ الدِّفَاعِ، وديوانُ الْخَرَاجِ الذي يَشبَهُ وِزارَةُ الْمَالِيَّةِ.

(2) أنشأَ بَيتَ مالِ المسلمين وعَيَّنَ القُضَّاةَ والكُتَّاب وجَعَلَ التاريخَ الْهجرِيِّ أساسُ تَقوِيْمِ الدَولَةِ الإسلاميةِ كَمَا نَظَّمَ البَرِيدَ.

(3) اهتِمَامُهُ بِالرَّعِيَّةِ فمِن ذلك تَفَقَدَهُ أحوالَ المسلمين وعَسَّهُ بِاللَّيلِ.

(4) أبقَى الأراضِي الْمَفتُوحَةِ بِأيدِي أهلِها الأصلِيِّينَ بَدلاً مِن تَقسِيمِهَا بَيْنَ الْمُحَارِبِيْنَ على أنْ يَدفَعُوا عنها الْخَرَاجَ.

(5) قَسَّمَ البِلادَ المفتوحةَ إلى وِلايَاتٍ وعَيَّنَ على كُلِّ ولايةٍ عَامِلاً له رَاتِبٌ مُحَدَّدٌ يَأخُذُهُ مِن بيتِ مالِ المسلمينَ وكان يَختَارُ الوِلاةَ مِمَّن يُعرَفُونَ بِالتَّقوَى وحُسنُ الإدارةِ دُونَ النَّظرِ إلى أحسَابِهِم وأنْسَابِهِم.

(6) أمَرَ بِإنشَاءِ عِدَّةِ مُدُنٍ فِي البلادِ المفتوحةِ مِثلِ البَصرَةِ والكُوفَةِ فِي العراق والفُسطَاطِ فِي مِصرَ وغيرِهَا لتكونَ مركَزاَ للدولةِ الإسلاميةِ فِي تلكِ البلاد.

(۱) آپ نے محکمے متعین کیے۔ آپ نے دیوان الجند (فوج) کی بنیاد رکھی جو ہمارے زمانے کی وزارت دفاع سے مشابہ ہے، اور دیوان الخراج (کی بنیاد رکھی) جو کہ وزارت خزانہ سے مشابہ ہے۔

(۲) آپ نے مسلمانوں کے بیت المال کا آغاز کیا۔ قاضی اور رپورٹر مقرر کیے۔ تاریخ ہجری کو مملکت اسلامیہ کے کیلنڈر کی بنیاد بنایا۔ اسی طرح آپ نے ڈاک کا نظام منظم کیا۔

(۳) آپ عوامی معاملات کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے جو حالات آپ کے پاس نہ پہنچتے، ان کے لئے رات کو خود گشت کیا کرتے تھے۔

(۴) آپ نے مفتوحہ زمینوں کو بجائے جنگجوؤں میں تقسیم کرنے کے، خراج (فصل پر ٹیکس) ادا کرنے کے عوض انہیں ان کے اصلی باشندوں کے ہاتھوں میں رہنے دیا۔

(۵) آپ نے مفتوحہ ممالک کو صوبوں میں تقسیم کیا اور ہر صوبے پر ایک گورنر مقرر کیا، جس کی تنخواہ مقرر تھی جو کہ مسلمانوں کے بیت المال سے لی جاتی تھی۔ آپ حسب و نسب پر نظر کیے بغیر گورنروں کا انتخاب ان کے تقویٰ اور انتظامی صلاحیتوں کی بنیاد پر کرتے تھے۔

(۶) آپ نے مفتوحہ ممالک میں متعدد شہر آباد کرنے کا حکم دیا جیسے عراق میں بصرہ و کوفہ اور مصر میں فسطاط (موجودہ قاہرہ) وغیرہ تاکہ ان شہروں میں مملکت اسلامیہ کا مرکز بنے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الدَّوَاوِين	محکمے، دیوان کی جمع	الكُتَّاب	لکھنے والا، کاتب کی جمع	قَسَّمَ	اس نے تقسیم کیا
أسَّسَ	اس نے قائم کیا	تَقوِيْم	کیلنڈر	وِلايَات	صوبے، ولایت کی جمع
الْجُندِ	فوج، لشکر	نَظَّمَ	اس نے منظم کیا	رَاتِبٌ	تنخواہ
وَزَارَةُ	وزارت	البَرِيدَ	ڈاک	مُحَدَّدٌ	مقرر کردہ
الدِّفَاعِ	دفاع	الرَّعِيَّةِ	رعایا، عوام	أحسَاب	حسب کی جمع، خاندان
الْخَرَاج	زمین پر ٹیکس	عَسَّ	اس نے رات کو گشت کیا	أنْسَاب	نسب کی جمع، خاندان
أنشأَ	اس نے شروع کیا	الأراضِي	زمین	إنشَاءِ	شروع کرنا
عَيَّنَ	اس نے مقرر کیا	الأصلِيِّينَ	اصلی لوگ	مُدُنٍ	شہر، مدینہ کی جمع
القُضَّاة	قاضی	مُحَارِبِيْنَ	جنگ کرنے والے		

الفُتُوحَاتُ فِي عَهدِهِ

كان مِن اهتِمَامَاتِ الفاروقِ رضي الله عنه مُوَاصَلَةُ الْجِهَادِ ونَشرُ الإسلامِ والاستِمرَارُ فِي الفَتحِ الذي بَدَأَ فِي عهدِ أبي بكرٍ رضي الله عنه لِبلادِ الفُرسِ والرُّومِ.

أ- فَتحُ العِرَاقِ وبِلَادِ فَارِس: وَجَّهَ عمرُ بن الخطاب رضي الله عنه هَمَّهُ لِفَتحِ العراقِ وبلادِ فارس بعدَ أن اطْمَأَنَّ على سَلامَةِ وَضعِ الْجَيشِ الإسلامي فِي بلادِ الشَّامِ. وقد بَلَغَ من أهْمِيَّةِ هذا الأمرِ (وهُوَ فتحُ العراقِ وفارس) فِي نظرِ الْخليفةِ أنّه رَغِبَ فِي أن يَقُودَ الْجَيشَ بِنَفسِهِ ولكِنَّ جَمهَرَةَ المسلمين أشَارَتْ عليه بِالبَقَاءِ وأن يَنْدُبَ لذلك رجُلًا مِن كِبَارِ الصَّحَابَةِ فَوَافَقَ عمرُ رضي الله عنه على ذلك واستَقَرَّ الرَّأيَ على سعدِ بن أبي وقاصٍ رضي الله عنه.

مَوقَعَةُ القَادِسِيَّةِ سنة 15هـ: قَصَدَ سعدُ بن أبي وقاص رضي الله عنه العراقَ وهي حينئذٍ جُزءٌ مِن دَولَةِ الفُرسِ الكبرَى وكان خيرَ مثالٍ للقِيَادَةِ السَّدِيدَةِ والسياسَةِ الرَّشِيدَةِ الْمُؤمِنَةِ... ولَمَّا أحَسَّ الفرسُ بالْخَطرِ القَادِمِ عليهم جَمَعَ مَلِكَهُم 'يَزد جَرد' جَيشًا كثيرًا قَدَّرَهُ الْمُؤَرِّخُونَ بِثمانِيْنَ ألفًا مِنَ الْجُنُودِ الْمُدَرَّبِينَ فِي أحسَنِ عُدَّةٍ وعَتَادٍ... وكان قَائِدُهم عَسكَرِيًّا مُجَرِّبًا هو رُستَمُ وكان مع الْجَيشِ ثلاثة وثلاثون فِيلًا.

آپ کے عہد میں فتوحات

فاروق رضی اللہ عنہ کے اہتمام میں جہاد کو جاری رکھنا، اسلام کو پھیلانا اور ان ایران اور روم کے ممالک میں ان فتوحات کو جاری رکھنا ہے جو کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہوئیں۔

ا۔۔ **عراق اور ایران کے ممالک کی فتح:** عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شام کے شہروں میں اسلامی لشکر رکھ کر ان کی سلامتی سے مطمئن ہونے کے بعد عراق اور ایران کے ممالک کی فتح کی طرف توجہ دی۔ اس معاملے (یعنی عراق و ایران کی فتح) کی اہمیت خلیفہ کی نظر میں اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ آپ خود لشکر کی قیادت پر راغب تھے مگر مسلمانوں کی اکثریت نے ان کے (مدینہ میں) باقی رہ جانے اور بڑے صحابہ میں سے کسی کو مقرر کرنے کا مشورہ دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے موافقت کی اور رائے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پر آ ٹھہری۔

قادسیہ کی جنگ سن ۱۵ھ: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عراق کا قصد کیا جو کہ اس وقت ایران کی عظیم سلطنت کا حصہ تھا۔ یہ راست رو قیادت اور ہدایت یافتہ ایمانی پالیسی کی بہترین مثال ہے۔ جب ایرانیوں نے اپنی طرف آنے والے خطرے کو محسوس کیا تو ان کے بادشاہ یزدگرد نے ایک بڑا لشکر جمع کیا۔ مورخین نے اس کا اندازہ ۸۰۰۰۰ تربیت یافتہ اور بہترین کیل کانٹے سے لیس سپاہیوں کا لگایا ہے۔ ان کا لیڈر ایک تجربہ کار فوجی تھا جس کا نام رستم تھا۔ اس لشکر میں ۳۳ ہاتھی بھی شامل تھے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُوَاصَلَةُ	جاری رکھنا	أشَارَتْ	انہوں نے مشورہ دیا	مُؤَرِّخُونَ	تاریخ دان
اِستِمرَارُ	جاری رکھنا	البَقَاءِ	باقی رہنا	الْمُدَرَّبِينَ	تربیت یافتہ
وَجَّهَ	اس نے توجہ کی	يَنْدُب	اس نے مقرر کیا	عُدَّةٍ	تیاری
هَمَّهُ	اس کی توجہ	استَقَرَّ	وہ قرار پکڑ گیا	عَتَادٍ	ساز و سامان
اطْمَأَنَّ	وہ مطمئن ہو گیا	مَوقَعَةُ	مقام، جنگ کا میدان	عَسكَرِيًّا	فوجی
رَغِبَ	وہ راغب ہوا	أحَسَّ	اس نے محسوس کیا	مُجَرِّبًا	تجربہ کار
أن يَقُودَ	کہ وہ قیادت کرے	الْخَطرِ	خطرہ	فِيل	ہاتھی
الْجَيشَ	جیش، لشکر	القَادِمِ	آنے والا		
جُمهَرَةُ	اکثریت، اجتماع	قَدَّرَ	اس نے اندازہ کیا		

ولَمّا تَقَابَلَ الْجيشانِ طَلَبَ رستمُ من سَعدٍ رضي الله عنه أن يَبعَثَ إليه بِرَجُلٍ عَاقِلٍ عالِمٍ يَسألُهُ، لأنَّهُ كان مُتعَجِّبًا مِن هؤلاء العَرَبِ ما الذي غَيَّرَهُم وقد كانوا خَاضِعِينَ للفُرس وكانت تُرضِيهِم كَمِيَّاتٌ مِنَ الطَّعَامِ حين يَجُوعُونَ ويُهَاجِمُونَ؟ فبعث إليه سعد رضي الله عنه رِجَالا من الصحابةِ رضي الله عنهم كان من بينهم رِبعِي بنُ عامرٍ رضي الله عنه فدَخَلَ عليه.

وقَد زَيَّنُوا مَجلِسَهُ بالنَمارِقِ الْمُذَهَّبَةِ ومَفارِشِ الْحَرِيرِ و أظهَرُوا اليَوَاقِيتَ واللآلى الثَّمِينَةَ والزِّينَةَ العَظِيمَةَ وعليه تَاجٌ يَبهَرُ الأبصارُ وقد جلس على سريرٍ مِن ذَهَبٍ ودخل ربعي رضي الله عنه بثِيَابٍ رِثَّةٍ وسَيفٍ وَ تُرْسٍ وفَرَسٍ قَصِيرَةٍ. فلما رَأى زِينَتَهُمْ وانتِفاخَهُم أراد أن يُظهِرَ استِخْفافَهُ بِمَظَاهِرِهِمُ الكَاذِبَةِ فَدَخَلَ بِفَرَسِهِ رَاكِبًا عليها حتّى دَاسَ بِهَا طَرَفُ البَسَاطِ ثُم نَزَلَ ورَبَطَها بِبعضِ وَسَائِدِهم الثَّمِينَةِ، وأقبَلَ عليهم رَافِعُ الرَّأسِ ثَابِتُ الْخُطى وعليه سَلاحُهُ ودرعُهُ وخَوذَتُهُ على رأسِهِ فقالوا له: 'ضَعْ سَلاحَك.' فقال بِعِزَّةٍ: 'إني لَم آتِكُم وإنّما دَعَوتُمُوني، فإن تَرَكتُمُونِي هكذا وإلا رَجَعتُ.' فقال رستم: 'أئذنُوا له.'

جب دونوں لشکر آمنے سامنے آئے تو رستم نے سعد رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ آپ اس کی طرف کسی عقل مند صاحب علم شخص کو بھیجیں تاکہ وہ ان سے سوال کر سکے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ان عربوں کے بارے میں حیران تھا کہ کس چیز نے انہیں بدل دیا۔ یہ تو ایرانیوں سے ڈرتے تھے اور جب بھوک کے باعث حملہ کرتے تو کھانے پینے کی چیزوں کو لے کر ہی راضی ہو جایا کرتے تھے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے اس کی جانب صحابہ رضی اللہ عنہم کے کچھ لوگ بھیجے جن میں ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ اس کے پاس داخل ہوئے۔

اس نے اپنی مجلس کو سنہری تکیوں اور ریشمی میز پوشوں سے سجا رکھا تھا۔ انہوں نے یاقوت، قیمتی آلات اور بہت ڈیکوریشن کر رکھی تھی۔ اس کے سر پر ایسا تاج تھا جس سے نگاہیں خیرہ ہو جائیں۔ وہ سونے کے تخت پر بیٹھا تھا۔ ربعی رضی اللہ عنہ پھٹے کپڑوں، ایک تلوار، ایک ڈھال اور چھوٹے گھوڑے کے ساتھ داخل ہوئے۔ جب انہوں نے ان کی ڈیکوریشن اور ٹیپ ٹاپ کو دیکھا، تو انہوں نے ان کے جھوٹے مظاہر کے گھٹیا پن کے اظہار کا ارادہ کیا۔ آپ اپنے گھوڑے پر سواری کی حالت میں داخل ہوئے جس نے اپنے قدم قالین پر رکھ دیے۔ پھر آپ اترے اور اسے ان کے قیمتی تکیوں میں سے ایک کے ساتھ باندھ دیا۔ پھر آپ سر اٹھائے اور قدم جمائے آگے بڑھے۔ آپ کا اسلحہ، زرہ اور خود آپ کے سر پر تھا۔ وہ لوگ ان سے کہنے لگے: 'اپنا اسلحہ تو اتار دو۔' آپ نے وقار سے فرمایا: 'میں اس لئے تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم نے مجھے بلایا ہے۔ مجھے اسی طرح جانے دو ورنہ میں واپس جا رہا ہوں۔' رستم کہنے لگا: 'اس آنے کی اجازت دے دو۔'

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَقَابَلَ	اس نے سامنا کیا	الْحَرِيرِ	ریشم	انتِفَاخ	بڑھا چڑھا کر دکھاوا کرنا
مُتَعَجِّب	حیران ہونے والا	يَوَاقِيتَ	یاقوت کی جمع	استِخْفَافَ	تحقیر کرنا
غَيَّرَ	اس نے تبدیل کیا	اللآلي	آلات	دَاسَ بِهَا	اس نے اس پر قدم رکھا
خَاضِعِينَ	جھکے ہوئے لوگ	الثَّمِينَةَ	قیمتی	البَسَاطِ	قالین
تُرضِيهِم	وہ انہیں راضی کرتا ہے	تَاجٌ	تاج	وَسَائِدِ	تکیے، وسادہ کی جمع
كَمِيَّاتٌ	کمیت، مقدار	يَبهَرُ	وہ خیرہ کر دیتا ہے	ثَابِتُ الْخَطى	مضبوطی سے قدم رکھتے ہوئے
يَجُوعُونَ	وہ بھوکے ہوتے ہیں	سرِيرٍ	پلنگ	سَلاحُ	ہتھیار
يُهَاجِمُونَ	وہ حملہ کرتے ہیں	رِثَةٍ	پھٹا ہوا	درعُ	ڈھال
النَمَارِقِ	کشن، تکیے	سَيفٍ	تلوار	خَوذَة	خود، ہیلمٹ
الْمُذَهَّبَةِ	سونے کے	تَرسٍ	ڈھال	ضَعْ	رکھو
مَفارِشِ	قالین، بستر کی چادریں	فَرَسٍ	گھوڑا	أئذِنُوا	اسے اجازت دو

سبق 2 : سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

فأقبلَ يَتَوَكَّأ على رُمْحِهِ فوقَ النمارقِ فخَرَقَ أكثرَها. فقال رستم: 'ما جاء بكم؟' فقال: 'الله ابتعَثَنا لِنُخرجَ من شَاءَ مِن عِبادةِ العِبَاد إلى عبادةِ اللهِ، وِمن ضَيْقِ الدُّنيا إلى سِعَتِهَا، ومِن جَوْرِ الأديَانِ إلى عَدلِ الإسلامِ. فأرسَلنَا بِدِينِهِ إلى خَلقِهِ لِندعُوَهُم إليه. فمَنْ قَبِلَ ذلك قَبِلنَا منه ورَجَعنا عنه ومن أبَى قَاتَلنَاهُ أبدًا حتّى نفضِي إلى مَوعِدِ اللهِ.'

قال: 'وما موعدُ الله؟' قال: 'الْجَنَّةُ لِمَن مَاتَ على قِتَالِ مَن أبَى، والظَّفرُ لِمن بَقِي.' فَطَلَبَ رستمُ الإمهَالَ فأبوا أن يُمهِلُوهُ أكثَرَ مِن ثلاثةِ أيَّامٍ وبعد ذلك التَقَى الْجَيشانِ واقتَتَلُوا قِتَالا شديدًا طَوَالَ يَومِهِم وأكثَرَ لَيلَهُم واستَمَرُّوا ثلاثةَ أيامٍ عَانَى فيها المسلمونَ كثيرًا مِن هذه الأفيَالِ التي كانت تُفْ◌◌َزِعُ خُيُولَهُم العَرَبِيَّةَ التي لَم تَتَعَوَّدْ رؤيَتَهَا ولكن الأبطَالُ المؤمنين صَبَرُوا وقَاتَلُوا حتّى تَمَّ النصرُ لَهُم بِتَوفِيقِ اللهِ وعِنَايَتِهُ بعبادِهِ الْمُؤمِنِيْنَ.

وفِي اليومِ الرابع بَعَثَ اللهُ رِيْحًا شديدةً فدَمَّرَتْ مُعَسكَرَ الْمَجُوسِ وهَرَبُوا فِي كلِ مَكَانٍ وقُتِلَ قائدُهُم، وقتِل منهم عشرة آلاف واستُشهِدَ من المسلمين حَوَالِي ألفَانِ وخَمسُ مِائَةٍ شَهِيدٌ تقريبا. وبِهذه الْمَعرِكَةِ الفَاصِلَةِ أيَّدَ اللهُ سبحانَهُ دِينَهُ ورَفَعَ كَلِمَتَهُ وهَابَتِ العَرَبُ والعَجَمُ المسلمين وانتَشَرَ هَديُ الإسلامِ وعَدلُهُ وتَقَلَّصَ ظَلامُ الكُفرِ والشِّركِ.

پھر وہ اپنے نیزے سے ٹیک لگا کر تکیوں پر چلنے لگے اور اس کے اکثر حصے کو پھاڑ ڈالا۔ رستم نے کہا: 'تم کیا لے کر آئے ہو؟' وہ بولے: 'اللہ نے ہمیں اٹھا کھڑا کیا ہے تاکہ ہم بندوں کو اللہ کی عبادت سے، دنیا کی تنگی (مذہبی جبر) سے اس کی وسعت (مذہبی آزادی) کی طرف، دیگر ادیان کے (قائم کردہ) ظلم سے اسلام کے عدل کی طرف نکالیں، جسے وہ چاہے۔ اس نے ہمیں اپنے دین کے ساتھ اس کی مخلوق کی طرف بھیجا ہے تاکہ ہم انہیں اس کی طرف بلائیں۔ جس (حکومت) نے اسے قبول کر لیا، ہم بھی اسے قبول کر لیں گے اور واپس لوٹ جائیں گے۔ جس (حکومت) نے انکار کیا، تو ہم اس سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے یہاں تک ہم اللہ کے وعدہ کردہ مقام پر لوٹ جائیں۔'

وہ کہنے لگا: 'اللہ کا وعدہ کردہ مقام کیا ہے؟' انہوں نے فرمایا: 'جنت جو کہ ان کے لئے ہے جو انکار کرنے والوں سے جنگ میں مارا گیا، اور جو باقی رہ گئے ان سے کامیابی (کا وعدہ)۔' رستم نے کچھ مہلت طلب کی۔ انہوں نے تین دن سے زیادہ مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد دونوں لشکر آمنے سامنے آئے اور انہوں نے پورا دن اور رات کا اکثر حصہ شدید جنگ کی۔ وہ تین دن تک لڑتے رہے۔ مسلمانوں کو ان ہاتھیوں سے بہت نقصان پہنچا کیونکہ ان کے عرب گھوڑے ان سے خوفزدہ ہو جاتے تھے۔ انہوں نے (یہ ہاتھی) کبھی نہ دیکھے تھے۔ لیکن مومن ہیرو ثابت قدم رہے اور لڑتے رہے یہاں تک کہ اللہ کی مدد اپنے مومن بندوں پر عنایت اور موافقت کے ساتھ آ گئی۔

چوتھے دن اللہ نے ایک شدید آندھی بھیجی جس نے مجوس کی چھاؤنی کو تباہ کر دیا۔ وہ ہر جانب فرار ہونے لگے اور ان کا لیڈر قتل کر دیا گیا۔ ان کے تقریباً ۱۰۰۰۰ افراد ہلاک ہوئے جبکہ مسلمانوں کے تقریباً ۲۵۰۰ افراد نے شہادت پائی۔ یہ ایک فیصلہ کن معرکہ تھا جس میں اللہ سبحانہ نے اپنے دین کی مدد فرمائی اور اپنے کلمہ کو بلند کر دیا۔ عرب و عجم پر مسلمانوں کی ہیبت طاری ہو گئی۔ اسلام کی ہدایت پھیل گئی اور کفر و شرک کے اندھیرے سکڑتے چلے گئے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يَتَوَكَّأ	وہ ٹیک کر چلا	الإمهَالِ	مہلت دینا	رِيْحاً	ہوا، آندھی
رَمْحِ	نیزا	يُمهَلُوهُ	وہ اسے مہلت دیتے ہیں	دَمَّرَتْ	اس نے تباہ کر دیا
خَرَقَ	اس نے پھاڑ دیا	عَانِي	جسے تکلیف پہنچی ہو	مُعَسكَرِ	چھاؤنی
ابتَعَثَنَا	اس نے ہمیں بھیجا	الأفيَالِ	فیل کی جمع، ہاتھی	هَرَبُوا	وہ فرار ہو گئے
ضَيْقِ	تنگی	تُفْزَعُ	انہوں نے خوفزدہ کیا	استُشهِدَ	اس نے شہادت پائی
أبَى	اس نے انکار کیا	خُيُولَ	گھوڑے، خیل کی جمع	أيَّدَ	اس نے تائید کی
نَفضِي	ہم پہنچ گئے	تَتَعَوَّد	وہ عادی ہے	هَابَتِ	وہ خوفزدہ ہوئے
موعدُ	وعدہ کا وقت یا جگہ	رؤيَتِهَا	اسے دیکھنا	تَقَلَّصَ	وہ سکڑ گیا
الظَّفرُ	کامیابی، فتح	الأبطَالُ	ہیرو، بطل کی جمع	ظَلامُ	اندھیرا

ب . فتحُ الشَّامِ: عَلِمَ الرومُ بِدُخُولِ الْجُيُوشِ الإسلاميةِ أرضَهُم، فكَتَبُوا إلى هِرقَلَ وكان بِالقُدْسِ، فقال هرقلُ: 'أرَى أن تُصَالِحُوا المسلمينَ، فو الله لأنْ تُصَالِحُوهُم على نِصفِ ما يُحصَلُ مِن الشامِ ويُبقَى لَكُم نِصفُهُ مع بلادِ الرومِ أحَبُّ إلَيكم مِن أن يَغلبُوكُم على الشامِ ونصفِ بلادِ الرُّومِ.' وأغْضَبَتْ هذه النَّصِيحَةُ قُوَادَ الرُّومِ، وظَنُّوا أن الإمْبَرَاطُور قَد وَهَنَ وضَعُفَ وسَيُسلِمُ البلادُ لِلغُزَاةِ الفاتِحين. والْحق أنّ هرقلَ قَد ضعُف أمَامَ غَضبَةِ قُوَادَهُ وعَزَمَ على قتالِ المسلمين مع يَقينِهِ بِالْهَزِيْمَةِ وجَمَعَ هرقلُ الثَّائِرِينَ وتَوَجَّهَ إلى حمصٍ وهناك أعَدَّ جَيشًا ضَخْمَ العَدَدِ كثيرَ العَدد لِمُوَاجهةِ المسلمين.

معرِكَةُ اليَرمُوكَ سنة 15 هـ: بعدَ أنّ رَأَى هرقلُ، ملكُ الرومَ انتِصَارَاتِ المسلمين حَشَدَ ما استَطَاعَ حَشدَهُ من قُوَّاتٍ وجعل قِيَادَتَهَا لأخِيهِ، واجتَمَعَتْ تلك القواتُ الروميةُ عِندَ نَهرِ اليَرمُوكِ، أحدُ رَوَافِدِ نَهرِ الأُردَنِ. ونزَلَ جيشُ المسلمين بقيادةِ أبِي عبيدةَ قِبَالَةَ الروم. وقد كَلَّفَ أبُو عبيدةَ، خالدَ بنَ الوليدِ بِتَنظِيمِ جيشِ المسلمين. فَرَتَّبَ خالدٌ الجيشَ ترتيبًا مُمتازًا لَم يَعهَدْهُ العربُ مِن قبل. وهَجَمَ فُرسَانُ المسلمين بِبَسَالَةٍ على الروم حتّى فَصَّلُوا بين فُرسَانِ الجيشِ الرومي ومُشَاتِه. وانسَحَبَ فرسانُ الرومِ بعدَ أن سَقَطَ منهم آلافٌ بِضَرَبَاتِ فرسانِ المسلمينَ الشَّجعَانَ.

ب۔۔ **فتح شام:** رومیوں کو اپنی زمین پر اسلامی لشکروں کے داخل ہونے کا علم ہوا تو انہوں نے ہر قل کی جانب (رپورٹ) لکھ بھیجی جبکہ وہ بیت المقدس میں تھا۔ ہر قل نے کہا: 'میری رائے ہے کہ تم مسلمانوں سے صلح کر لو۔ اللہ کی قسم، شام میں تم جو (ٹیکس) حاصل کرتے ہو اگر تم ان سے اس کے نصف پر بھی صلح کر لو تو تمہارے لئے روم کے ملک کے ساتھ ساتھ نصف باقی بچ جائے گا۔ یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ پسندیدہ ہو گا کہ تم شام میں مغلوب ہو جاؤ اور روم کا بھی نصف حصہ گنوا بیٹھو۔' اس خیر خواہانہ مشورے سے روم کے لیڈر بڑے ناراض ہوئے۔ انہوں نے خیال کیا کہ شہنشاہ خوفزدہ ہو کر کمزور پڑ گیا ہے اور جلد ہی ملک پر حملہ آور فاتحین کا قبضہ ہو جائے گا۔ ہر قل اپنے لیڈروں کے غصے کے سامنے کمزور پڑ گیا اور مسلمانوں کے ساتھ جنگ پر تیار ہو گیا، اگرچہ اسے شکست کا یقین تھا۔ ہر قل نے جنگجو اکٹھے کیے اور حمص کی جانب توجہ کی۔ اس نے مسلمانوں کے مقابلے پر ایک بڑی تعداد میں لشکر تیار کیا۔

معرکہ یرموک ۱۵ھ: روم کے بادشاہ ہر قل نے جب مسلمانوں کی فتوحات کو دیکھا تو اس نے اپنی پوری استطاعت کے مطابق فوجیں تیار کیں اور اپنے بھائی کو ان کی قیادت سونپ دی۔ یہ رومی فوجیں دریائے یرموک کے پاس اکٹھی ہوئی جو کہ دریائے اردن کا ایک معاون دریا ہے۔ مسلمان رومیوں کے مقابلے پر سیدنا ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں اترے۔ ابو عبیدہ نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا لشکر منظم کرنے کی ذمہ داری دی۔ خالد نے لشکر کو ایک ممتاز تنظیم میں ترتیب دیا جس کی مثال عرب نے اس سے پہلے نہ دیکھی تھی۔ مسلمانوں کے گھڑ سوار دستوں نے بہادری سے رومیوں پر حملہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے رومیوں کی گھڑ سوار فوج کو پیدل فوج سے الگ کر دیا۔ رومیوں کے گھڑ سوار بہادر مسلمانوں کی ضربوں سے ہزاروں کی تعداد میں گرنے کے بعد بھاگ نکلے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
القُدْسِ	یروشلم، بیت المقدس	الْهَزِيْمَةِ	شکست	رَتَّبَ	اس نے ترتیب دیا
تُصَالِحُوا	تم صلح کر لو	الثَّائِرِينَ	باغی، حملہ آور	لَم يَعهَدْهُ	وہ اس سے واقف نہ تھے
يُحصَلُ	اسے حاصل کیا جاتا ہے	مَوَاجهةِ	رخ کرتے ہوئے	فُرسَانُ	گھڑ سوار دستے
قُوَّادَ	لیڈر، قائد کی جمع	انتِصَارَاتُ	فتوحات	فَصَّلُوا	انہوں نے الگ کر دیا
إمْبَرَاطُورَ	ایمپرر، شہنشاہ	حَشَدَ	اس نے اکٹھا کیا	مُشَاة	پیدل فوج
وَهَنَ	وہ کمزور ہو گیا	رَوَافِدُ	بڑے دریا کے معاون دریا	انسَحَبَ	وہ واپس ہوئے
الغُزَّاةِ	غازی، حملہ آور	نَهر	دریا	سَقَطَ	وہ گرا
		كَلَّفَ	اس نے ذمہ دار بنایا	الشَّجعَانَ	دلیر، بہادر

ثُم انقضَّ المسلمونَ علَى مُشَاةِ الرومِ الذين أخَذُوا يَتَسَاقِطُونَ قتلًا أو غرقًا فِي النَّهرِ. فكان النصرُ الْمُؤَزَّرُ حليفَ المسلمين. وقد قُتِلَ فِي معركةِ اليرموكَ أكثَرُ مِن مائةِ ألفٍ مِنَ الرومِ واستُشهِدَ فيها حَوَالِي ثلاثَةُ آلافٍ من المسلمين.

ج. فتحُ مِصرَ: كانتْ مِصرُ فِي ذلك الْحِينِ مِن مُمْتَلَكَاتِ الرومِ وكانت تَدَيَّنُ بالنَصرَانِيَّةِ وهي الدِّيَانَةُ التِي كان يَعتَنِقُهَا الرومُ. ولكن الروم كان يَسِيئُونَ إلى الْمِصرِيِّيْنَ مع أنّ دِينَهُم واحدٌ فكَانُوا يَرهَقُونَهُمْ بِالضَّرَائِبِ حتّى وَصَلَ الأمرُ بِهِم إلى أن يَفرَضُوا الضرائبَ على الْمَوتَى فلا يَسمَحُونَ بِدَفنِ الْمَيِّتِ إلا بعدِ أنْ يَدفَعَ أهلُهُ ضَرِيبَةً.

سَارَ عمرُو بنُ العاصِ مُتَّجِهًا مِنَ الشَّامِ إلى مصرَ وكان معه مِن جُنُودِ المسلمينَ أربَعَةُ آلافٍ و اختَرَقَ بِهِم رَمَالُ سِينَاءَ حتّى وَصَلَ إلى العَرِيشِ فِي آخرِ سنة 18هـ وفَتَحَهَا دُونَ مُقَاوَمَةٍ لأنّه لَم يَكُن بِهَا حَامِيَةٌ رُومِيَّةٌ. ثُم سار حتّى وصل إلى 'الفرما' فحَاصَرَهَا شهرًا ونصفَ الشهرِ حتّى تَمَّ له فَتحُهَا فِي أول سنةِ 19هـ. وكان أهل مصرَ يُسَاعِدُونَ المسلمين فِي هذا الْحِصَارِ ثُم تَقَدَّمَ عَمرُو إلى بِلبِيسَ فاستَوَلَّى عليها بعدَ شهرٍ لَم يَنقَطِعْ فيه القِتَالُ. ثُم سار إلى أمُ دَنِيْنَ فَنَشِبَ القتالُ وتُحَصِّنُ الرومِ فِي حُصُونِ بَابِ اليُونِ وكان مِن أمنَعِ الْحُصُونِ فحاصَرَهُم المسلمون حتّى تَمَّ لَهم النصرُ بِعونِ اللهِ تعالى وتَتَابَعُ فَتحُ الْمُدُنِ حتّى أصبَحَتْ مِصرُ وِلايَةٌ إسلامية.'

اس کے بعد مسلمان رومیوں کی پیدل فوج پر (بجلی کی طرح) آگرے۔ وہ انہیں قتل کر کے دریا میں غرق کرتے رہے۔ مشکل فتح مسلمانوں کی ساتھی بنی۔ معرکہ یرموک میں رومیوں کے ۱۰۰۰۰۰ سے زائد لوگ مارے گئے اور تقریباً ۳۰۰۰ مسلمانوں نے شہادت پائی۔

ج۔۔۔ فتح مصر: مصر اس زمانے میں روم کے قبضے میں تھا اور یہاں کا مذہب بھی عیسائیت تھا جو کہ رومیوں کا مذہب تھا۔ اگرچہ ان کا دین ایک ہی تھا لیکن رومی، مصریوں کے ساتھ بہت برا سلوک کرتے۔ انہوں نے ان پر ٹیکسوں کا بوجھ لاد کر انہیں تھکا دیا تھا۔ نوبت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ انہوں نے مردوں پر بھی ٹیکس لگا دیا۔ اس وقت تک وہ میت کو دفن نہ کر سکتے تھے جب تک کہ اس کے خاندان والے ٹیکس ادا نہ کریں۔

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ شام سے مصر کے جانب سفر کرنے لگے۔ ان کے ساتھ ۴۰۰۰ مسلمانوں کا لشکر تھا۔ وہ صحرائے سیناء میں گھستے چلے گئے یہاں تک کہ سن ۱۸ھ کے آخر میں عریش (موجودہ سویز کے قریب ایک مقام) تک جا پہنچے اور بغیر جنگ کے اسے فتح کر لیا کیونکہ یہاں رومیوں کی فوج موجود نہ تھی۔ پھر وہ مزید چلتے گئے یہاں تک کہ فرما (موجودہ پورٹ سعید) تک جا پہنچے اور اس کا ڈیڑھ مہینے تک محاصرہ کیے رکھا۔ یہاں تک کہ سن ۱۹ھ کے اوائل میں اس کی فتح مکمل ہوئی۔ اہل مصر اس محاصرے کے دوران مسلمانوں کی مدد کر رہے تھے۔ پھر عمرو، بلبیس کی طرف آگے بڑھے اور اسے ایک مہینے کی مسلسل جنگ کے بعد فتح کیا۔ پھر وہ ام دنین کی جانب گئے۔ جنگ شروع ہوئی تو رومی باب الیون میں قلعہ بند ہو گئے جو کہ مضبوط ترین قلعہ تھا۔ مسلمانوں نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ اللہ کی مدد سے فتح مکمل ہوئی۔ اس کے بعد فتوحات جاری رہیں یہاں تک کہ مصر اسلامی حکومت کا ایک صوبہ بن گیا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
انقضَّ	وہ گر گئے	الدِّيَانَةَ	دین، مذہب	سِينَاءَ	مصر کا علاقہ، جزیرہ نما سینا
يَتَسَاقِطُونَ	وہ گرتے ہیں	يَعتَنِقُ	وہ مذہب پر ہیں	مُقَاوَمَةِ	مزاحمت
الْمُؤَزَّرُ	سخت	يَسِيئُونَ	وہ برا کرتے ہیں	حَامِيَةٌ	گیریژن، چھاؤنی
حليفُ	حلیف، ساتھی	يَرهَقُون	وہ تھکا دیتے ہیں	الفرما	مصر کا ایک شہر
حَوَالِي	تقریباً، گردونواح	ضَرَائِبِ	ٹیکس، ضریبہ کی جمع	حَاصَرَ	اس نے محاصرہ کیا
الْحِينَ	اس وقت	يَسمَحُونَ	وہ اجازت دیتے ہیں	أمُ دَنِيْنَ	قاہرہ کے پاس ایک شہر
مُمْتَلَكَاتِ	ملکیت	اختَرَقَ	وہ داخل ہوتا چلا گیا	حُصُونِ	قلعے، حصن کی جمع
تَدَيَّنُ	ان کا دین تھا	رَمَالُ	ریت، صحرا	وِلايَةٌ	صوبہ

سبق 2 : سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

استِشهَادُ الْخليفةِ عمرَ بن الخطاب رضي الله عنه

استَشهَدَ عمرُ بن الخطاب رضي الله عنه عَلَى يَدِ فَيْرُوزَ غُلامُ الْمُغَيْرَةِ بنِ شُعبَةَ ويُلَقَّبُ أبَا لُؤلُؤَة وكَانَ مَجُوسِيًّا. قَتَلَهُ بِخَنجَرَ له رَأسَانِ طَعَنَهُ بِهِ سِتَّ طَعَنَاتٍ. أحدُهَا تَحتَ سُرَّتِهِ وهي التِي قَتَلَتْهُ وكان ذلك فِي صلاةِ الفَجرِ عِندَمَا كَبَّرَ للصلاةِ من اليومِ الثالثِ والعِشرِينَ من ذي الْحَجَّةِ من السَّنَةِ الثالِثَةِ والعِشرين من الْهجرة. وهَرَبَ فيروزُ وأخَذَ يَطعَنُ بِخَنجَرِهِ كلَّ مَن يَمُرُّ به حتّى طَعَنَ ثلاثة عشر رَجُلًا مَاتَ منهم ما يَزِيدُ على النصفِ وعندما أَحَسَّ أبو لُؤلؤَةَ أنّه مَأخُوذٌ لا مَحَالَةَ أقدَمَ على الانتِحَارِ بِخَنجَرِهِ ذاتَها.

فَحُمِلَ الْخليفةُ إلى بيتِهِ وبَقِيَ ثلاثَةَ أيَّامٍ بعد طَعنِهِ ثُم تُوُفِّيَ يومَ الأربعاءِ لأربَعٍ بَقِيْنَ مِن شهرِ ذي الْحَجَّةِ سنة ثلاثٍ وعشرين. وقَد غَسَّلَهُ وَكَفَّنَهُ ابنُهُ عبدُالله وصَلَّى عليه ثُم دُفِنَ بِجَانِبِ صَاحِبِيهِ. وكانت مُدَّةُ خَلافَتِهِ عَشَرَ سِنِينَ وسِتَّةَ أشهُرٍ. رضي الله عنه وأرضاه وجزاه عن الإسلام والمسلمين خير الْجزاء.

(مأخُوذٌ من 'تعليم اللغة العربية'، الْجامعة الإسلامية بالْمَدِينةِ الْمُنَوَّرَة)

خلیفہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فیروز کے ہاتھ سے شہادت پائی جو کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، اس کا لقب ابو لؤلؤۃ تھا اور وہ مجوسی تھا۔ اس نے آپ کو ایسے خنجر سے قتل کیا جس کی دو شاخیں تھیں۔ اس نے آپ کو اس سے چھ ضربیں لگائیں۔ ان میں سے ایک ناف کے نیچے تھی اور اسی نے آپ کو قتل کیا۔ ایسا ۲۳ ذی الحجہ، ۲۳ ہجری کی فجر کی نماز میں ہوا جب نماز کے لئے تکبیر کہی جا رہی تھی۔ فیروز بھاگنے لگا اور اپنے خنجر سے جو راستے میں آیا اسے زخم لگاتا گیا۔ یہاں تک کہ اس نے ۱۳ افراد کو زخم لگائے۔ ان میں سے نصف سے زائد فوت ہو گئے۔ جب ابو لؤلؤۃ نے محسوس کیا کہ وہ لازماً پکڑا جانے والا ہے، تو اس نے خنجر سے خود کشی کر لی۔

خلیفہ کو اپنے گھر تک اٹھا کر لایا گیا۔ آپ اس زخم کے بعد تین دن زندہ رہے، پھر آپ نے بدھ کے دن وفات پائی جب ذی الحجہ ۲۳ھ کے چار دن باقی تھے۔ آپ کو آپ کے بیٹے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے غسل اور کفن دیا، پھر آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ دفن کیا۔ آپ کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ تھی۔ اللہ آپ سے راضی ہو اور آپ اس سے راضی ہوں۔ اللہ آپ کو اسلام اور مسلمانون کی جانب سے بہترین جزا دے۔

آج کا اصول: مرکب توصیفی میں صفت اور موصوف اپنی حالت (رفع، نصب، جر)، تذکیر و تانیث، تعداد اور الف لام ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے ایک جیسے ہوتے ہیں۔ مرکب اضافی میں مضاف الیہ ہمیشہ حالت جر میں ہوتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
غُلامُ	لڑکا، غلام	طَعَنَ	اس نے زخم لگایا	مَأخُوذٌ	پکڑا جانے والا
يُلَقَّبُ	اسے لقب دیا جاتا ہے	سُرَّة	ناف	لا مَحَالَةَ	یقیناً
مَجُوسِيًّا	مجوسی، آتش پرست	هَرَبَ	وہ فرار ہو گیا	الانتِحَارِ	خود کشی کرنا
خَنجَرَ	خنجر	يَمُرُّ به	وہ جس کے پاس سے گزرتا		

سبق 3 : سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔ بریکٹ کے اندر موجود متن جملوں کا باہمی ربط واضح کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔ یہ اصل عربی الفاظ کا ترجمہ نہیں ہے۔

عثمان بن عفان رضي الله عنه (23 – 35 ھ)

نَسَبُه: هو عُثمَانُ بنُ عَفَّانَ بنِ أبِي العاصِ بنِ أُمَيَّةَ بنِ عبدِ شَمس بنِ عبدِ مُنَافِ بنِ قُصَيٍّ بن كُلابِ القَرشِيِّ الأُمَوِيِّ ثَالِثُ الْخُلفاءِ الراشدينَ يُكنَّى أبا عَمرٍو. ويُلَقَّبُ بِذِي النُّورَينِ لأنّه تَزَوَّجَ بِنتَي رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم رُقَيَّةَ وتُوُفِّيَتْ بعدَ غزوة بدرٍ، ثُم أمَّ كلثُومَ وتوفيت فِي حياةِ الرَّسُولِ صلى الله عليه وسلم.

إسلامُه: أسلم وهو فِي الرابِعةِ والثلاثِينَ مِن عُمُرِهِ، وهو أحدُ العَشَرَةِ الأوائِلِ الذين دَخَلُوا فِي الإسلام، وأحد العشرة الْمُبَشَّرِينَ بالْجَنَّةِ. وإسلامُ عثمانَ كان بدعوةٍ مِن أبي بكرٍ الصديقِ رضي الله عنه. فقد كان أبُو بكرٍ الصديقُ يدعُو إلى الإسلامِ من يَثِقُ به مِن قومِهِ مِمَّن يَغشَاهُ ويَجلِسُ إليهِ. فأسلَمَ على يَدَيهِ: الزُّبَيْرُ بنُ العَوَّام، وعثمان بن عفان، وطَلحَةُ بنُ عُبَيدِاللهِ، وسعدُ بنُ أبي وقاصٍ، وعبدُ الرَّحْمَنِ بنُ عوفٍ رضي الله عنهم. فانطَلَقُوا إلى رسولِ اللهِ صلى الله عليه و سلم ومعهم أبو بكر فعَرَضَ عليهم الإسلامَ وقَرَأَ عليهم القرآنَ وأنبَأَهُم بِحَقِ الإسلام فآمنوا.

صفاته الْخُلُقِيَّةُ وفَضلُهُ: عُرِفَ عثمانُ رضي الله عنه بالكَرَمِ ولِينِ الطَبعِ، وعرف بالْحياءِ فما كان يُعْرَف أحدٌ أشَدُّ حَيَاءٍ مِنهُ حتّى كان رسولُ الله صلى الله عليه وسلم يَستَحِي منه إذ قال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: 'ألا اَستَحِي من رجلٍ تَستَحِي منه الْملائكةُ.' (صحيح مسلم 15/169)

آپ کا سلسلہ نسب: آپ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب القرشی الاموی ہیں اور خلفاء راشدین میں سے تیسرے ہیں۔ آپ کو ابو عمرو کی کنیت دی جاتی ہے اور ذوالنورین کا لقب دیا جاتا ہے کیونکہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں سے شادی کی۔ ان میں سے ایک رقیہ رضی اللہ عنہا ہیں جو غزوہ بدر کے بعد فوت ہو گئیں اور دوسری ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہیں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں فوت ہوئیں۔

آپ کا قبول اسلام: آپ ۳۴ برس کی عمر میں اسلام لائے۔ آپ ان پہلے دس افراد میں شامل ہیں جو اسلام میں داخل ہوئے اور ان دس میں بھی جنہیں جنت کی بشارت دی گئی۔ عثمان رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت سے ہوا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ہر اس شخص کو اسلام کی دعوت دیا کرتے تھے جس پر انہیں اعتماد ہوتا، جو ان سے ملنے آتا اور جو ان کے پاس بیٹھا کرتا۔ ان کے ہاتھ پر زبیر بن عوام، عثمان بن عفان، طلحہ بن عبید اللہ، سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم نے اسلام قبول کیا۔ اس (دعوت) کے بعد یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دوڑے جبکہ ابو بکر ان کے ساتھ تھے۔ آپ نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا، انہیں قرآن پڑھ کر سنایا اور انہیں اسلام کے حق ہونے کی خبر دی تو یہ سب ایمان لے آئے۔

آپ کی اخلاقی صفات اور فضیلت: عثمان رضی اللہ عنہ اپنی جود و کرم اور نرم طبیعت سے مشہور ہوئے۔ آپ حیاء کے باعث مشہور ہوئے۔ آپ کے علاوہ کوئی شخص بھی آپ سے زیادہ شدید حیاء کے باعث مشہور نہ ہوا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے حیاء کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: 'کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ عہد صحابہ میں عربی زبان کا رسم الخط اتنا ترقی یافتہ نہ تھا۔ ابھی اعراب ایجاد نہ ہوئے تھے۔ اس وجہ سے خطرہ تھا کہ لوگوں میں قرآن مجید پڑھنے میں اختلاف ہو جائے۔ اس لئے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے قریش کے لہجے کے مطابق قرآن مجید کی نشر و اشاعت کی۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الأوائِلَ	اوائل، شروع	يَثِقُ	وہ اعتماد کرتا ہے	انطَلَقُوا	وہ دوڑے
مُبَشَّرِينَ	جنہیں بشارت دی گئی ہو	يَغشَاهُ	وہ ملنے آتا ہے	لِينِ الطَبعِ	نرم طبیعت کا مالک

سبق 3 : سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

وعن فضله روى قتادة أن أنسًا رضي الله عنه قال: صَعِدَ النبيِ صلى الله عليه وسلم أُحَدًا ومعه أبُو بكرٍ وعمرُ وعثمانُ فرَجَفَ فقال: 'أُسْكُن أُحُدُ.' أظُنُّهُ ضَرَبَهُ بِرِجلِهِ، 'فليسَ عليك إلا نبي وصدِّيقٌ وشَهِيدَانِ. وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: 'كُنَّا فِي زمنِ النبِي عن لا نَعدِلُ بأبي بكرٍ أحدًا، ثُم عمرَ، ثُم عثمانَ ثُم نَترُكُ أصحابَ النبِي صلى الله عليه وسلم لا نُفَاضِلُ بينَهُم.' (فتح الباري **7/53**)

وفِي السنةِ السادسةِ للهجرةِ بَعَثَهُ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم إلى قريشٍ مُفَاوِضًا عنه وذلك عِندَمَا مَنَعَتْ قُرَيشٌ دخولَ رسولِ الله صلى الله عليه وسلم مَكَّةَ: فبعثهُ صلى الله عليه وسلم إلى زُعَمَاءِ وأشرافِ قريشٍ يُخبِرُهُم أنه لَم يَأتِ لِلحَربِ وإنه إنّما جَاءَ زَائِرًا لِهَذَا البَيتِ ومُعَظِّمًا لِحُرمَتِهِ. فخَرَجَ عثمانُ مُخاطِرًا بِنفسِهِ إلى مكةَ حتّى أتَى أبَا سُفيَانَ وعظماءَ قريشٍ فبَلَغَهُم عن رسولِ الله صلى الله عليه وسلم مَا أرسَلَه به. فقالوا لِعثمانَ حِيْنَ فَرَغَ مِن رِسَالَةِ رسولِ الله صلى الله عليه وسلم إليهم: إنْ شِئتَ أنْ تَطُوْفَ بِالبَيتِ فَطُفْ. فقال: ما كنتُ لأفعَلُ حتّى يَطُوفَ به رسولُ الله صلى الله عليه وسلم. (السيرة النبوية، لابن هشام **3/202**)

تَضحِيَتُهُ بِمَالِهِ: لقد ضَرَبَ الْخليفةُ عثمانُ رضي الله عنه أروَعَ الأمثِلَةِ فِي نُصرَةِ الإسلامِ وإعْلاءِ كَلِمَتِهِ فكان أجوَدَ المسلمينَ حيثُ يَجِدُّ الْجَدَّ ويَدعُو داعِي الْجِهَادِ. رَوَى الترمذي عن عبد الرحْمنِ بنِ سُمْرَةَ قال: جَاءَ عثمانُ إلى النبِي صلى الله عليه وسلم بألفِ دينارٍ حين جَهَّزَ جيشَ العُسرَةِ[1] فنَثَرَهَا فِي حُجْرِهِ. قال عبد الرحْمن: فرَأيتُ النبي صلى الله عليه وسلم يُقَلِّبُهَا فِي حُجره ويقولُ: 'مَا ضَرَّ عثمانَ ما عَمِلَ بعدَ اليوم.' مرتين.

آپ کی فضیلت کے بارے میں قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے فرمایا: 'نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے جبکہ آپ کے ساتھ ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ یہ کانپنے لگا تو آپ نے فرمایا: 'احد، ٹھہر جاؤ۔' میرا خیال ہے کہ آپ نے اپنا پاؤں اس پر مارا (اور فرمایا:) 'تمہارے اوپر سوائے ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے اور کوئی نہیں ہے۔' ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: 'ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابو بکر کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے۔ ان کے بعد عمر اور پھر عثمان کو۔ پھر ہم اصحاب نبی کو چھوڑ دیتے تھے اور انہیں ایک دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرتے تھے۔

سن چھ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قریش کی جانب اپنا سفیر بنا کر بھیجا۔ ایسا اس وقت ہوا جب قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا تھا۔ آپ نے انہیں قریش کے لیڈروں اور سرکردہ لوگوں کی طرف بھیجا تاکہ وہ انہیں بتائیں کہ آپ جنگ کے لئے نہیں آئے ہیں بلکہ صرف اس گھر کی زیارت کے لئے آئے ہیں اور آپ اس کی حرمت کی تعظیم کرتے ہیں۔ عثمان اپنی جان کو خطرے میں ڈالتے ہوئے مکہ کی طرف نکلے یہاں تک کہ آپ ابو سفیان اور قریش کے لیڈروں کو وہ پیغام پہنچا دیا جو دے کر آپ نے انہیں بھیجا تھا۔ جب عثمان انہیں (قریش کے لیڈروں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دے کر فارغ ہوئے تو انہوں نے ان سے کہا: 'اگر تم اس گھر کا طواف کرنا چاہو تو کر لو۔' آپ نے فرمایا: 'میں اس وقت تک ایسا نہ کروں گا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف نہ کر لیں۔'

آپ کی مالی قربانی: خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اسلام کی نصرت اور اس کے کلمے کو بلند کرنے کے لئے خوبصورت مثالیں قائم کیں۔ جب بھی کوئی مشکل آتی یا پکارنے والا جہاد کی طرف بلاتا تو آپ مسلمانوں میں سب سے زیادہ سخی ہوتے۔ ترمذی نے عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا: عثمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ۱۰۰۰ دینار لے کر اس وقت آئے جب آپ جیش عسرت کی تیاری کر رہے تھے اور انہیں آپ کے کمرے میں بکھیر دیا۔ عبد الرحمن نے کہا: 'میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے حجرے میں انہیں پلٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے: 'آج کے بعد عثمان کو ان کا کوئی عمل نقصان نہ دے گا۔'

چیلنج! مبنی اور غیر منصرف اسماء کے اعراب کو کیسے ظاہر کیا جاتا ہے؟

(۱) ایک ایسی جنگی مہم جس میں مسلمانوں کو شدید تنگدستی کا سامنا کرنا پڑا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أُحُدْ	احد، مدینہ کا ایک پہاڑ	مُخاطِرًا	خطرہ مول لیتے ہوئے	جَهَّزَ	اس نے سامان تیار کیا
نَعدِلُ	ہم برابر سمجھتے ہیں	طِفْ	طواف کر لو	العُسرَةِ	تنگی
نُفَاضِلُ	ہم فضیلت دیتے ہیں	تَضحِيَة	قربانی	نَثَرَ	اس نے پھیلا دیا
مُعَظِّمًا	تعظیم کرنے والا	أروَعُ	سب سے اچھا لگنے والا	يُقَلِّبُهَا	وہ اسے پلٹتا ہے
حُرمَتِهِ	اس کی حرمت	يَجِدُّ	اس نے سنجیدگی سے لیا	ضَرَّ	وہ نقصان دیتا ہے

ومن مَآثِرِهِ – رضي الله عنه – أنّه حَفَرَ بِئْرَ رُومَةَ فعَن النبي صلى الله عليه وسلم قال: 'مَن يَحفِرُ بئرَ رومةَ فلهُ الْجَنَّةُ.' فحفرها عثمانُ رضي الله عنه وجَعَلَها للمسلمين.

البَيعَةُ لِعثمانَ بالْخَلافةِ: لَما طُعِنَ عمرُ بن الخطاب رضي الله عنه بيَدِ أبي لؤلؤة الْمَجُوسِي، طَلَبَ بعضُ المسلمين مِنهُ أن يَعهَدَ بالخلافةِ لِمَن يَرتَضِيهِ ويَختارُهُ. فتَرَدَّدَ عمرُ ثُم قال: 'إن استَخلَفْتُ فقَد استخْلَفَ من هُوَ خَيْرٌ منّي وإن أترُكَ فقد تَرَكَ مَن هو خيْرٌ منّي.' ثُم ذَكَرَ عمرُ رضي الله عنه سِتَّةَ رِجالٍ كانوا يَتَمَيَّزُونَ بِحُبِّ الرسولِ صلى الله عليه وسلم لَهُم ورَضَاهُ عَنهُم أكثَرُ مِن غيْرِهِم وهُم: عليٌّ، وعثمانُ بن عفّانٍ، وعبدُ الرحْمنِ بن عوفٍ، وسعدُ بن أبي وقاصٍ، والزبير بن العوام، وطلحة بن عبيد الله. وطلب إليهم أنْ يَجتَمِعُوا بعدَ وفاتِهِ لِيَختَارُوا واحدا منهم. وقد اجتَمَعَ هَؤُلاءِ النفرِ بعدَ وفاةِ عمرَ، وانتَهَى الرأي الأخِيْر إلى اختِيَارِ عثمانَ رضي الله تعالى عنه فبَايَعَهُ المسلمونَ بالإجْمَاعِ.

أهم أعماله: أولا: جَمعُ المسلمين فِي قِرَاءَةِ القرآنِ على حَرفِ قُرَيشَ. انتَشَرَ الإسلامُ وعَمَّتِ الفُتُوحَاتُ الإسلاميةُ ودخل فِي الإسلام أقوامٌ مِن غيْرِ العَرَبِ فخَشَي بعضُ أصحابِ رسولِ الله صلى الله عليه و سلم مِن اختِلافِ الناسِ فِي قراءة القرآن أو تَحريفِ شيءٍ من القرآن لفظاً أو أداءً. فقَدْ قَدِمَ حذيفةُ بنُ اليَمان على عثمانَ، وكان حذيفةُ يُغازِي أهلَ الشامِ فِي فتح أرمينِيَا وأذربيجان مَعَ أهلِ العِرَاقِ. فأفزَعَ حذيفةُ اختلافَهم فِي القراءةِ. فقال حذيفةُ لعثمان: 'يا أمِيْرَ المؤمنينَ! أدرِكْ هذِهِ الأُمَّةَ قبلَ أن يَختَلِفُوا فِي الكتابِ اختلافَ اليهودِ والنَّصَارى.' فأرسَلَ عثمانُ إلى حَفصَةَ أن أرسِلِي إلينا بالصحُفِ نَنسِخُهَا فِي الْمُصَاحِفَ ثُم نَرُدُّهَا إليك. فأرسَلَتْ بِها حفصةُ إلى عثمانَ.

آپ کی قربانیوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے بئر رومہ کا کنواں کھدوایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: 'جو بئر رومہ کا کنواں کھدوائے گا، اس کے لئے جنت ہے۔' عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے کھدوا کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔

عثمان کی بیعت خلافت: جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ابو لؤلؤۃ مجوسی کے ہاتھوں زخمی ہو گئے تو بعض مسلمانوں نے ان سے مطالبہ کیا کہ وہ خلافت کے لئے جسے پسند اور منتخب کریں، مقرر کر جائیں۔ عمر کو تردد ہوا، پھر انہوں نے کہا: 'اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کروں تو خلیفہ تو انہوں نے بھی مقرر کیا جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی ابو بکر) اور اگر میں چھوڑ دوں تو یہ معاملہ انہوں نے چھوڑ دیا جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے چھ افراد کا ذکر کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے محبت اور رضامندی کے باعث دوسروں سے ممتاز تھے۔ یہ علی، عثمان بن عفان، عبد الرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم تھے۔ آپ نے ان سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کی وفات کے بعد اکٹھے ہو کر اپنے میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کر لیں۔ یہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اکٹھے ہوئے اور آخری رائے عثمان رضی اللہ عنہ کے انتخاب پر مکمل ہوئی۔ اس کے بعد مسلمانوں نے اتفاق رائے کے ساتھ آپ کی بیعت کر لی۔

آپ کے اہم اقدامات

اول مسلمانوں کو قریش کے لہجے پر قرآن پڑھنے پر جمع کرنا: اسلام پھیل رہا تھا اور فتوحات اسلامیہ عام ہو چکی تھیں۔ اسلام میں غیر عرب قومیں داخل ہو رہی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کو خوف ہوا کہ کہیں قرآن کی قراءت کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے یا قرآن میں سے کسی لفظ میں یا اس کی ادائیگی میں تبدیلی ہو جائے۔ حذیفہ بن یمان عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس آئے جبکہ حذیفہ اہل شام کے ساتھ آرمینیا اور آذربائیجان کے علاقوں میں اہل عراق کے خلاف جنگ کر کے آئے تھے۔ حذیفہ کو ان کی قراءت کے باعث خوف ہوا تو انہوں نے عثمان سے کہا: 'امیر المومنین! اس امت کا خیال کیجیے قبل اس کے کہ یہ یہود و نصاری کی طرح کتاب میں اختلاف کرنے لگیں۔' عثمان نے حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ (قرآن کی اوریجنل) صحیفہ بھیج دیں تاکہ ہم اس سے مزید کاپیاں تیار کر کے یہ آپ کو واپس کر دیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اسے عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَآثِرِهِ	اس کے شاندار اعمال	استَخلَفَ	اس نے خلیفہ مقرر کیا	يُغازِي	وہ جنگ کرتا ہے
حَفَرَ	اس نے کھودا	النفرِ	گروہ	نَنسِخُ	ہم نسخہ تیار کرتے ہیں، نقل کرتے ہیں
يَرتَضِي	وہ مطمئن ہوتا ہے	عَمَّتِ	یہ عام ہو گیا	مُصَاحِفَ	قرآن کی کاپیاں یا نسخے
تَرَدَّدَ	اس نے تردد کیا	تَحريفِ	تبدیلی کرنا		

وأمَرَ عثمانُ بِنَسخِ القرآن بِلِسَانِ قُرِيشٍ حتّى إذا نُسِخَتِ الصحفُ فِي المصاحفِ، أرسَلَ إلى كُلِّ أُفُقٍ بِمُصحَفٍ مِما نَسَخَ وأمَرَ بِمَا سَوَاهُ من القرآنِ فِي كل صَحِيفَةٍ أو مُصحَفٍ أنْ يَحرِقَ.

ثانيًا: تَأسِيسُ البَحرِيَّةِ الإسلامية: استَأذَنَ مُعَاوِيَةُ بنُ أبِي سُفيَانَ رضي الله عنه والِيُ الشَّامِ الْخَلِيفَةَ عثمانَ رضي الله عنه فِي تأسيسِ أسطُولٍ بَحرِيٍ لِصَدِّ غَارَاتِ الأسطُولِ البِيزَنطِي[1] على سَوَاحِلِ الشام ومصرَ فأذِنَ لَهُ. فأعَدَّ معاويةُ أسطولًا قويًا تُمكِنُ به مِن فَتحِ جَزِيرَتَي قَبْرَصَ[2] ورُودَسَ[3] فِي البَحرِ الْمُتَوَسَّطِ[4] كما نَازَلَ الأسطولُ الإسلاميُّ الأسطولَ البيزنطي عام 34هـ فانتَصَرَ عليه فِي معرَكَةِ ذاتِ الصَّوَارِي قُربَ الإسكندَرِيَّةِ[5] مَعَ أن الأسطولَ البيزنطي كان أكثر عددًا وتَجهِيزًا من الأسطولِ الإسلامي وعُرِفَت الْمعركةُ بِهذا الاسمِ 'ذاتُ الصواري' لأنّ صَوَارِيَّ سُفُنُ المسلمين والروم رَبطَت بَعضُها بِبَعضٍ.

الفتوحاتُ الإسلامية فِي عهدِ الْخليفة عثمان بن عفان رضي الله عنه

فتحُ الْمَغرِبِ[6] وبِلادُ النُّوبَةِ[7]: زَحَفَتْ جيوشُ المسلمينَ فِي عهدِ عثمان بن عفان رضي الله عنه إلى بلاد النوبة جُنُوبَ مصرَ. وتَمَكَّنُوا مِن فتحِهَا وضَمِّهَا إلى الدولةِ الإسلاميةِ كما تَابَعَ المسلمونَ فُتُوحَاتَهُم فِي بلادِ الْمَغرِبِ ونَشَرُوا الدعوةَ الإسلاميةَ فِي انْحائِهَا ووصَلَتْ جُيُوشَهُم إلى سُهُولِ تُونَسَ واصطَدَمُوا مع قُوَّاتِ الرومَ فِيها وهَزَمُوهُم وأصبَحَتْ الْمنطَقَةُ كلها من بَرقة إلى تونس[8] خاضِعَةً للدولَةِ الإسلامية فِي عهدِ عثمان رضي الله عنه.

عثمان رضی اللہ عنہ نے قریش کی زبان کے مطابق قرآن کی کاپیاں تیار کروائیں اور اسے صحیفوں میں نقل کروایا۔ پھر آپ نے ہر سمت میں ایک مصحف بھیج دیا اور حکم دیا کہ اس کے علاوہ ہر کاغذ یا مصحف جس میں قرآن لکھا ہو، جلا دیا جائے۔

دوم، اسلامی بحری فوج کی تاسیس: شام کے گورنر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ سے بحری بیڑے کو تیار کرنے کی اجازت مانگی تاکہ آپ شام اور مصر کے ساحلوں پر بازنطینی بیڑے کے حملوں کا دفاع کر سکیں۔ آپ نے انہیں اس کی اجازت دے دی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک طاقتور بیڑہ تیار کیا جس کی مدد سے بحیرہ روم میں قبرص اور رہوڈز جزائر کی فتح ممکن ہو سکی۔ اسی طرح ۳۴ھ میں اسلامی بیڑے کی بازنطینی بیڑے سے مدبھیڑ ہوئی اور اس نے اسکندریہ کے قریب ذات صواری کے معرکے میں فتح پائی، اگرچہ اس میں بازنطینی بیڑا اسلامی بیڑے کی نسبت تعداد اور تیاری میں بہتر تھا۔ اس معرکے کو ذات الصواری کا نام اس لئے دیا گیا کہ مسلمانوں اور رومیوں کے جہازوں کے مستول ایک دوسرے میں پھنس گئے تھے۔

خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتوحات اسلامیہ

شمالی افریقہ اور نوبیہ کے ممالک کی فتح: عہد عثمان میں مسلمانوں کے لشکر مصر کے جنوب میں نوبیہ کی طرف بڑھے۔ وہ اس کی فتح میں کامیاب رہے اور انہوں نے اسے اسلامی ریاست کا حصہ بنالیا۔ اسی طرح بعد میں مسلمان شمالی افریقہ کے شہروں میں فتوحات حاصل کرتے گئے اور اسلام کی دعوت اس کے اطراف میں پھیلتی چلی گئی۔ ان کے لشکر تیونس کے میدانی علاقوں تک جا پہنچے۔ یہاں ان کا مقابلہ رومی افواج سے ہوا جس میں انہوں نے انہیں شکست دی اور برقہ سے لے کر تیونس تک پورا علاقہ عہد عثمان میں اسلامی ریاست کے آگے سرنگوں ہو گیا۔

ان الفاظ کے اردو نام یہ ہیں: (۱) بازنطینی۔ (۲) قبرص یا سائپرس۔ (۳) جزیرہ رھوڈز۔ (۴) بحیرہ روم۔ (۵) اسکندریہ۔ (۶) شمالی افریقہ کے ممالک جیسے لیبیا، الجزائر اور مراکش۔ (۷) نوبیہ۔ سوڈان کا ایک صوبہ۔ (۸) تیونس۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَأسِيسُ	بنیاد رکھنا	غَارَاتِ	حملے	زَحَفَتْ	وہ اس میں اترتے چلے گئے
البَحرِيَّةَ	نیوی، بحری فوج	سَوَاحِلَ	ساحل کی جمع	تَمَكَّنُوا	وہ کامیاب ہو گئے
والِيُ	گورنر	صَوَارِيَّ	کشتیوں کے مستول	انْحَائِهَا	اس کی اطراف
أسطُولٍ	بحری بیڑہ	سُفُنِ	سفینہ کی جمع، کشتیاں	سُهُولِ	میدانی علاقے
لِصَدِّ	دفاع کے لئے	رَبِطَت	وہ بندھ گئی	اصطَدَمُوا	وہ ٹکرائے

فتحُ بلادِ فَارِس: امتَدَتْ رُقعَةُ الدولةُ الإسلامية فِي عهد الْخليفة عثمان رضي الله عنه حتّى وَصَلَتْ شَرقًا إلى بَحرِ قَزوِينَ[1] آسِيَا[2] ومَا زَالَ المسلمونُ يُطَارِدُونَ مَلِكَ الفُرُسِ 'يزد جرد' حتّى قُتِلَ فِي بَلَدِهَ مَرُو[3] مِن بِلاد فارس وانتَهَتْ بِمَوتِهِ دولةُ فارس.

استِشهَادُ الْخليفةِ عثمان رضي الله عنه

كان الخليفةُ عثمان رضي الله عنه ذَا صِفَاتِ كرِيْمَةٍ وأخلاقٍ فاضِلَةٍ، فقد كان لَيِّنًا رَحِيمًا وعُطُوفًا كرِيْمًا فطَمَعَ فِيه أصحابُ الأَنفُسِ الضَعِيفَةِ والكارِهُونَ لدينِ الله القَوِيْمِ فمن هؤلاء: عبد الله بنُ سَبَأ وهُوَ يَهُودِيٌّ أسلَمَ زَمَن عثمانَ نِفَاقًا. فبَدَأَ يُطُوفُ فِي بُلدَانِ المسلمينَ وكان كُلَّمَا وَصَلَ إلى بَلَدٍ يَحكِي كَذِبًا عن ظُلمِ عثمانَ لِلبَلَدِ الآخِرِ حتّى تَرَكَ كُلُّ قَطرٍ يَظُنُّ أنّه بِخَيْرٍ وأنه أفضَلُ حَالًا مِنَ القَطرِ الآخِرِ.

وأقنَعَهُم أنّ عليًا رضي الله عنه أحَقُّ بالخلافةِ مِن عثمانَ فجَاءَت وُفُودٌ مِنَ البَصرَةِ، والكُوفَةِ، ومِصرَ قائِدُهُم عبد الله بن سبأ. وقابَلَهُم الخليفة عثمان وعلي رضي الله عنهما ووَاعَدَاهُم خيْرًا إذا هُم دَعَوا إلى بلادِهِم. فبَدَأَت هَذِهِ الوُفُودُ بِالْخُرُوجِ من المدينةِ إلا أنّهم رَجَعُوا مرةً أُخرَى إلى المدينة بِحُجَّةٍ أنّ عثمانَ كَتَبَ إلى والِي مصر يَأمُرُهُ أن يَقتُلَ الوفدَ الذي جَاءَ إلى المدينةِ مِن أهلِ مصرَ. وعثمان رضي الله عنه بَرِيءٌ مِن هذا الكِتَابِ وإنّما زُوِّرَ عليه.

ایران کے شہروں کی فتح: خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلامی ریاست کا رقبہ پھیلتا چلا گیا یہاں تک کہ مشرق میں یہ ایشیا میں بحیرہ کیسپین تک جا پہنچا۔ مسلمان ایرانی بادشاہ یزد گرد کا تعاقب کر[illegible] سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔

چیلنج! کسی اسم کو کن کن صورتوں میں نصب دی جاتی ہے؟ ایک فہرست تیار کیجیے۔

خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت

خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ صفات کریمہ اور اخلاق فاضلہ کے مالک تھے۔ آپ نرم، رحم دل، ہمدرد اور کریم تھے۔ بعض کمزور شخصیت کے مالک افراد اور اللہ کے سیدھے دین سے نفرت کرنے والوں میں لالچ پیدا ہوا۔ ان میں عبد اللہ بن سبا شامل تھا جو کہ ایک یہودی تھا۔ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں منافقانہ طور پر اسلام لایا۔ اس کے بعد اس نے مسلمانوں کے شہروں میں گردش کرنا شروع کی۔ وہ جہاں پہنچتا وہاں وہ دوسرے شہر میں عثمان رضی اللہ عنہ کے ظلم کی جھوٹی داستانیں سناتا۔ یہاں تک کہ ہر علاقے کے لوگ خیال کرنے لگے کہ وہی اچھے ہیں اور وہ دوسرے علاقے کے لوگوں سے حالات میں بہتر ہیں۔

اس نے انہیں قائل کیا کہ علی رضی اللہ عنہ عثمان کی نسبت خلافت کے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ بصرہ، کوفہ اور مصر سے وفود آ گئے جن کا قائد عبداللہ بن سبا تھا۔ ان کا سامنا خلیفہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہما نے کیا اور ان دونوں نے ان سے بھلائی وعدہ کیا اور انہیں اپنے شہروں کو واپس جانے کا کہا۔ یہ وفود مدینہ سے نکلنا شروع ہو گئے مگر دوبارہ مدینہ کی طرف واپس آئے۔ ان کے پاس یہ دلیل تھی کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے مصر کے گورنر کو خط لکھ کر حکم دیا ہے کہ اہل مصر کا جو وفد مدینہ آیا تھا، اسے قتل کر دیا جائے۔ جبکہ عثمان رضی اللہ عنہ اس خط سے بری تھے۔ یہ محض آپ کی طرف غلط طور پر منسوب کیا گیا تھا۔

(۱) بحیرہ کیسپین۔ ایران کے شمال میں دنیا کی سب سے بڑی جھیل۔ (۲) ایشیا۔ (۳) مرو۔ بحیرہ کیسپین کے قریب ایک شہر۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
امتَدَتْ	یہ پھیل گیا	القَوِيْمِ	سیدھا	أقنَعَ	اس نے جوش دلایا
رُقعَةُ	علاقہ، رقبہ	نِفَاقًا	منافقانہ انداز میں	قابَلَ	اس نے سامنا کیا
يُطَارِدُونَ	وہ تعاقب کرتے ہیں	يُطُوفُ	وہ گردش کرتا ہے	وَاعَدَا	ان دونوں نے وعدہ کیا
عُطُوفًا	ہمدردی رکھتے ہوئے	بُلدَانِ	شہر، بلد کی جمع	حُجَّةٍ	دلیل
كارِهُونَ	ناپسند کرتے ہوئے	قَطرٍ	سمت	زُوِّرَ عليه	اس پر جھوٹ گھڑا گیا

سبق 3 : سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

وكان حَامِلُ هذا الكتاب الْمُزَوَّرُ يَسِيْرُ عَلَى مَقرَبَةٍ من أهلِ مصرَ يَتعَرَّضُهُم حتّى قالوا له: 'ما لك؟ إنّ لك لأمرًا ما شَأنُكَ؟' فقال: 'أنا رَسُولُ أميرِ المؤمنين إلى عامِلِه بِمصرَ.' ففَتَّشُوهُ فإذا هم بالكِتابِ الْمُزَوَّرِ. وواضِحٌ أنّ هذا الرجلَ كان قاصِدًا أن يُعْرفَ فرَجَعُوا إلى عثمانَ وطَلَبَ عثمانُ التَحقِيقَ فِي هذا الكتاب إلا أنّهم أبَوا وقالوا: 'قد أحَلَّ اللهُ دَمَكَ وأحَاطَ الثَّوّارُ بَيتَ عثمانَ وقَد حَاوَلَ كثِيْرٌ مِنَ الصَحَابَةِ وأبنَائِهِم الدِفَاعَ عن عثمانَ إلا أنّه كان يُقسِمُ عليهم أن يُلقُوا سُيُوفَهُم.

وهَجَمَ الثوارُ على الخليفة فضَرَبَهُ رَجُلٌ مِصرِيٌّ من بني سَدُوسٍ يقال له: جَبْلة أي الرجل الأسود بِسَيفٍ وهو يقرَأُ القرآنَ فَاتَّقَاهُ عثمان رضي الله عنه بَيَدِهِ، فقَطَعَهَا والْمُصحَفُ بين يَدَيهِ فَنَضَخَ الدَّمُ على قولِه تعالى: 'فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللهُ وهُوَ السَّمِيعُ العليمُ' فسَقَطَ الْمصحفُ[1] مِن يدِه فقال عثمان: 'أمّا واللهِ إنّها لأولُ كَفٍّ خَطَّتِ الْمُفَصَّلَ.

وذَلِكَ أنّه كان مِن كُتُبَةِ الوَحيِ وهو أولُ مَن كَتَبَ الْمُصحَفَ من إملاءِ رسولِ الله صلى الله عليه و سلم. فجَاءَتْ زَوجَتُهُ نَائِلَةُ تَحجِزُ عنه فتعَمَّدَهَا أحدُ الْمُجرِمِيْنَ فضَرَبَ يَدَهَا فقَطَعَ أصَابِعَهَا. ثُم ضَرَبَ عثمانَ فقَتَلَهُ. وكان استِشهَادُهُ رضي الله عنه يومَ الْجُمُعَةِ الثامن عَشَرَ من ذي الْحَجَّةِ عام 35هـ. فرَحِمَ اللهُ أميرَ الْمُؤمنين رحْمَةً واسِعَةً وجزاه عن الإسلام والمسلمين خير الجزاء.

اس جعلی خط کو لے جانے والا جب اہل مصر کے قریب سے گزرا تو انہوں نے اسے روکا اور پوچھا: 'یہ کیا ہے؟ ہمیں بتاؤ تمہارا معاملہ کیا ہے؟' اس نے کہا: 'میں امیر المومنین کا قاصد ہوں اور مصر میں ان کے گورنر کی طرف جا رہا ہوں۔' انہوں نے اس سے تفتیش کی تو جعلی خط دیکھ کر وہ حیران رہ گئے۔ یہ واضح (سازش) تھی کہ اس شخص کو قاصد کے طور پر پہچانا جائے۔ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف پلٹے۔ عثمان سے اس خط کی تحقیق کرنے کو کہا تو انہوں نے انکار کیا اور بولے: 'اللہ نے آپ کا خون حلال کر دیا ہے۔ ان باغیوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کی اولاد میں سے بہت سے لوگ آپ کا دفاع کرنے آئے تو آپ نے انہیں قسم دے کر کہا کہ وہ اپنی تلواریں (نیام میں) ڈال لیں۔

باغیوں نے خلیفہ پر حملہ کیا اور بنو سدوس کے ایک مصری شخص، جسے جبلہ یعنی سیاہ شخص کہا جاتا تھا، نے آپ پر تلوار سے اس وقت ضرب لگائی جب آپ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے روکا تو یہ کٹ گیا جبکہ مصحف آپ کے ہاتھوں میں تھا۔ خون اللہ تعالی کے اس ارشاد پر گرا: 'عنقریب اللہ تمہارے لئے کافی ہو گا اور وہی سمیع و علیم ہے۔' مصحف عثمان کے ہاتھ سے گر گیا تو انہوں نے کہا: 'اللہ کی قسم! یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے مفصل کی سورتیں لکھی تھیں۔'

ایسا اس وجہ سے تھا کہ آپ کاتبین وحی میں سے تھے اور ان میں سے پہلے تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی املاء سے مصحف لکھا تھا۔ آپ کی بیوی نائلہ رضی اللہ عنہا آپ کو بچانے آئیں تو ان مجرموں میں سے ایک آگے بڑھا اور اس نے آپ کے ہاتھ پر ضرب لگا کر آپ کی انگلیاں کاٹ ڈالیں۔ پھر اس نے عثمان رضی اللہ عنہ پر ضرب لگا کر آپ کو شہید کر دیا۔ آپ کی شہادت جمعہ ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو ہوئی۔ اللہ امیر المومنین پر وسیع رحمت فرمائے اور آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی جانب سے بہترین جزا دے۔

(۱) لفظ 'مصحف' کا معنی ہے قرآن کا کوئی نسخہ۔ یہ قرآن کا متبادل نہیں ہے۔ یہ کسی خاص نسخے کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْمُزَوَّرُ	جھوٹا، جعلی	الثَّوّارَ	باغی	نَضَخَ	وہ بہہ کر گرا
مَقرَبَةٍ	شارٹ کٹ	حَاوَلَ	اس نے کوشش کی	فَسَيَكفِيكَ	تو عنقریب وہ تمہیں کافی ہو گا
يَتَعَرَّضُ	وہ سامنا کرتا ہے	يُقسِمُ عليهم	اس نے انہیں قسم دی	خَطَّتِ	اس نے لکھا
فَتَشُوا	انہوں نے تفتیش کی	أن يَلقُوا	کہ وہ ملیں	الْمُفَصَّل	سورہ ق سے الناس تک سورتیں
دَمَكَ	تمہارا خون	هَجَمَ	اس نے حملہ کیا	تَحجِزُ عنه	اس نے اسے بچایا
أحَاطَ	اس نے گھیرا	اتَّقَاهُ	اس نے اس کا دفاع کیا	فتَعَمَّدَهَا	تو وہ اسے قتل کرنے آیا

علی بن أبي طالب رضي الله عنه (35 – 40 هـ)

نسبه: هو عَلِيُّ بنُ أَبِي طَالِبٍ ابنُ عَمِّ رسولِ الله صلى الله عليه وسلم وزَوجُ ابنَتِهِ فَاطِمَةَ رضي الله عنها. وهو رَابِعُ الْخلفاءِ الراشدينَ وأحدُ العَشَرَةِ الْمُبَشَّرِينَ بِالْجَنَّةِ. وُلِدَ قبلَ البِعثَةِ بعشرِ سِنِيْنَ. ويُلَقَّبُ علي رضي الله عنه بأَبِي السِبطَيْنِ يعنِي الْحَسَنَ والْحُسَيْنَ ويُكَنَّى أبا الحسن ولَقَّبَهُ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم بأَبِي تُرَابٍ. فقد رَوَى البخاري أنّ عليًا دخل على فاطمةَ ثُم خَرَجَ فَاضْطَجَعَ فِي المسجد فقال النبي صلى الله عليه وسلم: 'أين ابنُ عَمِّكِ؟' قالت: 'فِي المسجدِ.' فخرج إليه فوَجَدَ رِدَاءَهُ قد سَقَطَ عن ظَهرِهِ وخَلَصَ الترابُ إلى ظَهرِهِ. فجعل يَمسَحُ التراب عن ظهره فِيقول: اجْلِسْ يا أبا تراب. مرتين.

إسلامه: كان عليٌ رضي الله عنه أوَّلَ مَن أسلم مِنَ الصِّبيَانِ وكان يَعِيشُ فِي كَنَفِ الرسولِ صلى الله عليه وسلم فقد كَفَّلَهُ وتَوَلَّى تَربِيَتَهُ لِيُخَفِّفَ عَن عَمِّهِ شَيئًا مِن مُؤْوْنَةِ العَيَالِ. وحِينَمَا بُعِثَ الرسولُ صلى الله عليه وسلم كان عليٌ لا يزالُ فِي حُجرِهِ فدَعَاهُ إلى الإسلامِ فآمن به وصَدَّقَهُ وكان له مِنَ العُمرِ ثَمَانِي أو عَشَرَ سنين.

صفاته الخلقية: كان رضي الله عنه عَالِمًا ذَكِيًّا أُشتُهِرَ بالفَصَاحَةِ والشُّجَاعَةِ والْمَرُوءَةِ والوَفَاءِ واحتِرَامِ العُهُودِ. وكان يَستَوحِشُ مِنَ الدنيا وزَهرَتِها ويَأنَسُ بِاللَّيلِ ووَحشَتِهِ ويُعجِبُهُ مِنَ اللباسِ ما قَصَرَ ومِن الطعامِ ما خَشُنَ. وكان يُعظِّمُ أهلَ الدينِ ويُقرِّب الْمساكينَ وكان يُخَاطِبُ الدنيَا فِيقُول: 'عُمرُكَ قَصِيْرٌ ومَجلِسُكَ حَقِيْرٌ وخَطَرُكَ قَلِيلٌ. آه آه! من قِلَّةِ الزَّادِ وبُعْدِ السَفَرِ ووَحشَةِ الطَّرِيقِ.'

آپ کا سلسلہ نسب: آپ علی بن ابی طالب ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا زاد بھائی اور آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ہیں۔ آپ خلفاء راشدین میں سے چوتھے ہیں اور ان دس صحابہ میں سے ایک ہیں جنہیں جنت کی بشارت دی گئی۔ آپ بعثت سے دس سال پہلے پیدا ہوئے۔ علی رضی اللہ عنہ کو دونواسوں یعنی حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے والد کا خطاب دیا گیا۔ آپ کی کنیت ابو الحسن تھی۔ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو تراب کا خطاب دیا۔ بخاری نے روایت کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں داخل ہوئے، پھر باہر نکل کر مسجد میں سو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: 'تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟' انہوں نے عرض کیا: 'مسجد میں۔' آپ باہر نکلے تو دیکھا کہ چادر ان کی کمر سے الگ ہو کر گر گئی ہے اور مٹی سیدھی آپ کی پیٹھ کو لگ رہی ہے۔ آپ نے دو مرتبہ فرمایا: 'اٹھ جاؤ، ابو تراب!'

آپ کا قبول اسلام: علی رضی اللہ عنہ بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے تھے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر کفالت رہتے تھے اور آپ نے ان کی کفالت اور تربیت کیا کرتے تھے تاکہ اہل و عیال کی کفالت کے لئے اپنے چچا سے کچھ بوجھ کم کر سکیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو علی رضی اللہ عنہ آپ کے کمرے میں تھے۔ آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو وہ ایمان لے آئے اور آپ کی تصدیق کی۔ اس وقت آپ کی عمر آٹھ یا دس سال تھی۔

آپ کی اخلاقی صفات : آپ رضی اللہ عنہ بڑے عالم اور ذہین تھے۔ آپ اپنی فصاحت، شجاعت، سخاوت، وفا اور وعدوں کی پابندی کے باعث مشہور تھے۔ آپ دنیا اور اس کی رنگینیوں سے دور رہتے تھے اور رات اور اس کی تنہائی کو پسند کرتے تھے۔ آپ بس کافی لباس اور سادہ کھانے کو پسند فرماتے۔ آپ اہل دین کا احترام کرتے، مساکین سے قربت اختیار کرتے اور دنیا کو مخاطب کر کے کہا کرتے: 'تیری عمر چھوٹی ہے، تیری مجلس حقیر ہے اور تیرا خیال تھوڑا ہے۔ آہ! آہ! زادراہ کم ہے، سفر دور ہے اور راستہ وحشت زدہ ہے۔'

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
السِبطَيْنِ	دونواسے	كَنَفِ	کفالت	يَسْتَوحَشُ	اسے وحشت ہوتی ہے
تُرَابٍ	مٹی	كَفَّلَ	اس نے کفالت کی	يَأنَسُ	وہ پسند کرتا ہے
اضْطَجَعَ	وہ کروٹ پر لیٹا	لِيُخَفِّفَ	تاکہ وہ ہلکا کرے	زَهرَتِها	اس کے پھول، رنگ، مزا
خَلَصَ	یہ اس تک براہ راست پہنچا	مُؤْوْنَة	تعاون	وَحشَة	تنہائی
الصِّبيَانِ	بچے	حِينَمَا	اس وقت	خَشُنَ	وہ کھردرا ہوا

سبق 3 : سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

فضله: فَضَائِلُ علي رضي الله عنه كثيْرةٌ منها: قولُ النبِي صلى الله عليه وسلم: 'أنتَ منّي وأنا مِنكَ.' وقولُ عمرَ بن الخطاب رضي الله عنه: 'تُوُفِّي رسولُ الله صلى الله عليه وسلم وهو عَنهُ راض.' وفِي غزوةِ خَيبَرَ حِينَمَا استعصَى على المسلمينَ حِصْنَانِ، قال النبِي صلى الله عليه وسلم: 'لأُعطِيَنَّ الرَّايَةَ غَدًاً رجلا يَفتحُ الله على يَدَيهِ.' قال فبَاتَ الناسُ يَدُوكُونَ لَيلَتَهُم أيُّهُم يُعطَاهَا. فلمّا أصبَحَ الناسُ غدوًا على رسولِ الله صلى الله عليه وسلم كلهم يَرجُو أن يُعطَاها، فقال: 'أين عليُّ بن أبي طالب؟' فقالوا: 'يَشتَكِي عَينَيهِ يا رسولَ الله!' قال: 'فأرسِلُوا إليهِ.' فَأتُونِي به، فلمّا جاءَ بَصَقَ فِي عينيه، ودعَا له. فبَرَأَ حتّى كأن لَم يَكُن به وَجعٌ فأعطاه الرايةَ ففتح الله عليه. تضحيته بنفسه: كان علي رضي الله عنه كأفَاضِلِ الصحابةِ لا يُبَالِي حين يُقَدِّم أيَّ شيءٍ فِي سبيل هذه الدعوةِ فقد ضَحَّى بنَفسِهِ ومالِه، فهو رضي الله عنه أوّلُ مَن فَدَى بِنَفسِهِ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم فقد نَامَ فِي فِرَاشِ الرسولِ صلى الله عليه وسلم ليلةَ الْهِجرَةِ مع أنّه يَعلَمُ أنّ المشركينَ قد اتَّفَقُوا على قَتلِ رسولِ الله صلى الله عليه و سلم واشتَرَكَ فِي جَمِيعِ الغَزَوَاتِ عَدَا غزوةِ تُبُوكَ. خلافته: بعدَ مَقتَلِ عثمانَ رضي الله عنه اختارَهُ المسلمونَ أميْرًا لَهم فلم يَقبَلْ وأحَبّ أن يكونَ وزيرًا بَدَلٌ أن يكونَ أميْرًا إلا أنّ الصحابةَ أصَرُّوا عليه للخَلاصِ مِنَ الْمَأزَقِ الذي كانوا فِيه فقد كانَ الثَّوَارُ هُمُ الْمُسيطِرُونَ على زَمَامِ الأمور فِي المدينة بعد قتلهم الخليفة عثمان رضي الله عنه ظلماَ وعدوانًا بَل هَدَّدَ الثوارُ أهلَ المدينةِ بِقَتلِ أهلِ الشُّورَى وكِبَارِ الصحابةِ، ومَن يَقدِرُونَ عليه من دَارِ الْهِجرَةِ إنْ لَم يَجِدُوا أحدًا يُقبِلُ الْخَلافَةَ.

آپ کی فضیلت: علی رضی اللہ عنہ کے فضائل بہت سے ہیں۔ ان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ 'تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔' عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو ان (علی) سے راضی تھے۔' غزوہ خیبر میں جب مسلمانوں کو دو قلعوں کا سامنا کرنا پڑا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'کل میں ایسے شخص کو جھنڈا ضرور دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا۔' لوگوں نے رات اندازہ لگانے میں بسر کی کہ آپ کسے یہ جھنڈا دیتے ہیں۔ جب اگلے دن لوگوں نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امید سے آئے کہ آپ انہیں جھنڈا عطا کریں۔ آپ نے فرمایا: 'علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟' عرض کیا: 'یا رسول اللہ! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔' فرمایا: 'انہیں میرے پاس بھیجو۔' جب وہ اپنی آنکھوں کی تکلیف کے ساتھ آئے تو آپ نے ان کے لئے دعا کی۔ آپ ٹھیک ہو گئے یہاں تک کہ تکلیف جاتی رہی۔ آپ نے انہیں جھنڈا عطا کیا اور اللہ نے آپ کے ہاتھ پر فتح عطا کی۔

آپ کی جانی قربانی: علی رضی اللہ عنہ دیگر بڑے صحابہ کی طرح اس دعوت کے راستے میں کسی چیز کو ترجیح نہ دیتے تھے۔ آپ نے اپنی جان و مال کی قربانی پیش کی۔ آپ وہ پہلے شخص ہیں جس نے اپنی جان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کیا۔ آپ ہجرت کی رات رسول اللہ کے بستر پر سوئے حالانکہ آپ جانتے تھے کہ مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل پر اتفاق کر گئے تھے۔ آپ غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) شامل رہے۔

آپ کی خلافت: عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مسلمانوں نے آپ کو امیر منتخب کر لیا۔ آپ نے اسے قبول نہ کیا پسند کہ آپ امیر کی بجائے وزیر ہوں۔ مگر صحابہ نے اس پر اصرار کیا تاکہ وہ اس تنگی سے نکل آئیں جس میں وہ تھے۔ خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلم اور سرکشی کے ساتھ قتل کرنے کے بعد باغیوں نے مدینہ کے معاملات کی باگ ڈور سنبھال لی تھی۔ بلکہ ان باغیوں نے اہل مدینہ کو دھمکی دی کہ اگر کسی نے خلافت کو قبول نہ کیا تو وہ اہل شوریٰ، بڑے صحابہ اور دار ہجرت میں جو ان کے ہاتھ آیا اسے قتل کر دیں گے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
راض	خوش، راضی	بَصَقَ	اس نے لعاب لگایا	أصَرُّوا	انہوں نے اصرار کیا
استعصَى	اس نے رکاوٹ ڈالی	بَرَأَ	وہ صحت یاب ہو گیا	الْخَلاصِ	چھٹکارا
حِصْنَانِ	دو قلعے	وِجعٌ	تکلیف، انفیکشن	الْمَأزَقِ	تنگی، مصیبت
الرَّايَةَ	جھنڈا	لا يُبَالِي	وہ پرواہ نہیں کرتا ہے	الثَّوَارُ	باغی
يَدُوكُونَ	انہوں نے بات کی	فَدَى	اس نے خطرہ مول لیا	مُسيطِرُونَ	لیڈر، حکم دینے والے
يَشتَكِي	وہ شکایت کرتا ہے	فِرَاشِ	بستر	هَدَّدَ	اس نے دھمکی دی

وقالوا دُونَهُم: 'يا أهلَ المدينة! فقد أَجَّلْنَاكُم يومَيْنِ فواللهِ لَئِن لَم تَفرَغُوا لَنَقتُلَنَّ غَدًا عَلِيًا وطلحةَ والزُّبَيْرَ وأنَاسًا كثِيْرِينَ، ولَما عَزَمَ عليه المهاجرونَ والأنصارُ رَأَى ذلك فَرضًا عليه فانقَادَ إِلَيهِ وفِي يومِ السَّبتِ التاسعَ عشرَ من ذي الْحَجَّةِ خَرَجَ عليٌّ رضي الله عنه إلى المسجد فصَعِدَ الْمِنبَرَ فبَايَعَهُ المهاجرون والأنصارُ وكان مِمن بَايَعَهُ الزبيرُ بنُ العَوَّامِ، وطلحةُ بن عُبيد الله.

أهم أعمالِ علي بن أبي طالب رضي الله عنه بعد تَوَلِّيهِ الْخلافةَ

شاءَ اللهُ تعالى أن تَطُولَ الفتنةُ بعدَ مَقتَلِ عثمانَ رضي الله عنه وتَتَجَدَّدُ أحدَاثُهَا بِمَكر وحِيلِ أعداءِ الإِسلامِ ابتلاءً وامتحانًا للمسلمينَ، فهو سُبحَانَهُ حكيمٌ فِي قَضَائِهِ عليمٌ فِي أقدَارِهِ. فبَعدَ أن بُويَعَ عليٌّ رضي الله عنه بالخلافة قام عليٌّ رضي الله عنه بما يلي: أولًا: عَزَلَ عليٌّ رضي الله عنه أمَرَاءَ عثمانَ الذين يَشتَكِي منهم الناسُ وعَزَلَ أيضا مَن لا يَتَّفِقُ مع سِيَاسَتِهِ. ثانيًا: أَجَّلَ عليٌّ رضي الله عنه مُعَاقَبَةَ قَتلَةِ عثمانَ رِيثَمَا يَستَقِرُّ حُكمُهُ يَجتَمِعُ عليه المسلمونَ فِي البلادِ الأُخرَى. موقف بعض الصحابة رضي الله عنهم مِن هذه الأعمال: استَجَابَ بعضُ الأمَرَاءِ لِهَذَا العَزْلِ ولَم يَستَجِبْ قِسمٌ منهم من بَيْنَهُم أميْرُ الشامَ معاويةُ بنُ أبِي سُفيَانَ رضي الله عنهما مع اعترَافِهِ بِفَضلِ عَلِيٍّ رضي الله عنه وتسلِيمِهِ بِجَلالَةِ قَدرِهِ. وكان سَبَبُ عَدمِ استِجَابَتِهِ رضي الله عنه هو إِصرَارُهُ على ضُرُورَةِ القِصَاصِ من الْمُجرِمِينَ قبلَ البَيعَةِ، وهذا هو بِدَايَةُ الْخَلافِ، وما جَرَى بين عَلِي ومعاوية رضي الله عنهما.

ان کے بعض لوگوں نے کہا: 'اے اہل مدینہ! ہم تمہیں دو دن کی مہلت دیتے ہیں۔ اللہ کی قسم اگر تم اس کام (خلیفہ منتخب کرنے) سے فارغ نہ ہوئے تو کل ہم علی، طلحہ، زبیر اور بہت سے لوگوں کو قتل کر دیں گے۔ جب انہوں نے مہاجرین اور انصار کو مجبور کیا اور انہوں نے دیکھا کہ یہ ان پر مسلط ہو گئے ہیں تو انہوں نے یہ بات مان لی۔ ہفتہ ۲۹ ذوالحجۃ کو علی رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف نکلے۔ آپ منبر پر چڑھے اور مہاجرین و انصار نے آپ کی بیعت کی۔ جن لوگوں نے آپ کی بیعت کی ان میں زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما شامل تھے۔

خلیفہ بننے کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اہم اقدامات

اللہ تعالی چاہتا تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آزمائش طویل ہو۔ اسلام کے دشمنوں کے مکر و فریب کی وجہ سے نئے واقعات ہونے لگے جو کہ مسلمانوں کے لئے ایک مصیبت اور امتحان تھے۔ اللہ سبحانہ اپنے فیصلوں میں صاحب حکمت ہے اور اپنی تقدیر کو بہتر جاننے والا ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی بیعت کے بعد آپ نے یہ اقدامات کیے۔

اول: علی رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ ان گورنروں کو معزول کر دیا جن کی شکایت یہ لوگ کر رہے تھے۔ آپ نے ان کو بھی معزول کر دیا جو آپ کی پالیسی سے متفق نہ تھے۔ دوم: علی رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے قصاص کو اس وقت تک کے لئے موخر کر دیا جب تک کہ آپ کی حکومت مضبوط نہ ہو جائے اور مسلمان دوسرے شہروں میں آپ پر متفق نہ ہو جائیں۔

بعض صحابہ کا ان اقدامات کے بارے میں موقف: بعض گورنروں نے تو یہ معزولی قبول کر لی مگر ان میں سے بعض نے اسے قبول نہ کیا۔ ان میں شام کے گورنر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بھی تھے باوجود اس کے کہ آپ علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور آپ کی جلالت شان کے معترف تھے۔ اس عدم قبولیت کی وجہ آپ کا یہ اصرار تھا کہ بیعت سے پہلے ان مجرموں سے قصاص لینا ضروری ہے۔ یہیں سے اختلاف شروع ہوا جو علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین جاری رہا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أَجَّلْنَا	ہم نے مہلت دی	مَكرٍ وحِيلٍ	مکر و فریب اور حیلہ	رِيثَمَا	اس وقت تک جب
تَفرَغُوا	تم فارغ ہوئے	أعداءُ	دشمن	يَستَقِرُّ	وہ مضبوط ہو جائے
انقَادَ	اس نے پیروی کی	ابتلاءً	آزمائش	اعتِرَاف	اعتراف کرنا
الفتنةُ	انارکی، خانہ جنگی	أقدَارِ	منصوبے، قدر کی جمع	إصرَارُ	اصرار کرنا
تَتَجَدَّدَ	یہ نیا ہو گیا	عَزَلَ	اس نے معزول کیا	القِصَاصِ	قصاص لینا
أحدَاثُهَا	اس کے واقعات	مُعَاقَبَةُ	سزا	بِدَايَةُ	آغاز

(وهذا الإختلافُ) كان مَبنِيًّا على الاجتهَادِ لا مُنَازَعَةَ مِن مُعاوِيَةَ فِي الإِمَامَةِ. لذلك قَرَّرَ أهلُ السُّنَّةِ والْجَمَاعَةِ أنّ كلاهُما مَأجُورٌ لِلمُصِيبِ أجرَانِ وللمُخطِىءِ أجرٌ واحِدٌ. كما قالَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: 'إذا حَكَمَ الْحَاكِمُ فاجتَهَدَ ثُم أصَابَ فله أجران، وإذا حَكم فاجتَهَدَ ثُم أخطَأَ فلَهُ أجر.' (فتح الباري 13/318) وقد نَتَجَ عن استِغلالِ الْحَاقِدِينَ لِهذا الْخلافِ حَربَانِ مُؤسَفَتَانِ بين الْمسلمين دِفَاعًا عمّا يَعتَقِدُهُ كلُّ فريقٍ من الْحَقِّ والصَّوَابِ فكانَت الأولى:

<u>مَعرَكَةُ الْجَمَل 36هـ</u>: وسَبَبُها أنّ عَائِشَةَ رضي الله عنها ومَعَهَا طَلحَةُ والزُّبَيْرُ رضي الله عنهما سَارُوا إلى البَصرَةِ ومعهم كثيرٌ من الناس بِنِيَّةِ تَألِيفِ القُلُوبِ وتَهدِئَةِ الوَضعِ المضطربِ والإصلاحِ بينَ الناسِ حِينَمَا اختَلَفُوا بعدَ استِخلافِ علي رضي الله عنه مُمتَثِلِينَ بذلك قوله تعالى: 'لا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ.' (النساء 4:114)

وبعدَ أن سَمِعَ عليٌّ بِخُرُوجِ عائشةَ رضي الله عنها إلى البصرة خَرَجَ بِجَيشِهِ يُرِيدُ الإصلاحَ أيضًا بِدَلِيلِ قولِه رضي الله عنه عِندما سُئِلَ: 'أيّ شَيءٍ تُرِيدُ؟ وإلى أينَ تَذهَبُ؟' فقال: 'أما الذي نُرِيدُ ونَنْوِي فالإصلاحُ إن قَبِلَ مِنَّا أصحابُ عائشةَ وأجابوا لنا إليه.' قال: 'فإنَ لَم يُجِيبُوا إليه؟' قال: 'نَدعُهُم بِعُذرِهِم ونُعطِيهِم الْحَقَّ ونُسِيرُ.' قال: 'فإن لَم يَرضُوا؟' قال: 'نَدعُهُم مَا تَرَكُونَا.' قال: 'فإنْ لَم يَترُكُونَا؟' قال: امتَنَعْنَا مِنهُم.'...

یہ اختلاف اجتہاد پر مبنی تھا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکومت کے بارے میں اختلاف نہ تھا۔ اسی وجہ سے اہل سنت و جماعت نے طے کیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو اجر ملے گا۔ صحیح رائے والے کو دوہرا اجر اور غلط رائے والے کو اکہرا اجر۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جب حاکم کوئی فیصلہ کرے اور اس میں اجتہاد کرے اور درست رائے تک پہنچ جائے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے اور اگر وہ فیصلہ کے لئے اجتہاد کرتے ہوئے غلطی کرے تو اس کے لئے اکہرا اجر ہے۔' اس اختلاف کے بارے میں ان مجرموں کے استحصال کے نتیجے میں مسلمانوں کے مابین دو افسوسناک جنگیں ہوئیں جس میں ہر فریق یہ اعتقاد رکھتے ہوئے اپنا دفاع کر رہا تھا کہ وہ حق اور درست رائے پر ہے۔ ان میں سے پہلی یہ تھی:

<u>معرکہ جمل ۳۶ھ</u>: اس کا سبب یہ ہوا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بصرہ کا سفر کیا۔ ان کے ساتھ بہت سے لوگ تھے۔ ان کی نیت دلوں کو آرام پہنچانے، اضطراب کو ٹھنڈا کرنے، اور لوگوں کے مابین اصلاح کرنے کی تھی جبکہ وہ علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بعد اختلاف پیدا کر رہے تھے۔ ان کی مثال اللہ تعالی کے اس ارشاد کی تھی: 'ان کی بہت سے خفیہ باتوں میں خیر نہیں ہے سوائے ان لوگوں کے جو (خاموشی سے) صدقہ یا نیکی کی تلقین کرے یا لوگوں میں اصلاح کروانا چاہے۔'

علی رضی اللہ عنہ نے بھی یہ سننے کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ کی جانب اپنے لشکر کے ساتھ نکل گئی ہیں، اصلاح کا ارادہ کیا۔ اس کی دلیل آپ کا یہ ارشاد ہے جو آپ نے اس وقت فرمایا جب یہ سوال کیا گیا: 'آپ کیا چاہتے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں؟' فرمایا: 'جو ہم چاہتے ہیں اور جس کی ہم نیت کر رہے ہیں، وہ اصلاح ہے۔ اگر عائشہ کے ساتھی اسے ہماری جانب سے قبول کر لیں اور اس کا مثبت جواب دیں۔' پوچھا: 'اگر وہ قبول نہ کریں تو؟' فرمایا: 'ہم ان سے اس کی وجہ پوچھیں گے، انہیں حق دیں گے اور چلے جائیں گے۔' پوچھا: 'اگر وہ نہ مانیں تو؟' فرمایا: 'ہم ان سے کہیں گے کہ وہ ہمیں چھوڑ دیں۔' پوچھا: 'اگر وہ ہمیں نہ چھوڑیں؟' فرمایا: 'ہم ان سے خود کو روکیں گے (یعنی ان پر حملہ نہ کریں گے)۔'

آج کا اصول: اگر عربی میں آپ کو یہ بیان کرنا ہو کہ 'پہلا۔۔۔ مگر دوسرا' تو اس کے لئے الفاظ أحَدُهُما... والآخِرُ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنْ الآخَرِ (تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کر لی گئی مگر دوسرے کی قربانی قبول نہ کی گئی۔)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُنَازَعَةَ	باہمی اختلاف	نَتَجَ	اس کا نتیجہ نکلا	تَهدِئَةِ	ٹھنڈا کرنا
قَرَّرَ	اس نے فیصلہ کیا	استِغلالِ	استحصال	مضطرب	مضطرب
مَأجُورٌ	جسے اجر ملے	حَاقِدِينَ	مجرمانہ ذہنیت والے	مُمتَثِلِينَ	ملتے جلتے، مماثل
اِلمُصِيبِ	درست رائے والا	مُؤسَفَتَانِ	دو افسوسناک	نَجْوَاهُمْ	ان کی خفیہ گفتگو
المُخطِىء	خطا کرنے والا	تَألِيفِ القُلُوبِ	دلوں کو اطمینان دینا	نَنْوِي	ہم نیت کرتے ہیں

سبق 3 : سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

فَنَعِمَ إذَن ودَارَ الْحِوَارُ والتَفَاهُم بَينَهُ وبَينَ عائشةَ رضي الله عنها ومن معها. وبَاتَ الْجَيشانِ بِخيرٍ ليلةً. ولكن أهلُ الفتنةِ عبدُ الله بنُ سَبَأ ومن معه خَافُوا على أنفسِهم من الاتفَاقِ بين الطرفَيْنِ فقَامُوا مع الفَجرِ وانقَسَمُوا قِسمَيْنِ وهَجَمَ كلُ قِسمٍ على مُعَسكَرِ الآخَرِ. فقام الناس إلى سِلاحِهِم وهم يَظُنُّونَ الغَدرَ واشتَبَكَ المسلمون فِي قتالٍ مَرِيرٍ حتّى عُقِرَ جَملُ عائشةَ رضي الله عنها فتَفَرَّقَ الناسُ وانتَهَتِ المعركةُ ورَجَعَتْ عائشةُ إلى مكةَ بعدَ أنْ جَهَّزَهَا عليٌ رضي الله عنه بِكُلِ ما تَحتَاجُ وسار بِجَانِبِ هَودَجِهَا مَاشِيًا حتّى خارِجَ المدينةَ وسَيَّرَ معها أخَاهَا محمدُ بنُ أبي بكرٍ وسَيَّرَ أولادُهُ معها مَسيرَةَ يَومٍ.

والثانِيَةُ: <u>معركة صفِينَ سنة 37هـ</u>: وهي المعركةُ الثانيةُ نَتِيجَةٌ لِهذا الْخِلافِ الذي وقع بين علي ومعاوية رضي الله عنهما. واستَغَلَّهُ الْحَاقِدُونَ وسَبَقَ أن بَيَّنَّا أسبابَ هذا الخلاف. كان أصحابُ علي رضي الله عنه وأصحابُ معاويةَ رضي الله عنه قد تَكَاتَبَا مدةَ سِتَّةِ أشهُرٍ قبل المعركةِ وهذا يَدُلُّ دلالةً واضِحَةً عَلَى كُرْهِهما رضي الله عنهما للقِتَالِ ورَغبَتِهِمَا فِي الإصلاحِ ولكن لَم يَتَوَصَّلا إلى نتيجةٍ خلالَ هذه الْمُدَّةِ فبَدَأت المعركةُ بالْخُطُواتِ التالية:أولًا: مُنَاوَشَاتٌ بين الطرفَيْنِ: وذلك من أجلِ الْماءِ الذي كان تَحتَ سَيطَرَةِ جيشِ معاوية رضي الله عنه فتُقَاتِلُ الفريقانِ وانتَصَرَ جُندُ علي وأَزَحُوا جندَ معاويةَ عن مواقِعِهم فأمر علي رضي الله عنه أصحابه أن خُذُوا من الْماءِ حاجَتَكُم وخَلَوا عنهم. ثانيا: بدأ القتالُ بين الطرفَيْنِ بقُوَّةٍ مُختَلِفَةٍ دون أن يَظهَرَ انتصارُ حاسِمٍ لأي فريق وإن كانت الكَفَّةُ راجِحَةً لصالِحِ علي رضي الله عنه ومع ذلك كان الكثيرٌ من أفراد الْجيشينِ يَلتَقُونَ فِي الليلِ ويَتَحَدَّثُونَ.

اس کے بعد معاملہ اچھا ہو گیا۔ مکالمہ شروع ہوا اور ان کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے ساتھیوں کے مابین اتفاق رائے ہو گیا۔ دونوں لشکروں نے رات خیریت سے گزاری لیکن اہل فتنہ یعنی عبد اللہ بن سبا اور اس کے ساتھیوں کو دونوں فریقوں میں اس اتفاق رائے سے اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔ وہ فجر کے وقت اٹھے اور دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ ان میں سے ہر حصے نے دوسرے کیمپ پر حملہ ہو گیا۔ لوگ اپنے اسلحے کی طرف دوڑے۔ وہ یہ گمان کر رہے تھے کہ (فریق ثانی نے) عہد شکنی کی ہے۔ مسلمان ایک تلخ جنگ میں الجھ گئے یہاں تک کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی ٹانگیں کاٹ دی گئیں۔ لوگ بکھر گئے اور معرکہ ختم ہو گیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے ضرورت کی ہر چیز مہیا کی، اس کے بعد آپ مکہ واپس لوٹ آئیں۔ آپ کے ہودج کے ساتھ ساتھ علی رضی اللہ عنہ پیدل چلتے رہے یہاں تک کہ آپ شہر سے نکل گئیں۔ آپ کے ساتھ آپ کے بھائی محمد بن ابی بکر نے سفر کیا اور ان کی اولاد بھی ایک دن کے فاصلے تک آپ کے ساتھ رہی۔

<u>دوم معرکہ صفین ۳۷ھ</u>: یہ دوسری جنگ ہے جو اس اختلاف کے نتیجے میں ہوئی جو علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین پیش آیا تھا۔ مجرموں نے جس طرح استحصال کیا، اس کے اسباب کی تفصیل گزر چکی ہے۔ علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی جنگ سے پہلے چھ ماہ تک خط و کتابت کرتے رہے۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ دونوں جنگ سے نفرت کرتے تھے اور اصلاح کی جانب راغب تھے۔ مگر وہ اس مدت میں کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکے۔ معرکہ ان خطوط پر شروع ہوا:

اول: طرفین کے مابین ابتدائی جھڑپیں: یہ اس پانی پر ہوئیں جو کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کے تحت تھا۔ دونوں فریقوں نے جنگ کی۔ علی رضی اللہ عنہ کا لشکر غالب آیا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کے پاؤں اپنی جگہ سے اکھڑ گئے۔ علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق پانی لے لیں اور اسے (مخالف لشکر کے لئے) چھوڑ دیں۔ دوم: دونوں فریقوں کے مابین جنگ مختلف قوت کے ساتھ شروع ہوئی تو کسی ایک فریق کا فیصلہ کن غلبہ نہ ہو سکا اگرچہ علی رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری تھا۔ (اس کے ساتھ ساتھ) رات کے وقت دونوں لشکروں کے کثیر افراد مل کر بات چیت کر رہے تھے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
التَفَاهُم	ان کا اتفاق رائے	جَهَّزَهَا	اس نے اس کا سامان تیار کیا	يَتَوَصَّلا	وہ دونوں پہنچے
سِلاح	اسلحہ	هَودَج	ہودج، اونٹ کا کجاوہ	مُنَاوَشَات	جنگیں
الغَدرَ	عہد شکنی	مَاشِيًا	پیدل چلتے ہوئے	سَيطَرَةِ	کنٹرول میں
اشتَبَكَ	وہ لڑا	مُسيرَةً	فاصلہ	أُزِحُوا	انہوں نے ہٹایا
مَرِيرٍ	تلخ	تَكَاتَبَا	ان دونوں نے خط و کتابت کی	حاسِمٍ	فیصلہ کن
عُقِرَ	اس کی ٹانگیں کاٹ دی گئیں	كُرْهِ	نفرت	الكَفَّةُ	پلڑا

نِهَايَةُ الأحداثِ وحُقنُ الدِمَاءِ بين أهلِ العِرَاقِ وأهلِ الشامِ: خَافَ الْمُخلِصُونَ أن يُفْنِيَ المسلمونَ بعضُهم بعضًا فتَمَنَّوا ما يُنقِذُهم ويُوقِفُ القِتَالَ. وكان عَمرُو بنُ العاصِ رضي الله عنه يُفَكِّرُ مَلِيًّا بذلك حتّى اهتَدَى إلى فِكرَةِ التَحكِيمِ لِيُوقَفُ تلك المقتلةُ الكُبْرَى عند ذلك أبَدَى الفكرةَ لِمعاويةَ رضي الله عنه ففَرِحَ بِها ورَفَعَ جيشَ الشامِ الْمُصَاحِفَ فهَابَ جيشُ علي رضي الله عنه قِتَالَهُم وتَوَقَّفَ القتالُ. وقَد اجتَمَعَ الْحَكمَانِ فِي دُومَةِ الْجُندُلِ ولَم يَتَوصَّلا إلى اتفاقٍ. وتَفَرَّقَ الْجيشانِ بعدَ مَسأَلَةِ التَحكِيمِ ومضى كلٌ إلى بَلَدِه.

كان عَدَدُ القُرَّاءِ الذين اعتَرَضُوا عَلى التحكِيمِ فِي صفينَ أربعةُ ألافٍ، فهم أقلِيَّةٌ فِي جيشِ علي يُقال لهم 'الْخَوَارِجُ' فقد صَارُوا يُكَفِّرُونَ مَن خَالَفَهُم ويَستَبِيحُونَ دَمَهُ ومَالَهُ. فسار إليهم عليٌ رضي الله عنه بِجَيشِهِ فِي محرم عام 38ھ وانتصر عليهم. وقد عَامَلَ عليٌ رضي الله عنه الْخَوَارِجَ مُعَامَلَةَ البُغَاةِ، فلَم يُكَفِّرْهُم، ومَنَعَ جُندَهُ مِن تعقِيبِ فَارِّيهِم، والإجهَازِ على جَرِيحِهِم، ولم يَسُبَّهُم ولَم يُغنِمْ أموالَهم.

اہل عراق اور اہل شام کے مابین جنگ اور کشت و خون کا خاتمہ: مخلص لوگوں کو یہ خوف ہوا کہ مسلمان ایک دوسرے کو فنا نہ کر دیں۔ انہوں نے انہیں روکنے اور جنگ کو بند کرنے کی خواہش کی۔ ان میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ تھے جو کہ ملت کے بارے میں فکر مند تھے۔ ان کی اس سوچ نے انہیں ثالث مقرر کرنے کی طرف راہنمائی کی تاکہ یہ عظیم جنگ رک جائے۔ جب انہوں نے یہ سوچ معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کی تو وہ اس سے بہت خوش ہوئے اور شامی لشکر کے قرآن کے مصاحف بلند کر لیے۔ علی رضی اللہ عنہ کے لشکر نے ان سے جنگ کرنے میں خوف محسوس کیا اور جنگ رک گئی۔ دونوں (جانب سے مقرر کردہ) ثالث دومۃ الجندل میں اکٹھے ہوئے مگر اتفاق رائے تک نہ پہنچ سکے۔ ثالث مقرر کرنے کے اس سوال کے بعد دونوں لشکر الگ ہو کر اپنے اپنے ملک کی طرف چلے گئے۔

کچھ قاری قرآن ایسے تھے جنہوں نے صفین میں ثالث مقرر کرنے پر اعتراض کیا تھا۔ ان کی تعداد ۴۰۰۰ تھی۔ یہ علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کا چھوٹا سا حصہ تھے۔ انہیں خوارج کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ خود سے اختلاف کرنے والوں کو کافر اور ان کے خون اور مال کو حلال قرار دینے لگے۔ علی رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کے ساتھ ان کی جانب محرم ۳۸ھ میں گئے اور ان پر غلبہ پا لیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے خوارج سے باغیوں والا معاملہ کیا۔ آپ نے انہیں کافر قرار نہ دیا اور اپنے لشکر کو ان کے فرار ہونے والوں کا پیچھا کرنے سے منع فرمایا۔ آپ نے انہیں برا بھلا نہ کہا اور نہ ہی ان کے اموال کو بطور مال غنیمت حاصل کیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ خوارج ایک انتہا پسند باغی گروہ تھا جو سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کو معاذ اللہ کافر قرار دیتا تھا۔ ان کا نظریہ تھا کہ جو ان کے ساتھ نہیں ہے، وہ 'کافر' ہے۔ وہ اپنے علاوہ تمام لوگوں کو قتل کرنے اور ان کا مال لوٹنے کو جائز سمجھتے تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کا قلع قمع کرنے کے لئے جنگ کی۔ بعد میں یہ لوگ چھوٹی موٹی بغاوتیں کرتے رہے مگر ناکام رہے اور ان کا بڑی حد خاتمہ ہو گیا۔ ان کے بعض نسبتاً اعتدال پسند فرقے جیسے اباضی اب بھی عمان میں موجود ہیں۔ مسلم تاریخ میں بہت سے ایسے گروہ ملتے ہیں جو اپنے علاوہ باقی سب کو کافر قرار دیا کرتے تھے اور حکومتوں کے خلاف بغاوت کیا کرتے تھے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حُقنُ الدِمَاءِ	خون روکنے	تَوَقَّفَ	اس نے توقف کیا	تَعقِيبِ	تعاقب کرنا
أن يُفْنِيَ	کہ وہ فنا کرے گا	اعتَرَضُوا	انہوں نے اعتراض کیا	فَارِيهِم	ان کے فرار ہونے والے
يُنقِذُهُم	اس نے انہیں بچاتا ہے	أقلِيَّةٌ	اقلیت، چھوٹا گروہ	جَرِيحِهِم	ان کے زخمی
يُوقِفُ	اس نے روکتا ہے	يُكَفِّرُونَ	وہ کافر قرار دیتے ہیں	لم يَسُبُّهُم	اس نے انہیں گالی نہ دی
مَلِيًّا	ملت کے لئے	يَستَبِيحُونَ	وہ جائز قرار دیتے ہیں	لَم يُغنِمْ	اس نے ان کا مال غنیمت کے طور پر نہ لیا
تَحكِيمُ	ثالث مقرر کرنا	عَامَلَ	اس نے معاملہ کیا		
هَابَ	اس نے خوف کیا	البُغَاةِ	باغی کی جمع		

استشهاد علي رضي الله عنه

استُشهِدَ رضي الله عنه فِي السابع عشر مِن شهر رمضانَ سنة 40هـ علي يدِ أحَدِ الْخَوَارِجِ واسْمُهُ عبد الرحْمنِ بن مُلْجَم الذي ظَنَّ أنّه بِقَتلِهِ عليا رضي الله عنه يَتَقَرَّبُ إلى اللهِ فقد اجتَمَعَ مَعَ زَمِيلَيْنِ له وتَذَاكَرُوا الأحداثَ التِي جَرَتْ بين المسلمينَ. فقالوا: 'يا ليتنا نَقتُلُ أئِمَّةَ الضَلالَةِ ونُرِيحُ منهم البلادَ.' فقال عبد الرحْمن بن ملجم: 'أنا أُكفِيكُم عَلِيّا.' وقال زميله البرك بن عبد الله: 'وأنا أكفِيكم معاوية.' وقال عمرو بن بكر: 'وأنا أكفِيكم عمرَو بن العاص.' واتَّفَقُوا على أن يكونَ ذلك فِي ليلةٍ واحدةٍ وقد تَمَكَّنَ عبد الرحمن بن ملجم من قتل علي رضي الله عنه بسيفٍ مَسمُومٍ عندما كان ذاهِبًا لصلاةِ الفجرِ وهو يُنَادِي 'الصلاة الصلاة' بينما. فَشِلَ زَمِيلاهُ فِي قتل معاوية وعمرِو بن العاص. فرَحِمَ الله أميْرَ المؤمنين رحْمةً واسِعَةً وجزاه عن الإسلام والمسلمين خير الجزاء.

عَامُ الْجَمَاعَةِ 1 سنة 41 هبَايَعَ أهلُ العِرَاقِ الْحَسَنَ بنَ علي رضي الله عنهما فِي اليوم الذي استُشهِدَ فِيه علي رضي الله عنه. وبَلَغَ معاويةَ رضي الله عنه أنّ الْحَسَنَ يُعَبِّئُ له الْجُيُوشُ لِمَوَاصَلَةِ قِتَالِهِ فعَبَّأَ جيشَهُ تَحَسُّبًا واحتِيَاطًا للأمور. فقد رَوَى البخاري فِي صحيحه عن الْحسنِ البَصرِي قال: 'استقبَلَ واللهِ الحسنُ بن علي معاويةَ بكَتَائِبَ أمثَالَ الجبالِ.'فقال عمرُو بن العاص: 'إني لأرى كتائب لا تُوَلّي حتّى تُقتِلُ أقرانَها.' فقال له معاويةُ أي عمرو: 'إنْ قَتَلَ هؤلاء هؤلاء، وهؤلاء هؤلاء من لي بأمور الناس؟ ومن لي بأبنائهم؟ ومن لي بضَيَعِهم؟'

علی رضی اللہ عنہ کی شہادت

آپ رضی اللہ عنہ ۱۷ رمضان ۴۰ھ کو ایک خارجی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ اس کا نام عبد الرحمن بن ملجم تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے اللہ کے قریب ہو جائے گا۔ وہ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ اکٹھا ہوا اور ان واقعات کا ذکر کیا جو مسلمانوں میں جاری ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگے: 'کاش ہم ان گمراہی کے لیڈروں کو قتل کر کے شہروں کو ان سے آزاد کروا سکیں۔' عبد الرحمن نے کہا: 'میں تم میں سے علی کے لئے کافی ہوں۔' اس کا ساتھی برک بن عبد اللہ بولا: 'میں تم میں سے معاویہ کے لئے کافی ہوں۔' عمرو بن بکر نے کہا: 'اور میں عمرو بن عاص کے لئے کافی ہوں۔'

انہوں نے اتفاق کر لیا کہ وہ ایک ہی رات میں یہ سب کر گزریں گے۔ عبد الرحمن بن ملجم نے علی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لئے ایک زہر آلود تلوار سے وار اس وقت کیا جب آپ فجر کی نماز کے لئے 'صلوۃ صلوۃ' پکارتے آ رہے تھے۔ اس کے دونوں ساتھی معاویہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو قتل کرنے میں ناکام رہے۔ اللہ امیر المومنین پر رحم فرمائے اور انہیں اسلام اور مسلمانوں کی جانب سے بہترین جزا دے۔

متحد حکومت کا سال ۴۱ھ: اہل عراق نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں پر اسی دن بیعت کر لی جب علی رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی کہ حسن رضی اللہ عنہ ان سے جنگ کے لئے اپنے لشکروں کو حرکت میں لا رہے ہیں۔ آپ اپنے لشکر کو معلومات حاصل کرنے اور معاملات میں احتیاط کرنے کے لئے حرکت میں لائے۔ بخاری نے اپنی صحیح میں حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: 'واللہ! حسن بن علی نے معاویہ رضی اللہ عنہم کا استقبال ایسی فوجوں سے کیا جو پہاڑوں کی مانند تھیں۔' عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: 'میں ایسی افواج دیکھتا ہوں جن پر آپ اس وقت تک غلبہ نہ پا سکیں گے جب تک طویل مدت جنگ نہ کریں۔' معاویہ نے ان سے یعنی عمرو سے فرمایا: 'اگر یہ اور وہ، یہ اور وہ مارے گئے تو لوگوں کے معاملات میرے ساتھ کون دیکھے گا؟ میرے ساتھ کون ان کی اولاد کا خیال رکھے گا؟ میرے ساتھ کون ان کا نقصان پورا کرے گا؟

(۱) 'الجماعۃ' کا معنی ہے متحد حکومت۔ یہ انارکی کا متضاد ہے۔ اس سال میں خانہ جنگی ختم ہو گئی تو اس کا نام 'عام الجماعۃ' ہو گیا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
زَمِيلَيْنِ	دو ساتھی	مَسمُومٍ	زہر آلود	تَحَسُّبًا	معلومات حاصل کرتے ہوئے
جَرَتْ	یہ جاری رہی	فَشِلَ	وہ ناکام ہوا	استقبَلَ	اس نے استقبال کیا
نُرِيحُ	ہم راحت پائیں	الْجَمَاعَةِ	حکومت، اتحاد	كَتَائِب	فوجی بٹالین
أُكفِيكُم	میں تمہارے لئے کافی ہوں	يُعَبِّئُ	وہ حرکت میں لاتا ہے	أقرانَ	ساتھی قرن کی جمع

فبَعَثَ إليه (أي: إلى الْحسنِ) رَجُلَيْنِ من قريشٍ من بني عبدِ شَمسٍ وهُما عبدُ الرحْمنِ بن سُمرَةَ، وعبد اللهِ بن عامرٍ. فقال: 'اذهَبَا إلى هذا الرجلِ فأعْرِضَا عليه وقُولَا له وأطلُبَا إليه.' (أي: الصُلحَ)

فَأَتَيَاه فدَخَلا عليه فتكَلَّمَا وقالا له وطَلَبَا إليه. فقال لَهما الْحسنُ بن علي: 'إنا بَنُو عبدِ المطلبِ قد أصَبنَا من هذا الْمالِ وإنّ هذه الأمَّةَ قد عَاثَتْ فِي دِمَائِهَا.' قالا: 'فإنّه يُعرِضُ عليك كذا وكذا ويُطلِبُ إليك ويَسأَلُكَ.' قال: 'فَمَن لي بِهذا؟ (أي: يُكَفِلُ لي هذا)' قالا: 'نَحن لك به.' فما سألَهُمَا شيئًا إلا قالا: 'نَحنُ لك به.'

فصَالَحَهُ وتَنَازَلَ له. وهكذا انتهَتِ الفِتنَةُ وأصلَحَ اللهُ بين المسلمينَ بِالْحَسَنِ رضي الله عنه لِدِينِهِ وعقلِهِ وتَقوَاهُ. فَتَحَقَّقَ قولُ النبِي صلى الله عليه وسلم فيما رواه البخاري فِي صحيحه: 'إنّ ابني هذا سَيِّدٌ ولَعَلَّ اللهَ أن يُصلِحَ به بين فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ من المسلمين.'

انہوں نے ان (یعنی حسن) کی جانب قریش کے خاندان بنو عبد شمس کے دو افراد عبدالرحمن بن سمرہ اور عبداللہ بن عامر رضی اللہ عنہما کو بھیجا اور فرمایا: 'آپ دونوں ان صاحب کی طرف جائیے، ان کے سامنے میری یہ بات پیش کیجیے اور ان سے مطالبہ کیجیے۔' (یعنی صلح کا)

وہ دونوں آئے، ان کے گھر میں داخل ہوئے، ان سے بات کہی اور مطالبہ پیش کیا۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: 'ہم بنو عبدالمطلب کو اس وجہ سے یہ مصیبت پہنچی ہے اور یہ امت خون بہنے سے تباہ ہو گئی ہے۔' وہ دونوں بولے: 'وہ (معاویہ) آپ کے سامنے یہ پیشکش رکھ رہے ہیں اور آپ سے (صلح کا) مطالبہ کر رہے ہیں۔' وہ بولے: 'تو اس میں میرے لئے کون ہے؟' (یعنی اس کی گارنٹی مجھے کون دے گا)۔ وہ دونوں بولے: 'ہم اس میں آپ کے لئے (گارنٹی) ہیں۔' انہوں نے ان دونوں سے جو بھی پوچھا، انہوں نے یہی کہا: 'ہم اس میں آپ کے لئے (گارنٹی) ہیں۔'

انہوں نے ان سے صلح کر لی اور ان کے لئے حکومت چھوڑ دی۔ اس طریقے سے انارکی ختم ہو گئی اور اللہ نے مسلمانوں کے مابین حسن رضی اللہ عنہ کے دین، عقل اور تقوی کے باعث ان کے ہاتھ پر صلح کروا دی۔ اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سچا ہو گیا جسے بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ 'یقیناً میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کروائے گا۔'

آج کا اصول: اگر آپ کسی کو تلاش کریں اور وہ اچانک مل جائے تو آپ اردو میں کہتے ہیں، 'ارے! وہ تو یہ رہا!!!' عربی میں اس کے لئے الفاظ ها هو ذا استعمال ہوتے ہیں۔ اگر یہ کہنا ہو کہ 'میں یہاں ہوں' تو اس کے لئے ها أنا ذا استعمال ہوتے ہیں۔ آپ کو ضمیر کو ایڈجسٹ کرنا پڑے گا جیسے أينَ مَريَمُ؟ ها هي ذي. أين بلال و حامد؟ ها هُما ذانِ. أين بلال و أخواه؟ ها هم أولاء. أين حامد و شاهد؟ ها نَحن أولاء، أين فاطمة؟ ها أنذي. أين فاطمة و أخواتُها؟ ها نحن أولاء وغیرہ۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ مسلم تاریخ کی بعض تکلیف دہ بحثوں میں سے ایک سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کی غلطیوں کا تجزیہ کرنا ہے۔ ہمیں اس سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔ یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم صحابی ہیں اور دونوں کی اسلام کے لئے خدمات بے پناہ ہیں۔ ہمیں ان دونوں کا احترام کرنا چاہیے اور اس معاملے میں بحث سے گریز کرنا چاہیے۔ اس کی تین وجوہات ہیں۔ (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ پر الزام تراشی سے منع فرمایا ہے۔ (۲) یہ ایک بے کار بحث ہے جس سے آخرت میں ہماری نجات کے معاملے میں کوئی فائدہ نہیں۔ (۳) تاریخ کی کتب میں اس موضوع سے متعلق روایات کا بڑا حصہ جعلی ہے۔ دوسری صدی ہجری میں بہت سے سیاسی گروہوں اور فرقوں نے ان دونوں حضرات کے بارے میں جعلی روایات کا انبار لگا دیا۔ اس وجہ سے درست نتیجے تک پہنچنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أعْرِضَا	ان دونوں نے پیش کیا	عَاثَتْ	اس نے نقصان پہنچایا	تَحَقَّقَ	وہ درست ہو گیا
أطلُبَا	ان دونوں نے طلب کیا	يُكَفِلُ	وہ گارنٹی دیتا ہے	سَيِّدٌ	سردار
فَأَتَيَا	تو وہ دونوں آئے	تَنَازَلَ	اس نے چھوڑ دیا	فِئَتَيْنِ	دو گروہ

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔ بریکٹ کے اندر موجود متن جملوں کا باہمی ربط واضح کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔ یہ اصل عربی الفاظ کا ترجمہ نہیں ہے۔

كِتَابُ الزَكاة

تَعرِيفُ الزَّكاةِ

الزكاة فِي اللغةِ النَّماء والزِّيادة. وتُطلَقُ على الْمَدحِ، كما فِي قوله تعالى: 'فلا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ' (النجم 53:32). وتُطلَقُ أيضًا على التَّطهِيْرِ كما فِي قوله تعالى: 'قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكّٰها' (الشمس 91:9) وتُطلق على الصَلاحِ فيقال رَجُلٌ زَكِيٌّ أي زَائِدٌ فِي الْخَيْر. والزكاة في اصطِلاحِ الفُقَهَاءِ: حَقٌّ يَجِبُ فِي الْمَالِ البَالِغِ نَصَابًا لِلأصنَافِ الثَّمَانِيَةِ الْمَنصُوصِ عليها فِي كتاب الله تعالى.

حُكمُ الزكاةِ

هي أحَدُ أركَانِ الإسلام الْخَمسَةِ وهي الرُّكنُ الثالثُ بعدَ الشَّهَادَتَيْنِ والصلاةِ. وهي فَرِيضَةٌ واجِبَةٌ بالكِتَابِ والسُّنَّةِ والإِجْمَاعِ...

مَنْ تَجِبُ عليه الزكاةُ

تَجِبُ على المسلم الْحُرِّ الْمَالِكِ للنِّصاب. ويُشْتَرَطُ فِي النِّصَابِ أنْ يُحَوَّلُ عليه الْحَولُ، إلا فِي الزَّرعِ فإنّهُ تَجب فِيه وقتَ جَنْيِهِ لقوله تعالى: 'وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ.' (الأنعام 6:141). كما يُشْترطُ فِيه أن يكونَ فَاضِلًا عن الْحَاجَاتِ الضَرُورِيَّةِ كالْمَسكَنِ والْمَطعَمِ والْمَلبَسِ والْمَرکَب.

زکوۃ کی تعریف

لغوی اعتبار سے زکوۃ کا معنی ہے نشوونما پانا یا ور زیادہ ہونا۔ اس کا اطلاق تعریف کرنے پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے: 'اپنی تعریف آپ نہ کرو (خود کو پاک صاف قرار دے کر)'۔ اس کا اطلاق پاک کرنے پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے: 'وہ فلاح پا گیا جس نے خود کو پاک کیا۔' اس کا اطلاق اچھائی پر بھی ہوتا ہے جیسے وہ پاکیزہ مرد ہے یعنی زیادہ نیکیاں کرنے والا ہے۔ فقہاء کی اصطلاح میں زکوۃ اللہ تعالیٰ کے قانون میں وہ حق ہے جو ایک بالغ اور آٹھ اجناس میں صاحب نصاب شخص کے مال میں واجب ہے۔

زکوۃ کا حکم

یہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے۔ یہ دو گواہیوں اور نماز کے بعد تیسرا رکن ہے۔ یہ کتاب، سنت اور اجماع امت کی بنیاد پر فرض اور واجب ہے۔

زکوۃ کس پر فرض ہے؟

زکوۃ ہر آزاد مسلمان پر فرض ہے جو نصاب کا مالک ہو۔ نصاب پر یہ شرط بھی لگائی جاتی ہے کہ اس پر سال گزر جائے سوائے زرعی پیداوار کے کہ اس میں یہ فصل کٹنے کے وقت واجب ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: 'اس کا حق فصل کی کٹائی کے دن ادا کرو۔' اسی طرح اس میں یہ بھی شرط ہے کہ یہ بنیادی ضروریات جیسے رہائش، کھانا، لباس اور سواری کے علاوہ ہو۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
النَّماء	بڑھنا، نشوونما پانا (نمو پانا)	الْحُرِّ	آزاد، جو کہ غلام نہ ہو	الْحَولُ	سال
البَالِغِ	پہنچنے والا	يُشْتَرَطُ	اس پر شرط عائد کی جاتی ہے	الزَّرعِ	زرعی پیداوار
نِصَابِ	نصاب، کم از کم رقم	يُحَوَّلُ	اس پر گزر جائے	جَنْيِهِ، حَصَادِهِ	اسے کاٹنے کا وقت

الأموال التِي تَجِبُ فِيها الزكاة ونِصاب كلٍّ وقيمة زكاته

من هَذِهِ الأموال: أ. السَائِمَةُ مِن بَهِيمَةِ الأنعام وهي (الإبل، والبقر، والغنم). ب. زَكَاةُ الْحُبُوبِ والثِمارِ. ج. زكاةُ الذَّهَبِ والفِضَّةِ. د. زكاة عُرُوضِ التجارة.

أ. السَائِمَةُ مِن بَهِيمَةِ الأنعام: الإبِل

أَجْمَعَ الْفُقَهَاءُ عَلَى أَنَّ الإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ هِيَ مِنَ الأَصْنَافِ الَّتِي تَجِبُ فِيهَا الزَّكَاةُ، وَاسْتَدَلُّوا لِذَلِكَ بِأَحَادِيثَ كَثِيرَةٍ. وَفِي الْخَيْلِ خِلَافٌ ، وَأَمَّا الْبِغَالُ وَالْحَمِيرُ وَغَيْرُهَا مِنْ أَصْنَافِ الْحَيَوَانِ فَلَيْسَ فِيهَا زَكَاةٌ مَا لَمْ تَكُنْ لِلتِّجَارَةِ.

رَوَى البخاري فِي صحيحه بسنده عن أنس بن مالك رضي الله عنه أنّ أبا بكر الصديق رضي الله عنه كَتَبَ له هذا الكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إلى البَحرَين: بسم الله الرحمن الرحيم، هذه فريضةُ الصَدَقَةِ التِي فَرَضَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين والتِي أَمَرَ اللهُ بها رسولَه صلى الله عليه وسلم فمَن سُئِلَهَا من المسلمين على وَجهِهَا فَلْيُعْطِهَا، ومن سُئِلَ فوقها فلا يُعْطِ:

. فِي أربع وعشرينَ (24) مِنَ الإبِلِ فما دُونَهَا من الغَنَمِ فِي كلّ خَمسٍ شاةٌ.

. فإذا بَلَغَتْ خَمسًا وعِشرين (25) إلى خَمسٍ وثلاثين (35) فَفِيها بِنتُ مُخَاضٍ أُنثَى.

وہ اموال جن میں زکوۃ ادا کرنا واجب ہے، ان کا نصاب اور زکوۃ کی قیمت

ان اموال میں شامل ہیں: (ا) پالتو جانور یعنی مویشی جیسے اونٹ، گائے اور بھیڑ بکریاں۔ (ب) غلہ اور پھلوں کی زکوۃ۔ (ج) سونے چاندی کی زکوۃ۔ (د) تجارتی سامان کی زکوۃ۔

(ا) پالتو جانور۔ اونٹ: فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اونٹ، گائے اور بھیڑ بکریاں وہ اصناف ہیں جن میں زکوۃ واجب ہے۔ اس پر وہ کثیر احادیث سے دلیل پیش کرتے ہیں۔ گھوڑوں کے بارے میں اختلاف ہے جبکہ خچر اور گدھے وغیرہ جانوروں کی وہ اقسام ہیں جن میں زکوۃ واجب نہیں ہے اگر وہ تجارت کے لئے نہ ہوں۔ بخاری نے اپنی صحیح میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھ کر بحرین کی طرف بھیجا: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور ابدی شفقت والا ہے۔ یہ وہ فریضہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے اور یہ وہ ہے جس کا حکم اللہ نے اپنے رسول کو دیا ہے۔ تو مسلمانوں میں سے جس سے اس کے مطابق مانگا جائے، اسے دے دینا چاہیے اور جس سے اس سے زائد مانگا جائے، اسے نہیں دینا چاہیے۔

. فِي أربع وعشرينَ (24) مِنَ الإبِلِ فما دُونَهَا من الغَنَمِ فِي كلّ خَمسٍ شاةٌ.

. فإذا بَلَغَتْ خَمسًا وعِشرين (25) إلى خَمسٍ وثلاثين (35) فَفِيها

- اونٹ اگر ۲۴ یا اس سے کم ہوں تو ہر پانچ اونٹوں کی زکوۃ ایک بھیڑ ہے۔
- اگر ان کی تعداد ۲۵ سے لے کر ۳۵ تک پہنچ جائے تو ایک سالہ اونٹنی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
السَائِمَةُ	مویشی	الثِمَارِ	پھل	الْبِغَال	خچر
بَهِيمَةِ	جانور	الذَّهَبِ	سونا	الْحَمِيرُ	گدھا
الأنعام	مویشی	الفِضَّةِ	چاندی	لا يُعْطِ	وہ نہیں دیتا
الإبل	اونٹ	أَجْمَعَ	انہوں نے اتفاق کیا	شاةٌ	بھیڑ
البقر	گائے	أَصْنَافِ	اقسام	بِنتُ مُخَاضٍ	ایک سالہ اونٹنی
الغنم	بھیڑ بکریاں	اسْتَدَلُّوا	انہوں نے دلیل پیش کی	أُنثَى	مونث
حُبُوبِ	غلہ، فصلیں	الْخَيْلِ	گھوڑا		

. فإذا بلغت سِتًا وثلاثين (36) إلى خَمس وأربعين (45) ففِيها بِنتُ لَبُونٍ أنثى.
. فإذا بلغت ستا وأربعين (46) إلى ستين (60) ففِيها حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجَمَل.
. فإذا بلغت واحِدةً وستين (61) إلى خَمس وسبعين (75) ففِيها جَذعَةٌ.
. فإذا بلغت ستا وسبعين (76) إلى تسعين (90) ففِيها بِنتا لَبُونٍ.
. فإذا بلغت إحدى وتسعين (91) إلى عشرين ومائة (120) ففِيها حِقَّتان طَرُوقتا الجمل.
. فإذا زادت على عشرين ومائة (120) ففِي كل أربعينَ بنتُ لَبون وفِي كل خَمسين حِقَّة.
. و من لَم يَكُن معه إلا أربَعٌ مِنَ الإبِلِ فليس فِيها صَدَقَةٌ إلا أن يَشَاءَ رَبُّها، فإذا بلغت خَمسًا من الإبل ففِيها شاةٌ...' الحديث.

■ اگر ان کی تعداد ۳۶ سے لے کر ۴۵ تک پہنچ جائے تو ایک دو سالہ اونٹنی ادا کرنا ہو گی۔
■ اگر ان کی تعداد ۴۶ سے لے کر ۶۰ تک پہنچ جائے تو ایک تین سالہ اونٹنی ادا کرنا ہو گی، جو اونٹوں سے جنسی تعلق کے قابل ہو۔
■ اگر ان کی تعداد ۶۱ سے لے کر ۷۵ تک پہنچ جائے تو ایک چار سالہ اونٹنی ادا کرنا ہو گی۔
■ اگر ان کی تعداد ۷۶ سے لے کر ۹۰ تک پہنچ جائے تو دو، دو دو سالہ اونٹنیاں ادا کرنا ہوں گی۔
■ اگر ان کی تعداد ۹۱ سے لے کر ۱۲۰ تک پہنچ جائے تو دو تین تین سالہ اونٹنیاں ادا کرنا ہوں گی جو اونٹوں سے جنسی تعلق کے قابل ہوں۔
■ اگر ان کی تعداد ۱۲۰ سے زائد ہو تو ہر چالیس اونٹوں کی زکوۃ ایک دو سالہ اونٹنی ہے اور ہر پچاس اونٹوں کی زکوۃ تین سالہ اونٹنی ہے۔
■ جس کے پاس اونٹوں کی تعداد چار تک ہو، اس پر کوئی زکوۃ نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس کا مالک اپنی مرضی سے کچھ دینا چاہے ... (بطور زکوۃ ادا کرنا ضروری ہے)۔

آج کا اصول: کسی بیماری کو بیان کرنے کے لئے الفاظ بِي، بِكَ، بِهِ استعمال ہوتے ہیں جیسے بِي صُدَاعًا (مجھے درد ہو رہی ہے)، بِكَ سُعَالٌ (تمہیں کھانسی ہے) وغیرہ۔

أ. السَّائِمَةُ مِن بَهِيمَةِ الأنعام: البقر
. ليس فِيما دُونَ الثلاثين (30) مِنَ البَقَرِ السَّائِمَةِ زَكَاةٌ.
. فإذا بَلَغَت ثلاثين (30) ففِيها تَبِيْعٌ أو تَبِيْعةٌ إلى تسعٍ وثلاثين (39).
. فإذا بلغت أربعين (40) ففِيها مُسِنّةٌ إلى تِسعٍ و خَمسين (59).
. فإذا بلغت ستين (60) ففِيها تَبِيْعان إلى تِسعٍ و ستين (69).
. وفِي السبعين (70) مسنة وتبيع إلى تِسعٍ و سبعين (79).
. وفِي الثمانين (80) مُسنتان إلى تِسعٍ و ثَمانين (89).
. وفِي التسعين (90) ثلاثة تُبَاعٍ إلى تِسعٍ و تسعين (99).

(ا) پالتو جانوروں کی زکوۃ: گائے

■ ۳۰ گائیوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔
■ اگر ان کی تعداد ۳۰ تا ۳۹ تک پہنچ جائے تو ان میں ایک، ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی دینا ہو گی۔
■ اگر ان کی تعداد ۴۰ تا ۵۹ تک پہنچ جائے تو ان میں ایک، دو سالہ گائے دینا ہو گی۔
■ اگر ان کی تعداد ۶۰ تا ۶۹ تک پہنچ جائے تو ان میں دو، ایک سالہ بچھڑے دینے ہوں گے۔
■ اگر ان کی تعداد ۷۰ تا ۷۹ تک پہنچ جائے تو ان میں ایک، ایک سالہ اور ایک، دو سالہ بچھڑا دینے ہوں گے۔
■ اگر ان کی تعداد ۸۰ تا ۸۹ تک پہنچ جائے تو ان میں دو، دو سالہ بچھڑے ادا کرنا ہوں گے۔
■ اگر ان کی تعداد ۹۰ تا ۹۹ تک پہنچ جائے تو ان میں تین، ایک سالہ بچھڑے دینا ہوں گے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بِنتُ لَبُونٍ	دو سالہ اونٹنی	تَبِيْعٌ	ایک سالہ بیل	تُبَاعٌ	تبیع کی جمع
حِقَّةٌ	تین سالہ اونٹنی	مُسِنّةٌ	دو سالہ گائے	طَرُوْقَةُ الْجُمُل	بالغ اونٹنی جو اونٹ سے ازدواجی تعلق قائم کر سکے
جَذعَةٌ	چار سالہ اونٹنی				

. وفِي المائة (100) مسنة وتبيعان إلى مائة و تِسعٍ (109).
. وفِي العشرة ومائة (110) مسنتان وتبيع إلى مائة و تِسعة عشر (119).
. وفِي العشرين ومائة (120) ثلاث مسنات أو أربع تباع إلى تسع وعشرين (129)
. وَهَكَذَا فِي كُل ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ ، وفِي كُل أَرْبَعِين مُسِنَّةٌ.

- ۱۰۰ سے لے کر ۱۰۹ (گائیوں) تک میں ایک دو سالہ اور دو ایک سالہ بچھڑے ادا کرنا ہوں گے۔
- ۱۱۰ سے لے کر ۱۱۹ (گائیوں) تک میں دو، دو سالہ اور ایک، ایک سالہ بچھڑے ادا کرنا ہوں گے۔
- ۱۲۰ (گائیوں) سے لے کر ۱۲۰ (گائیوں) تک میں تین دو سالہ یا چار ایک سالہ بچھڑے ادا کرنا ہوں گے۔
- اسی طرح ہر تیس (اضافی گائیوں) میں ایک ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی اور ہر چالیس (اضافی) گائیوں میں ایک دو سالہ بچھڑا ادا کرنا ہوں گے۔

والدليل على ذلك ما رواه أَحْمَدُ بإسنادِهِ. والْجَوَامِيسُ كَغَيْرِهَا مِنَ البَقَرِ لأَنّها مِن أنواعِ البقر.

اس کی دلیل وہ روایت ہے جو احمد نے اپنی سند سے روایت کی۔ بھینسیں وغیرہ گائے کی طرح ہوں گی کیونکہ وہ گائے ہی کی ایک قسم ہیں۔

أ . السَائِمَةُ مِن بَهِيمَةِ الأنعام: الغَنَمُ
وفِي الغنم جَاءَ حديثُ أنسٍ الْمُتَضَمِّنُ كتابُ أبي بكرٍ الْمُتَقَدَّمُ فِي الإبل وتَكمِلتُه مما يَخُصُّ الغَنَمَ قول النبي صلى الله عليه وسلم:

(ا) پالتو جانور۔ بھیڑ بکریاں: بکریوں کے بارے میں انس کی حدیث میں آیا ہے جو کہ ابو بکر رضی اللہ عنہما کے خط میں شامل ہے۔ یہ اوپر اونٹوں کے بارے میں گزر چکا ہے۔ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ارشاد بھیڑ بکریوں کے بارے میں خاص ہے، وہ یہ ہے:

. وفِي صَدَقَةِ الغَنَمِ فِي سائِمَتِها إذا كانت أربعين (40) إلى عشرين ومائةٍ (120) شاةٍ شاةٌ.
. فإذا زادَتْ على عشرين ومائة (120) إلى مائتين (200) ففِيها شاتان.
. فإذا زادت على مائتين (200) إلى ثلاثِ مائة (300) ففِيها ثلاثُ شياهٍ.
. فإذا زادت على ثلاثِ مائة (300) ففِي كل مائة شاة.
. فإذا كانَت سائمة الرجلِ نَاقِصَةً من أربعينَ شاةً شاةً واحدة فليس فِيها صدقة إلا أن يشاء رَبُّها.' رواه البخاري.

- مویشیوں میں سے بھیڑ بکریوں کی زکوۃ ایک بھیڑ ہے اگر وہ ۴۰ سے لے کر ۱۲۰ بھیڑیں تک ہوں۔
- اگر ان کی تعداد ۱۲۰ سے بڑھ کر ۲۰۰ تک ہو تو دو بھیڑیں ادا کرنا ہوں گی۔
- اگر ان کی تعداد ۲۰۰ سے بڑھ کر ۳۰۰ تک ہو تو تین بھیڑیں ادا کرنا ہوں گی۔
- اگر ان کی تعداد ۳۰۰ سے زائد ہو تو ہر سو بھیڑوں کی زکوۃ ایک بھیڑ ہے۔
- اگر کسی شخص کے مویشیوں کی تعداد میں ۴۰ بھیڑوں سے ایک بھی کم ہو تو اس پر زکوۃ نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس کا مالک اپنی مرضی سے صدقہ کر دے۔

ب– زكاةُ الْحُبُوبِ والثِّمَارِ: فِيها قولُ اللهِ تعالى: 'وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشاتٍ وغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ والنَّخْلَ والزَّرْعَ مُخْتَلِفاً أَكُلُهُ والزَّيْتُونَ والرُّمَّانَ مُتَشَابِهاً وغير مُتشابِهٍ كُلُوا من ثَمرِهِ إذا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَاده ولا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لا يُحِبُّ المُسْرِفِين.' (الأنعام 6:141) وقول الرسولِ صلى الله عليه وسلم: 'لَيْس فِيما دُونَ خَمسَةُ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صدقةٌ.' (متفق عليه)

(ب) غلہ اور پھلوں کی زکوۃ: اس معاملے میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: 'وہی ہے جس نے تہہ در تہہ چڑھائے ہوئے اور اس کے علاوہ باغات پیدا کیے اور کھجور، اور مختلف قسم کی زرعی پیداوار جسے کھایا جاتا ہے، اور زیتون اور انار، ایک دوسرے سے مشابہ اور غیر مشابہ۔ ان کے پھلوں میں سے کھاؤ، جب یہ پھل دیں اور اس کا حق کٹائی کے دن ادا کرو اور اسراف نہ کرو کہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔' رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: 'پانچ وسق (653kg) سے کم کھجور میں صدقہ نہیں ہے۔'

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جَوَامِيسُ	بھینسیں، جاموس کی جمع	مَعْرُوشاتٍ	چڑھائے ہوئے	التَّمْرِ	کھجور
رَبُّها	اس کا مالک	الرُّمَّان	انار	أَوْسُقٍ	وسق کی جمع، عہد رسالت کا پیمانہ، تقریباً 130.6 کلوگرام
شِياهٍ	بھیڑیں	المُسْرِفِين	اسراف کرنے والے		

وعن ابنِ عمرَ رضي الله عنهما عن النبِي صلى الله عليه وسلم قال: 'فِيما سَقَتِ السماءُ والعُيُونُ أو كان عَثَرِيًّا، العُشرُ وفِيما سُقِيَ بالنَّضْحِ نصف العُشْرِ.' أخرجه البخاري وأبو داود والترمذي.

وعن جابرٍ أنّه سَمِع النبِيَ صلى الله عليه وسلم يقول: 'فِيما سَقَتِ الأنْهَارُ والغَيمُ العُشُورُ[1]، وفِيما سُقِيَ بالسَّاقِيَةِ نِصفُ العُشُرِ.' أخرجه مسلم وأبو داود.

وقد وَرَدَ النَّصُّ والإِجْمَاعُ على خَمسَةِ أصنافٍ هي: الشَّعِيْرُ، الْحِنطَةُ، السَّلْت، الزَبِيبُ، التَمَرُ. ويُقَاسُ عليها [2] ما فِي معنَاهَا مِن كَونها قُوتًا مَكِيلًا مُدَخَّرًا، كالأرُزِّ والذُّرة والعَدَس والفُولِ وغيرها. ثُمَّ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي مَا عَدَا هَذِهِ الأَصْنَاف. فَذَهَبَ أَبُو حَنِيفَةَ إِلَى أَنَّ الزَّكَاةَ تَجِبُ فِي كُل مَا يُقْصَدُ بِزِرَاعَتِهِ اسْتِنْمَاءُ الأَرْضِ[3]، مِنَ الثِّمَارِ وَالْحُبُوبِ وَالْخَضْرَاوَاتِ وَالأَبَازِيرِ وَغَيْرِهَا مِمَّا يُقْصَدُ بِهِ اسْتِغْلَال الأَرْضِ، دُونَ مَا لاَ يُقْصَدُ بِهِ ذَلِكَ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جو کچھ بارش یا چشمے یا شبنم سے سیر اب ہو، اس میں (پیداوار کا) دسواں حصہ (زکوۃ ہے) اور جو کنویں سے سیر اب ہو، اس میں دسویں حصے کا نصف (یعنی 1/20) زکوۃ ہے۔' جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: 'جو زمین دریا یا بادلوں سے سیر اب ہو[1]، اس میں دسواں حصہ زکوۃ ہے اور جو زمین (خرچ کر کے) سیر اب، اس کی (پیداوار میں) عشر کا نصف حصہ ہے۔

(سنت میں) واضح طور پر پانچ اصناف میں زکوۃ بیان ہوئی ہیں اور انہی پر اجماع ہے: جو، گندم، سلت، کشمش اور کھجور۔ انہی پر ان اشیاء کو قیاس [2] کیا جاتا ہے جو کہ کھانے، پیمائش اور ذخیرہ کرنے کے قابل ہوں جیسے چاول، مکئی، دال اور پھلیاں وغیرہ۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے، ان میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔ ابو حنیفہ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ زکوۃ ہر اس چیز میں واجب ہے جس میں زمین کو استعمال [3] کر کے کچھ اگایا جائے جیسے پھل، غلہ، سبزیاں، بیج وغیرہ۔ جس میں یہ مقصد نہ ہو، اس میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔

(۱) اس کا مقصد یہ ہے کہ جو کسان اپنی فصل کے لئے پانی مفت حاصل کرتا ہو، وہ ۱۰ فیصد زکوۃ ادا کرے اور جو پانی کے لئے رقم خرچ کرتا ہو، وہ ۵ فیصد زکوۃ ادا کرے۔ زکوۃ کی ادائیگی فصل یا رقم کی صورت میں کی جا سکتی ہے۔

(۲) قیاس کا معنی ہے دو صورتوں کا موازنہ کر کے ایک صورت کا حکم دوسری پر لاگو کرنا۔ جیسے شراب اس وجہ سے حرام ہے کہ اس میں نشہ ہے۔ اس پر قیاس کرتے ہوئے ہیروئن، چرس وغیرہ کو بھی حرام کہا جائے گا کیونکہ ان میں بھی نشہ ہے۔

(۳) دور جدید کے بعض فقہاء صنعتی پیداوار کو زرعی پیداوار پر قیاس کرتے ہوئے اس پر بھی ۵ فیصد زکوۃ عائد کرنے کا نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ بعض فقہاء نے خدمات کی پیداوار (سروس انڈسٹری) کو بھی زراعت پر قیاس کرتے ہوئے اس کی آمدنی پر زکوۃ عائد کرنے کا نقطہ نظر پیش کیا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سَقَتِ	اس نے سیر اب کیا	الشَّعِيْرُ	جو	الأرُزِّ	چاول
العُيُونَ	چشمے	الْحِنطَةُ	گندم	الذُّرة	مکئی
عَثَرِيًّا	شبنم یا بارش سے سیر اب ہونے والی	السَّلْت	جو کی ایک قسم	العَدَس	دال
النَّضْحِ	کنویں سے سیر اب	الزَبِيبُ	کشمش	الفول	پھلیاں، لوبیا
الأنْهَارُ	دریا	يُقَاسُ	اس پر قیاس کیا جاتا ہے	اسْتِنْمَاءُ	نشو و نما پانا، زمین سے اگانا
الغَيمُ	بادل، بارش	قُوتًا	کھانے کی چیز	خَضْرَاوَات	سبزیاں
العُشُورُ	دسواں حصہ، 1/10	مَكِيلاً	پیمائش کی جانے والی چیز	الأَبَازِيرِ	بیج
السَّاقِيَةِ	سیر اب	مُدَخَّرًا	ذخیرہ کی جانے والی چیز	اسْتِغْلاَل	کام میں لانا

النِّصاب الذي تَجِبُ فِيه الزكاة: تَجِبُ الزكاةُ إذا بَلَغَ خَمسة أوْسُقٍ كماَ مَرَّ فِي الْحَدِيثِ الْمُتَّفَقِ عليه. والوَسْقُ سِتُّونَ صَاعًا بِصَاعِ النبِي صلى الله عليه وسلم، فيكون النصاب إذًا: ثلاثَ مِائة صاع (653 كيلوجرام). لِحديثِ أبي سعيد الْخُدرِي أنَّ النبِي صلى الله عليه وسلم قال: 'الوَسْقُ ستون صاعًا.' رواه أحْمد وابن ماجه. وتَجِبُ زكاة الْحَبِّ إذا اشْتَدَّ وفِي الثَّمرة إذا بَدَا صَلاحُهَا، ووَقتُ الْحِصَادِ، لقوله تعالى: 'وآتوا حقّه يومَ حَصَادِهِ.'

نصاب جس میں زکوۃ واجب ہوتی ہے: جب یہ (پیداوار) پانچ وسق تک پہنچ جائے جیسا کہ متفق علیہ حدیث میں گزر چکا ہے تو زکوۃ واجب ہو جاتی ہے۔ ایک وسق نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے زمانے کے) ۶۰ صاع کے برابر ہے۔ اس طرح سے نصاب ۳۰۰ صاع (یعنی ۶۵۳ کلو گرام) ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'ایک وسق ۶۰ صاع کے برابر ہے۔' زکوۃ غلے میں اس وقت واجب ہوتی ہے جو وہ پک جائے اور پھل میں اس وقت جب اس کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔ یہ فصل کی کٹائی کے وقت ادا کی جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے: 'اس کا حق فصل کٹائی کے دن ادا کرو۔'

(ج) زكاة الذهب والفضة

وهي واجبة بالكتاب والسنة والإجْماع. فأَمَّا من الكتاب فقوله تعالى: 'والذِيْنَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ والفِضَّة ولا يُنْفِقُوْنَهاَ فِي سبيل الله فبشِّرْهم بعذاب أليم.' (التوبة 9:34) وأمّا من السنةِ: فما رواه أبُو هريرةَ رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: 'ما مِنْ صاحِبِ ذَهَبٍ ولا فِضَّةٍ لا يُؤدِّي منها حَقَّهَا إلا إذا كان يومَ القيامة صُفِّحَتْ له صَفَائِحُ من نار فأُحْمِيَ عليها فِي نارِ جهنمَ فَيُكْوى بِها جَنْبُهُ وجَبِينُهُ وظَهْرُهُ كُلَّمَا بَرَدَتْ أُعِيدَتْ له فِي يومٍ كان مقداره خَمسين ألفَ سنة حتّى يُقضى بين العِبَادِ فَيَرَى سبيلَهُ إما إلى الجنة وإما إلى النار.'أخرجه مسلم فِي صحيحه.

والنصاب الذي تجب فِيه الزكاة على النحو الآتي: (1) الذهب: إذا بلغ عِشرينَ مِثْقالا وحَالَ عليه الْحَولُ وَجَبَتْ فِيه الزكاة، والعِشرُونَ مثقالا تُسَاوِي بالوَزَنِ الْحَالِي 85 جَرامًا تقريبا.

(2) الفضة: إذا بلغت الفضةُ مائتَي دِرهَمٍ وحال عليها الحول وَجَبَتْ فِيها الزكاة لحديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن النبِي صلى الله عليه وسلم قال: 'وليس فِيما دون خَمس أواقٍ صدقة.' رواه البخاري. وخَمسُ أَوَاقٍ تُساوِي 585 جرامًا تقريبًا. وُيلْحَقُ بالذهبِ والفضةِ العَمَلاتُ الوَرَقِيَّةُ. والْمِقدَارُ الواجبُ إخراجُهُ هو رُبعُ العُشْرِ (1/40).

(ج) سونے چاندی کی زکوۃ

یہ کتاب، سنت اور اجماع کی بنیاد پر واجب ہے۔ جہاں تک کتاب اللہ کا تعلق ہے تو اس میں اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے: 'وہ لوگ جو سونے چاندی کو جمع کر کر کے رکھتے ہیں اور اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، تو انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دو۔' جہاں تک سنت کا تعلق ہے، تو اس میں جو ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'سونے چاندی کا جو بھی مالک اس کا حق ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہو گا تو اس وقت اس کے لئے آگ کی پلیٹیں برابر کی جائیں گی۔ (اس سونے چاندی کو) آگ پر دہکایا جائے گا اور اس سے اس کے پہلو، پیشانی اور کمر کو داغا جائے گا۔ جب بھی یہ ٹھنڈی پڑیں گی تو اسے دوبارہ لوٹا دیا جائے گا۔ ایسا اس دن ہو گا جس کی مقدار ۵۰۰۰۰ سال ہے۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے بندوں کا فیصلہ فرما دے گا۔ تب وہ جنت یا جہنم کی طرف اپنی راہ دیکھ لے گا۔'

نصاب جس میں زکوۃ واجب ہے، یہ ہے: (۱) سونا: جب سونا ۲۰ مثقال تک پہنچ جائے اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس میں زکوۃ واجب ہو جاتی ہے۔ ۲۰ مثقال سونا موجودہ وزن کے اعتبار سے تقریباً ۸۵ گرام ہوتا ہے۔ (۲) چاندی: جب چاندی ۲۰۰ درہم تک پہنچ جائے اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس میں زکوۃ واجب ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جو پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) ہو تو اس میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔' پانچ اوقیہ تقریباً ۵۸۵ گرام کے برابر ہوتے ہیں۔ کاغذی کرنسی کا الحاق سونا چاندی سے کیا جائے گا۔ اس میں (زکوۃ کی) واجب مقدار عشر کا چوتھائی (1/40) ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اشْتَدَّ	وہ پک گیا	صَفَائِحَ	پلیٹیں	جَرامًا	گرام
صَلاحُهَا	اس کی صلاحیت	فأُحْمِيَ	اسے گرم کیا جائے گا	يلْحَقُ	اسے ملحق کیا جائے گا
يَكْنِزُونَ	وہ خزانہ جمع کرتے ہیں	يُكْوى	اس سے داغا جائے گا	العَمَلاتُ الوَرَقِيَّةُ	کاغذی کرنسی
صُفِّحَتْ	اسے برابر کیا گیا	جَبِينُ	پیشانی، جبین		

(د) زكاة عُرُوض التجارة

تَجِبُ الزكاة فِي عُروضِ التجارةِ لِما رواه أبو داود والبيهقي عن سُمرَةِ ابنِ جُنْدَبٍ قال: أما بعد فإن النبِي صلى الله عليه وسلم كان يأمُرُنَا أن نُخرِجَ الصدقةَ من الذي نَعِدُّه للبَيعِ.' وروى الدارقطنِي والبيهقي عن أبي ذر أن النبِي صلى الله عليه وسلم قال: 'فِي الإبلِ صدقتُها وفِي الغنم صدقتها وفِي البقر صدقتها وفِي البَزِّ صدقتُه.'

كيفية إخراجُ زكاةِ مالِ التجارةِ: مَنْ مَلَكَ مِنْ عُروضِ التجارةِ قَدرَ نَصَابٍ وحال عليه الْحَولُ قَوَّمَهُ آخِرُ الْحَولِ وأخرَجَ زَكَاتَهُ وهو رُبُعُ عُشْرِ قِيمَتُهُ.

(د) سامان تجارت کی زکوۃ

سامان تجارت میں زکوۃ واجب ہے جیسا کہ ابو داؤد اور بیہقی نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا: اس کے بعد کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً ہمیں اس مال میں سے زکوۃ نکالنے کا حکم دیتے تھے جو ہم تجارت کے لئے تیار کرتے تھے۔ دار قطنی اور بیہقی نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'اونٹ میں زکوۃ ہے، بھیڑ بکریوں میں زکوۃ ہے۔ گائیوں میں زکوۃ ہے اور (تجارتی) کپڑے میں زکوۃ ہے۔'

مال تجارت کی زکوۃ نکالنے کی کیفیت: جو شخص بھی نصاب کے برابر سامان تجارت کا مالک ہو اور اس پر سال گزر جائے تو سال کے آخر میں اس کی قیمت کا اندازہ کرے اور زکوۃ نکالے جو کہ قیمت کا چالیسواں حصہ ہے۔

زكاةُ الفطرِ: هي فَرَضٌ لِما روى ابن عمر رضي الله عنهما 'أنّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم فَرَضَ زكاةَ الفِطرِ من رَمَضَانَ على الناس صاعًا من تَمَرٍ أو صاعًا من أقِطٍ أو صاعًا من شعيرٍ على كل حُرٍّ وعبدٍ ذكرٍ وأنثى من المسلمين.' متفق عليه وللبخاري: 'والصغير والكبير من المسلمين.'

وعن أبي سعيد الْخُدري رضي الله عنه قال: 'كُنّا نُخرِجُ زكاةَ الفطرِ صاعًا مِنْ طعامٍ أو صاعا من شعيرٍ أو صاعا من تَمَرٍ أو صاعا من أقط أو صاعا من زبيب.' متفق عليهما. وأضِيفَتْ هذه الزكاةُ إلى الفِطرِ لأنّها تَجِبُ بِالفِطرِ من رمضانَ.

حكمتها: زكاةُ الفطرِ إحسانٌ إلى الفقراء وكَفٌّ لَهم عنِ السؤالِ فِي أيام العِيدِ لِيُشَارِكُوا الأغنياءَ فِي فرحِهم وسُرُورِهم به ويكون عيداً للجَميع، وفِيها تَطْهِيْرُ الصائِمِ مما قد يَحصِلُ فِي صِيَامِهِ من نَقصٍ أو لغواً أو إثْم. فعن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما قال: 'فرضَ رسول الله صلى الله عليه وسلم زكاةَ الفطر طُهْرَةً للصائم من اللَّغوِ والرَّفَثِ، و طعمةً للمساكين...' رواه أبو داود وابن ماجه بإسناد حسن.

زکوۃ الفطر: یہ بھی فرض ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ: 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں فطرانے کی زکوۃ کو لوگوں پر فرض کیا۔ یہ ایک صاع کھجور، یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جو کے برابر ہے اور مسلمانوں کے آزاد، غلام، مرد، عورت سب پر لازم ہے۔' متفق علیہ اور بخاری کی روایت میں ہے: 'مسلمانوں کے چھوٹے بڑے سب پر لازم ہے۔'

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: 'ہم لوگ زکوۃ الفطر نکالتے تھے، ایک صاع کھانا یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش۔' اس پر دونوں (بخاری و مسلم) کا اتفاق ہے۔ اس زکوۃ کو فطر کی طرف مضاف اس لئے بنایا جاتا ہے کہ یہ رمضان کے روزے ختم ہونے پر واجب ہوتی ہے۔

اس کی حکمت: زکوۃ الفطر فقراء کے ساتھ اچھے رویے کے لئے ہے اور انہیں عید کے ایام میں سوال سے بچانے کے لئے ہے تا کہ وہ امیروں کے ساتھ ان کی فرحت و سرور میں شریک ہو سکیں اور عید سب کے لئے ہو جائے۔ اس میں روزہ دار کے لئے پاکیزگی ہے جو کہ اس کے روزوں میں کچھ کمی یا کوئی لغوبات یا کسی گناہ کے باعث ہو جائے، تو اسے پورا کرتی ہے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ الفطر کو روزے دار کی لغو اور شہوانی باتوں سے پاکیزگی اور مساکین کو کھانا کھلانے کے لئے فرض کیا۔'

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
البَزِّ	کپڑا	صَاع	عہد رسالت کا پیمانہ، 2.5 کلو	إحسانٌ	اچھا سلوک کرنا
قَوَّمَ	اس کی قیمت کا اندازہ ہوا	أقِطٍ	پنیر	كَفٌّ	بچانا
الفِطرِ	عید الفطر، روزے ختم ہونا	عبدٍ	غلام	الرَّفَثِ	شہوت انگیز کام

مِقدَارُهَا: يُخْرَجُ عن كلِّ فَردٍ صَاعٌ من تَمرٍ أو أقطٍ أو زَبِيبٍ أو شَعِيْرٍ أو طَعَامٍ. وَقتُهَا: تَجِبُ بِغُرُوبِ شَمسِ آخِرِ يَومٍ مِن أَيَّامِ رَمَضَانَ، وَيَستَحِبُّ تَأخِيْرُها إلى ما قَبلَ صلاةِ العِيدِ وإنْ قَدَّمَهَا قبلَ ذَلِكَ بِيَومٍ أو يَومَيْنِ أجزَأَهُ.وعن ابن عُمَرَ رضي الله عنهما: 'أنّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم أَمَرَ بِزَكَاةِ الفِطرِ أنْ تُؤَدَّى قَبلَ خُرُوجِ الناسِ إلى الصلاة.' أي صلاةِ العِيدِ.

اس کی مقدار: ہر شخص کھجور یا پنیر یا کشمش یا جو یا کھانے کے ایک صاع کے برابر زکوۃ نکالتا ہے۔ اس کا وقت: یہ رمضان کے آخری دن کے غروب آفتاب کے ساتھ ہی واجب ہو جاتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اسے عید کی نماز سے پہلے تک موخر کیا جائے۔ اگر وہ ایک یا دو دن پہلے دے دے تو یہ ٹھیک ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ الفطر کو لوگوں کے نماز کے لئے نکلنے سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔ 'یعنی عید کی نماز۔ (نوٹ: چونکہ عہد رسالت میں فطرانہ اشیاء کی صورت میں ادا کیا جاتا تھا، اس وجہ سے اسے عین عید کے دن دیا جاتا تا کہ لوگوں کو عید کے دن کھانے کو کچھ مل جائے۔ آج کل لوگ چونکہ روپوں میں اسے ادا کرتے ہیں، اس وجہ سے اسے جلدی ادا کر دینا چاہیے تا کہ غرباء پہلے سے کچھ خرید سکیں۔ امراء کے لئے بہتر ہے کہ وہ فطرانے کی قیمت کا اندازہ ان میں سے سب سے مہنگی چیز سے کریں۔)

مَصَارِفُ الزَّكَاةِ

مصارفُ الزكاةِ حَدَّدَهَا الله عز وجل فِي كتابِهِ الكريْمِ فِي قوله تعالى: 'إِنَّمَا الصدقٰتُ للفقراء والمسٰكينِ والعٰملينَ عليها والْمُؤَلَّفَةِ قلوبُهم وفِي الرِّقَابِ والغارمِيْنَ وفِي سبيلِ الله وابن السبيلِ فَرِيضةً من الله والله عليمٌ حكيمٌ' (التوبة 9:60) والأصنافُ الثَّمَانِيَةُ وَاضِحَةٌ مُفَصَّلَةٌ فِي الآيةِ الكريْمَةِ فهم:

1– الفُقَرَاءُ: جَمعُ فقيْرٍ وهو الذي لا مَالَ له.

2– الْمَسَاكِيْنُ: جَمعُ مِسكِيْنٍ وهو الذي له مَالَ ولَكِنَّهُ لا يَكفِيه.

3– العَامِلُونَ عليها: أي عُمَّالِ الزكاةِ يأخُذُونَ منها ولو كانوا أغنِيَاءً فِيأخذون منها أجرًا على عَمَلِهِم فِيها. لِحَدِيثِ أبي سعيد أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: 'لا تَحِلُّ الصدقةُ لغنِي إلا لِخمسةٍ: العامِلُ عليها أو رَجُلٌ اشتَرَاهَا بِمَالِهِ، أو غَارِمٍ، أو غَازٍ فِي سبيل الله، أو مِسكينٍ تُصُدِّق عليه منها فأهدَى منها لغنِيٍّ.' رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه والحاكم وقال صحيح على شرط الشيخين.

4. المؤلفة قلوبَهم :أي الذين يُعطَوْن الْمالَ لِيُسْلِمُوا أو لِيَحْسُنَ إسلامُهُم وَيَثْبُتُوا عليه أو لِيكُفُّوا أذَاهُم عن الْمُسلمين، والله أعلم.

زکوۃ کے مصارف: زکوۃ کے مصارف کی حد بندی اللہ تعالی نے اپنی کتاب کریم میں کر دی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: 'صدقات تو بس ان کے لئے ہے جو فقیر ہوں، مساکین ہوں، اسے جمع کرنے والے کلکٹر ہوں، وہ جن کی تالیف قلب مطلوب ہو، غلاموں کو آزادی دلانی ہو، جو جرمانہ ادا کرنے والے ہوں، اللہ کی راہ میں جانے والے ہوں یا مسافر ہوں۔ یہ اللہ کی جانب سے ایک فرض ہے۔ اللہ علم و حکمت والا ہے۔' آیت کریمہ میں یہ آٹھ اقسام واضح اور تفصیلی ہیں۔ وہ یہ ہیں:

۱۔ فقراء: یہ فقیر کی جمع ہے۔ یہ وہ ہے جس کے پاس مال نہ ہو۔

۲۔ مساکین: یہ مسکین کی جمع ہے۔ یہ وہ ہے جس کے پاس مال تو ہو مگر اس (کی ضرورتوں) کے لئے کافی نہ ہو۔

۳۔ عاملون علیہا: یعنی زکوۃ وصول کرنے والے سرکاری ملازم، اگرچہ وہ امیر ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ اس میں سے اپنے کام کا معاوضہ لیں گے۔ جیسا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'زکوۃ امیر کے لئے جائز نہیں ہے سوائے پانچ صورتوں کے: (۱) اسے وصول کرنے والا۔ (۲) وہ شخص جس نے زکوۃ کے مال کو اپنے مال کے عوض خرید لیا۔ (۳) جرمانے کی ادائیگی کرنے والا۔ (۴) اللہ کی راہ میں غازی۔ (۵) وہ مسکین جسے زکوۃ ملی ہو، کسی امیر کو بطور تحفہ دے دے۔'

۴۔ مولفۃ القلوب: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اس وجہ سے مال دیا جاتا ہے تا کہ وہ اسلام کی طرف مائل ہو جائیں یا ان کا اسلام بہتر ہو جائے اور وہ اس پر ثابت قدم ہو جائیں یا اپنی اذیت سے مسلمانوں کو محفوظ رکھیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مصارفُ	خرچ کی جگہیں	الغارمِيْنَ	جرمانہ ادا کرنے والے	أجرًا	معاوضہ
حَدَّدَ	اس نے حد مقرر کی	ابن السبيل	مسافر	غَازٍ	جنگجو، فوجی
الْمُؤَلَّفَةِ	جنہیں خوش کیا جائے	لا يَكفِيهِ	وہ کافی نہیں ہے	أهدَى	اس نے تحفہ دیا
الرِّقَابِ	غلامی	عُمَّالِ	سرکاری ملازم	أذَاهُم	اپنے تکلیف دینے سے

5- فِي الرِّقاب: أي فِي فكِّ الرقاب وعِتْقِ الرَّقيق، فإنه يُعْطَى الْمُكَاتِبُ[1] لِيفُكَّ رَقبَتَهُ بأداءِ كِتَابَتِهِ، ويُشتَرُ العُبيدُ ويُعتَقُونَ.

6- الغَارِمُونَ: مثل مَن تَحمَّل حَمَالَةً أو ضَمِنَ دَيْنًا فلَزِمَهُ أو غَرِمَ فِي أداء دَينِهِ أو فِي كفَّارة مَعصِيَةٍ تَابَ منها، فهؤلاء يُدفَعُ إليهم من الزكاة ما يُكفِيهم.

7- فِي سبيلِ الله: الإنفَاقُ على الْجِهَادِ فِي سبيل الله.

8- ابن السبيلِ: وهو الْمُسَافِرُ الْمُجتَازُ فِي بلدٍ ليسَ معه شيءٌ يَستَعِيْنُ به على سَفَرِهِ فَيُعطَى مِن الصدقاتِ ما يَكفِيه حتّى يَعُودَ إلى بَلَدِهِ.

۵۔ غلاموں کی آزادی: یعنی گردنیں چھڑانے اور غلام کو آزاد کرنے کے لئے۔ یہ مکاتب کو دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی کتابت کی رقم ادا کر کے اپنی گردن چھڑا لے۔ اس سے غلام خرید کر بھی آزاد کیے جاتے ہیں۔

۶۔ جرمانہ ادا کرنے والے: مثلاً جیسے کسی پر کوئی بوجھ ہو یا اس نے کسی قرض کی گارنٹی دی ہو اور وہ اس پر لازم ہو گیا ہو یا وہ قرض ادا نہ کرنے کے باعث جرمانے کا شکار ہوا ہو یا اس نے کسی گناہ کا کفارہ ادا کرنا ہو اور وہ اس سے توبہ کر چکا ہو۔ ان لوگوں کو اتنی زکوۃ دے جائے گی جو ان کے لئے کافی ہو۔

۷۔ اللہ کی راہ میں: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں پر خرچ کرنا۔

۸۔ مسافر: یہ وہ مسافر ہے جو کسی شہر سے گزر رہا ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو اور وہ اپنے سفر کے لئے مدد مانگے۔ اسے زکوۃ دی جائے گی جو اس کے لئے کافی ہو یہاں تک کہ وہ اپنے شہر پہنچ جائے۔

(۱) قرآن مجید نے مکاتبت کا قانون جاری کیا جس کے مطابق جو غلام آزادی حاصل کرنا چاہتا، وہ اپنے آقا سے اپنی آزادی خرید لیتا۔ یہ آقا کی ذمہ داری ہوتی کہ وہ غلام کو معقول قیمت پر آزادی دے۔ غلام کے ذمہ قسطوں میں ادائیگی ہوتی اور حکومت اور امیر لوگوں کی یہ ذمہ داری ہوتی کہ

آج کا اصول: یہ بیان کرنے کے لئے کہ 'میرا خیال ہے کہ' لفظ أظُنُّ استعمال ہوتا ہے جیسے أظُنُّكَ طَبِيبًا (میرا خیال ہے کہ آپ ڈاکٹر ہیں)، إنِّي لأظُنُّكَ مَسْحُوراً (میرا خیال ہے کہ آپ پر جادو ہوا ہے)، أظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً (میرا خیال ہے کہ قیامت آنے والی ہے) وغیرہ۔ آپ کو ضمیر کو ایڈجسٹ کرنا ہو گا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ جب اسلام کا ظہور ہوا تو عرب میں ہزاروں غلام تھے۔ اسلام کو اس بات میں بہت دلچسپی تھی کہ انہیں آزادی دی جائے۔ اسی وجہ سے اسلام نے غلاموں کی آزادی کے لئے زکوۃ میں ایک مستقل مد قائم کی۔ اس کے بعد آزاد کردہ غلاموں کا معاشرے میں مقام اور مرتبہ بڑھانے کے لئے اسلام نے بہت سے اقدامات کیے۔ ان کی تفصیل آپ میری کتاب 'اسلام میں جسمانی و ذہنی غلامی کے انسداد کی تاریخ میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ اس لنک پر دستیاب ہے:

http://www.mubashirnazir.org/ER/Slavery/L0018-00-Slavery.htm

مطالعہ کیجیے! مسلم دنیا میں ذہنی، نفسیاتی اور فکری غلامی۔ اس تحریر میں مسلم دنیا میں پھیلی ہوئی فکری غلامی کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔

http://www.mubashirnazir.org/ER/Slavery/L0019-00-Intslavery.htm

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فكِّ	غلام آزاد کرنا	كِتَابَة	غلام کو آزادی دینے کا معاہدہ	ضَمِنَ	اس نے گارنٹی دی
عِتْقِ	غلام آزاد کرنا	يُشتَرُ	وہ خریدا جائے گا	دَيْنًا	قرض
الرَّقيق	غلام	العُبَيدُ	غلام، عبد کی جمع	كفَّارة	کفارہ
الْمُكَاتِبَ	آزادی خریدنے والا غلام	حَمَالَةً	وزن	مُجْتَازُ	گزرنے والا

كِتَابُ الصّيَامِ

تَعرِيفُ الصّيَامِ: الصيام فِي اللغة: الإمساك، والصيامُ والصومُ مصدران من صَامَ يَصُومُ. وفِي الشرع: الإمساكُ عن الْمُفطِرات من طُلُوعِ الفَجرِ إلى غروب الشمسِ مع النية.

روزہ رکھنے کی تعریف: لغوی اعتبار سے صیام کا معنی ہے رکنا۔ صیام اور صوم دونوں صام یصوم کے مصدر ہیں۔ شرعی اعتبار سے اس کا معنی ہے نیت کے ساتھ طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک ان کاموں سے رکنا جو حالت روزہ میں ممنوع ہیں۔

وُرِدَ فِي فضلِهِ أحاديثُ كثيْرةٌ منها:

1- أن رسولَ الله صلى الله عليه وسلم قال: قال الله عز وجل: 'كُلُّ عَمَلِ ابنِ آدَمَ له إلا الصيامَ فإنه لي، وأنا أجزِي به.' وقال رسول الله: 'والصيام جُنَّةٌ، فإذا كان يومُ صومِ أحدِكم فلا يَرْفُثْ يومئذٍ ولا يَصْخَبْ، فإن سابَّهُ أحدٌ أو قاتَلَهُ فَلْيَقُل إني صائمٌ والذي نفس محمدٍ بيده لَخُلُوْفُ فَمِ الصائمِ أَطْيَبُ عند الله يوم القيامة من رِيحِ المِسْكِ. وللصائم فرحتان يَفرحُهَما: إذا أفطَرَ فَرِحٌ بفطره، وإذا لَقِيَ ربَّهُ فَرِحٌ بِصَومِهِ.' رواه الشيخان واللفظ لمسلم.

2- وعن سهلِ بن سعدٍ رضي الله عنه عن النبِي صلى الله عليه وسلم قال: 'إنّ فِي الْجنة بَابًا يُقال له الرَّيَّانُ يَدخُلُ منه الصائمونَ يوم القِيامَةِ، لا يدخُلُ منه أحدٌ غيرَهُم، يقال: أين الصائمون فَيَقُومُونَ، لا يدخُلُ منه أحد غير هم، فإذا دخلوا أُغلِقَ فلَم يَدخُلْ منه أحد.' متفق عليه

روزہ رکھنے کی فضیلت: اس کی فضیلت میں کثیر احادیث آئی ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: 'ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزہ رکھنے کے کہ وہ (خالصتاً) میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کوئی کسی دن روزہ سے ہو تو نہ تو وہ شہوانی گفتگو کرے اور نہ ہی اونچی آواز سے لڑے۔ اگر کوئی اسے برا بھلا بھی کہہ لے یا اس سے لڑنے لگے تو اسے کہہ دینا چاہیے کہ میں روزے سے ہوں۔ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ روزے دار کے منہ کی بو قیامت کے دن اللہ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہو گی۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ جب وہ افطار کرتا ہے تو اس افطاری کے باعث اسے خوشی ملتی ہے اور جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کے باعث وہ خوش ہو گا۔' بخاری و مسلم نے روایت کیا اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'یقیناً جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے۔ اس میں سے قیامت کے دن صرف روزے دار داخل ہوں گے اور ان کے علاوہ کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ کہا جائے گا: روزے دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ اس میں سے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہو گا۔ جب وہ داخل ہو چکیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا۔ پھر اس میں سے کوئی اور داخل نہ ہو سکے گا۔

حُكمُ صَومِ رَمَضَانَ: هو رُكنٌ من أركانِ الإسلام والدليلُ على هذا الحكمِ الكتابُ والسُنَّةُ والإجْمَاعُ: فمن الكتاب قول الله تعالى: ' يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ.' (البقرة 2:183)

رمضان میں روزہ رکھنے کا حکم: یہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے اور اس حکم کی دلیل کتاب، سنت اور اجماع سے ہے۔ کتاب میں سے اللہ تعالی کا یہ ارشاد ہے: 'اے اہل ایمان! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقوی اختیار کرو۔'

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الإمساكُ	رکنا	لا يَصْخَبْ	اونچانہ بولو	أَطْيَبُ	پسندیدہ
مُفْطِرات	روزہ توڑنے والے کام	سابَّهُ	اس نے اسے برا بھلا کہا	المِسْكِ	مشک
لا يَرْفُثْ	شہوت آمیز کام نہ کرو	خُلُوْفُ فَمِ	منہ کی بو	أُغلِقَ	اسے بند کر دیا جائے گا

سبق 4 : زکوۃ اور روزے کا قانون

وقوله تعالى: 'شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنْ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ.' (البقرة 2:185) ومن السنة قول النبي صلى الله عليه وسلم: 'بُنِي الإسلام على خَمسٍ، شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة والحج وصوم رمضان.' متفق عليه من حديث ابن عمر. وفي حديث طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه أنّ رجلاً سَأَلَ النبيَّ صلى الله عليه وسلم فقال: 'يا رسول الله! أخبِرْني ما فَرَضَ الله عليَّ من الصيامِ؟' فقال: 'شَهرُ رمضانَ، إلا أن تَطَّوَّعَ شَيْئاً.' متفق عليه واللفظ للبخاري.

وقَد أجْمَعَتِ الأمةُ على وُجُوبِ صِيَامِ رَمَضَانَ وأنّه أحدُ أركانِ الإسلامِ، التي عُلِمَتْ مِن الدينِ بِالضَّرُورَةِ...

بِمَ يَثْبُتُ الشهر؟ يثبت دخولُ شهرِ رمضانَ برؤيَةِ الْهِلالِ ولو من واحدٍ عَدلٍ، أو بإكمال عِدَّة شَعبانَ ثلاثِيْنَ يومًا. فعن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: 'صُومُوا لِرُؤيَتِهِ وأفطِرُوا لرؤيته. فإن غُمَّ عليكم فأكمِلُوا عِدَّةَ شعبانَ ثلاثين يوما.' رواه البخاري ومسلم.

اور اللہ تعالی کا ارشاد ہے: 'رمضان کا مہینہ جس میں قرآن کو نازل کیا گیا، جو کہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے، ہدایت کی روشن نشانیوں (پر مبنی ہے) اور حق وباطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔ تو جو کوئی یہ مہینہ پائے، اسے چاہیے کہ اس میں روزہ رکھے۔' سنت میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے: 'اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔' طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور کہا: 'یا رسول اللہ! مجھے اس بارے میں بتایئے جو اللہ نے روزوں میں سے فرض کیا ہے؟' آپ نے فرمایا: 'رمضان کا مہینہ سوائے اس کے کہ تم اپنی جانب سے کچھ مزید کر لو۔'

امت کا رمضان کے روزے واجب ہونے پر اجماع ہے کہ یہ ارکان اسلام میں سے ایک ہے جو کہ دینی سے لازمی طور پر جانی پہچانی چیز ہے۔

مہینہ کیسے ثابت ہوتا ہے؟ رمضان کے مہینے میں دخول چاند دیکھنے سے ہوتا ہے اگرچہ ایک ہی قابل اعتماد شخص اسے دیکھے یا پھر شعبان کے تیس دن کا عدد مکمل ہونے سے ایسا ہوتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'اسے دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزے ختم کرو۔ اگر تم پر بادل چھا جائیں تو شعبان کے تیس دن کی مدت پوری کر لو۔'

أركان الصوم: للصوم ركنان

1– الإمساكُ عن الْمُفطِرَاتِ من طلوعِ الفجر إلى غروب الشمس. لقول الله تعالى: 'وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ.' (البقرة 2:187) والْمُرَادُ بالْخَيط الأبيضِ والخيط الأسودِ بَيَاضُ النَّهارِ وسَوَادُ اللَّيلِ.

2– النيَّة: لقول الله تعالى: 'وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ' (البينة 98:5) ولقولِ رسولِ الله صلى الله عليه وسلم: 'إنّما الأعمالُ بِالنِّيَّاتِ، وإنَّما لِكُلِّ امْرِىءٍ مَا نَوَى.' متفق عليه.

روزے کے ارکان: روزے کے دو ارکان ہیں:

۱۔ طلوع فجر سے لے کر غروب شمس تک ان کاموں سے رکنا جو روزے کی حالت میں منع ہیں جیسا کہ اللہ تعالی کے ارشاد میں ہے: 'کھاؤ پیو یہاں تک کہ طلوع فجر کے وقت (دن کا) سفید دھاگہ (رات کے) سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے۔ پھر روزے کو رات تک پورا کرو۔' یہاں سفید اور سیاہ دھاگے سے دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی مراد ہے۔

۲۔ نیت: جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ 'انہیں حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ 'اعمال کا دارومدار تو بس نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہے۔'

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَطَّوَّعَ	اس نے شوق سے کیا	الْهِلالِ	پہلی تاریخ کا چاند	الخيط	دھاگہ
بِمَ	کس وجہ سے؟	عَدلٍ	قابل اعتماد	بَيَاضُ	سفید
يَثْبُتُ	وہ ثابت ہوتا ہے	إكمال	مکمل کرنا	سَوَادُ	سیاہ
رؤيَةِ	دیکھنا	غُمَّ	بادل چھا گئے	نَوَى	اس نے نیت کی

سبق 4 : زکوۃ اور روزے کا قانون

على من يَجِبُ صومَ رمضان؟ يَجِبُ صومَ رمضانَ على كل مسلمٍ بالغٍ عاقلٍ مُطِيقٌ للصومِ مُقِيمٌ. و ليس بواجِبٍ على ما يلي:

1 . وأما الصبِيُ فلا يَجب عليه الصيام وإنما يُؤمَرُ به استِحبَابًا لِيَعتَادَهُ، وذلك لِما وُرِدَ عن الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ قالت: 'أرسَلَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم غَدَاةَ عَاشُورَاء إلى قُرَى الأنصارِ التِي حَولِ الْمَدِينَةِ: من كان أصبَحَ صائمًا فليَتِمُّ صومَهُ. ومن كان أصبَحَ مُفطِرًا فليتم بَقِيَّةَ يومِه، فكنا بعدَ ذلك نَصُوْمُهُ، وَنُصَوِّمُهُ صِبْيَانَنا الصِّغَارَ منهم ونَذهَبُ إلى المسجد فنجعل لَهُم اللُّعْبَةَ من العِهْنِ. فإذا بَكَى أحدهُم من الطعامِ أعطَيناهُا إياه حتّى يكون عند الإفطار.' رواه البخاري ومسلم.

2 . وأمّا الْمجنونُ فغَيْرُ مُكَلَّفٍ لأنّه مَسْلُوبُ العَقلِ الذي هُوَ مَنَاطُ التَكلِيفِ. وفِي حديث علي رضي الله عنه أنّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم قال: 'رُفِعَ القلمُ عن ثلاثة: عن النَائِمِ حَتّى يَستَيقِظَ، وعن الصبِي حتّى يَحتَلِمَ، وعن الْمجنونِ حتّى يعقلَ.' رواه أبو داود والنسائي وأحمد.

3 . الذين لا يُطِيقُونَ الصومَ: من شيخٍ كبِيْرٍ أو امرأةٍ عَجُوزٍ أو مَرِيضٍ مرضًا مُزْمِنًا لا يُرجَى شِفَاؤُهُ، يُفطِرُونَ وعليهم أن يَطعَمُوا عن كل يوم مسكينًا. لقول الله تعالى: 'وَأَما الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ.' (البقرة 2:184) ولِما رواه البخاري عن عطاء أنه سَمِعَ ابنَ عباس رضي الله عنهما يقرأ: 'وَأَما الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِينٍ.' قال ابنُ عباسٍ: 'لَيسَتْ بِمَنسُوخَةٍ، هي للشيخِ الكبيرِ و الْمرأةِ الكبِيْرَةِ لا يَستَطِيعَانِ أن يَصُومَا فيُطعِمَانِ مكَان كل يومٍ مسكينًا.'

رمضان کا روزہ رکھنا کس پر فرض ہے؟ رمضان میں روزہ رکھنا ہر اس شخص پر فرض ہے جو مسلمان ہو، بالغ ہو، عقل مند ہو، روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اور مقیم ہو (یعنی مسافر نہ ہو)۔ یہ درج ذیل پر واجب نہیں ہے:

۱۔ بچہ کہ اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔ اسے محض اس وجہ سے اس کی تلقین کی جاتی ہے تاکہ اسے اس کی عادت پڑے۔ جیسا کہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے۔ انہوں نے کہا: 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ محرم کی صبح انصار کے علاقے میں پیغام بھیجا جو کہ مدینہ کے گرد ونواح میں واقع تھی: جس نے صبح روزے دار کے طور پر کی ہے، اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے۔ اور جس نے اپنی صبح روزے کی حالت میں نہیں کی، اسے اپنا باقی دن اسی طرح پورا کرنا چاہیے۔ اس کے بعد سے ہم اس دن کا روزہ رکھتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اور مسجد کی جانب چلے جاتے تھے۔ ہم ان کے لئے اون کے گیند بناتے۔ جب ان میں سے کوئی کھانے کے لئے روتا تو ہم اسے یہ دے دیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت آ جاتا۔'

۲۔ پاگل غیر مکلف ہے کیونکہ اس کی عقل سلب ہوئی ہوتی ہے جبکہ وہی ذمہ داری کی جگہ ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'قلم تین قسم کے لوگوں سے اٹھالیا گیا ہے: سونے والا یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔ بچہ یہاں تک کہ اسے احتلام ہونے لگے۔ مجنون یہاں تک کہ وہ عقل مند ہو جائے۔

۳۔ وہ لوگ جو روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں: جیسے بوڑھا مرد یا بوڑھی خاتون یا طویل عرصے سے مریض شخص جسے شفاء کی امید نہ ہو۔ یہ روزہ نہیں رکھیں گے اور ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: 'جو لوگ اس کی طاقت نہ رکھیں تو ان کا فدیہ ایک مسکین کا کھانا ہے۔' بخاری نے عطاء سے روایت کی کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ آیت تلاوت کرتے سنا: 'جو لوگ اس کی طاقت نہ رکھیں تو ان کا فدیہ ایک مسکین کا کھانا ہے۔' ابن عباس نے فرمایا: 'یہ منسوخ نہیں ہے۔ یہ بوڑھے مرد اور بوڑھی خاتون کے بارے میں ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تاکہ وہ ہر دن کے روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بالِغٍ	جنسی اعتبار سے بالغ	نُصَوِّمُ	ہم روزہ رکھواتے ہیں	مَنَاطُ	جسے ذمہ دار ٹھہرایا جائے
عاقِلٍ	عقل مند	اللُّعْبَةَ	کھیل کا سامان، گیند	التَكلِيفِ	ذمہ داری
مُطِيقٌ	طاقت رکھنے والا	العِهْنِ	اون	يَحتَلِمَ	اسے احتلام ہوتا ہے
لِيَعتَادَ	تاکہ اسے عادت پڑے	الْمجنونُ	پاگل	عَجُوزٍ	بوڑھی خاتون
غَدَاةُ	صبح	مُكَلَّفٍ	جسے ذمہ دار بنایا جائے	مُزْمِنًا	طویل عرصہ سے
عَاشُورَاءِ	۱۰ محرم	مَسْلُوبُ	جس سے سلب کیا گیا ہو		

4 . الْمُسافِرُ والمريضُ رُخِّصَ لَهما فِي الفطر وعليهما القَضاء أي صيام أيامٍ بَدَلَ التِي أفطراها لقوله تعالى: 'وَمَنْ كَانَ مَرِيضًا أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ' (البقرة 2:185)

5 . حُكمُ الْحَامِلِ والْمُرْضِعِ: إذا خَافَت الْحاملُ والْمرضعُ على أنفسِهمَا أو وَلَدَيْهِمَا أفطَرَتَا وعليهمُا القَضَاءُ.

6 . حُكمُ الْحَائِضِ و النُّفَسَاءِ: يَحرمُ الصومُ على الْحائضِ والنفساءِ، بل يُفطِرَانِ أيّامَ الْحَيْضِ والنِّفاسِ مِن رمضانَ ويَقضِيَانِهِمَا فِي طُهْرٍ. قالت عائشةُ رضي الله عنها: 'كُنَّا نَحِيضُ على عهدِ رسولِ الله صلى الله عليه وسلم فنُؤمَرُ بِقَضَاءِ الصومِ ولا نُؤمَرُ بِقَضَاءِ الصلاة.' متفق عليه

۴۔ مسافر اور مریض کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں اور ان پر قضاء لازم ہے۔ یعنی وہ ان دنوں کے بدلے روزہ رکھیں گے جن میں انہوں نے روزہ نہیں رکھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے: 'اور جو کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو تو وہ دیگر ایام میں گنتی پوری کر لے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے، تنگی نہیں چاہتا۔'

۵۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کا حکم: جب حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کو اپنی جان یا اپنے بچے کا خطرہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھیں۔ انہیں قضاء کرنا چاہیے۔

۶۔ حائضہ اور نفاس والی خواتین: حائضہ اور نفاس والی خواتین کے لئے روزہ رکھنا حرام ہے۔ انہیں رمضان کے دوران حیض و نفاس کے ایام میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے بلکہ پاکیزگی کے ایام میں ان کی قضا ادا کرنی چاہیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمیں ماہواری آتی تھی۔ ہمیں روزے کی قضاء کا حکم دیا گیا مگر نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا گیا۔'

مُبطِلاتُ الصومِ

1– الأكلُ أو الشُرْبُ عمدًا: وأما الناسِي فَصَومُهُ صحيحٌ ولا قَضَاءَ عليه لِحديثِ أبي هريرة رضي الله عنه أن النبِي صلى الله عليه وسلم قال: 'مَن نَسِيَ وهُوَ صَائِمٌ فأكلَ أو شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صومَهُ فإنّما أطعَمَهُ اللهُ وسَقَاهُ.' رواه الجماعة

2– القَيْءُ عَمْدًا: وأمّا من غَلَبَه القَيْءُ فلا قَضَاءَ عليه لِحديث أبي هريرة رضي الله عنه أن النبِي صلى الله عليه وسلم قال: 'مَنْ ذَرَعَهُ القَيءُ فليس عليه قضاء. ومن استَقَاءَ عَمَدًا فليَقضِ.' رواه أحْمد وأبوداود والترمذي وابن ماجه وابن حبان والدارقطنِي والحاكم وصححه. وبه قال جَمهور العلماء.

روزے کو باطل کر دینے والے کام

۱۔ جان بوجھ کر کھانا یا پینا: جہاں تک بھولنے والے کا تعلق ہے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اس پر قضاء ضروری نہیں۔ جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جو روزے کی حالت میں بھول گیا اور اس نے کھا یا پی لیا تو اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے کیونکہ اللہ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔'

۲۔ جان بوجھ کر قے کرنا: جس شخص پر قے نے غلبہ پا لیا، اس پر قضاء واجب نہیں جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جس کی قے (کنٹرول سے باہر ہو کر) گزر گئی، اس پر قضاء واجب نہیں۔ جس نے جان بوجھ کر قے کی، اسے قضاء کرنی چاہیے۔'

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رُخِّصَ	اسے رخصت دی گئی	الْمُرْضِع	دودھ پلانے والی خاتون	عمدًا	جان بوجھ کر
الْقَضاء	قضاء کرنا	الْحَائِضِ	حائضہ خاتون	الناسِي	بھولنے والا (نسیان)
الْيُسْرَ	آسانی	النُّفَسَاءِ	وہ خواتین جنہیں بچے کی پیدائش کے بعد خون آئے	ذَرَعَهُ	وہ اس پر غالب آیا
الْعُسْرَ	تنگی	يَقضِيَانِ	وہ دونوں قضا کرتے ہیں	القَيءُ	قے
الْحَامِلِ	حاملہ خاتون	طُهْرٍ	حیض کے بعد پاکیزگی کا عرصہ	استَقَاءَ	اس نے جان بوجھ کر قے کی

3- الْحَيضُ والنَفَاس: ولو فِي اللَحظَةِ الأخِيْرَة قبلَ غُرُوبِ الشَمسِ، وهذا ما أجمَعَ عليه العلماءِ. 4- إنزَالُ الْمَنِيِّ (فِي غَيْرِ الْجِمَاعِ) بِسَبَبِ تَقبِيلِ الزَّوجَةِ أو مُبَاشَرَتِهَا. أو بغيرِ ذلكَ. وأمّا الاحتِلامُ فهو غيرُ مُفسِدٍ للصوم. 5- ما يُبطِلُ الصيامُ ويُوجِبُ القضاءَ والكَفَّارَةَ وهُوَ الْجِمَاعُ فَقَط.	۳۔ حیض و نفاس: اگرچہ یہ غروب شمس سے پہلے آخری لمحے میں ہو۔ اس پر علماء کا اجماع ہے۔ ۴۔ ازدواجی تعلق قائم کیے بغیر منی کا نکلنا جیسے بیوی کو چومنے یا اس کی جلد سے جلد مس کرنے سے یا کسی اور وجہ سے۔ جہاں تک احتلام کا تعلق ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ۵۔ وہ کام جو روزے کو باطل کر دیتا ہے اور اس سے قضاء اور کفارہ واجب ہوتے ہیں۔ ایسا صرف ازدواجی تعلق سے ہوتا ہے۔
وفيه حديث أبي هريرة رضي الله عنه قال: جَاءَ رجلٌ إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: 'هَلَكْتُ يا رسول الله!' قال: 'وما أهلَكَكَ؟' قال: 'وَقَعْتُ على امرَأتي فِي رمضانَ.' قال: 'هل تَجِدُ ما تُعتِقُ رَقَبَةً؟' قال: 'لا.' قال: 'فَهَل تَستَطِيعُ أنْ تَصُومَ شَهرَينِ مُتَتَابَعَيْنِ؟' قال: 'لا.' قال: 'فهل تَجِدُ ما تُطعِمُ سِتِّينَ مِسكِينًا؟' قال: 'لا.' قال: ثم جَلَسَ فَأُتِيَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم بِعَرَقٍ فِيه تَمرٌ. قال: 'تَصَدَّقْ بِهَذَا.' قال: 'أعَلَى أفقَرَ مِنَّا؟ فما بين لابَتَيْهَا أهلُ بيتٍ أحْوَجُ إليه منا.' فضَحِكَ النبي صلى الله عليه وسلم حتّى بَدَتْ نَواجِذُه، وقال: 'اذهَبْ فأطعِمْهُ أهلَكَ.' رواه الجماعة. وفي رواية ابن ماجه وأبي داود: 'وصُم يَومًا مَكَانَهُ.' والكفارة تكون على الترتيب المذكور فِي الحديث عند جَمهُورِ العُلَمَاءِ.	اس معاملے میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ انہوں نے فرمایا: ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ کہنے لگا: 'یارسول اللہ میں ہلاک ہو گیا۔' آپ نے فرمایا: 'تم کیسے ہلاک ہو گئے؟' عرض کیا: 'رمضان میں میں نے اپنی بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کر لیا ہے۔' فرمایا: 'کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کرو؟' عرض کیا: 'جی نہیں۔' فرمایا: 'کیا تم لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟' عرض کیا: 'جی نہیں۔' فرمایا: 'کیا تم ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟' عرض کیا: 'جی نہیں۔' انہوں (ابوہریرہ) نے کہا: اس کے بعد وہ بیٹھ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ آپ نے (اسے) فرمایا: 'اسے صدقہ کر دو۔' وہ بولا: 'کیا کوئی ہم سے بھی زیادہ غریب ہے؟ (اس شہر کے) دو آتش فشانی علاقوں کے درمیان کوئی ایسا گھر نہیں ہے جو ہم سے زیادہ ضرورت مند ہو۔' نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کے نوک والے دانت نمودار ہوئے۔ آپ نے فرمایا: 'جاؤ اور اسے اپنے خاندان والوں کو کھلا دو۔' محدثین کی جماعت نے اسے روایت کی۔ ابن ماجہ اور ابو داؤد کی روایت میں ہے۔ 'اور اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھ لو۔' جمہور علماء کے نزدیک کفارہ اسی مذکورہ ترتیب میں ہو گا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْحَيضُ	ماہواری کا خون	مُبَاشَرَة	جلد سے جلد مس کرنا	أفقَرُ	زیادہ غریب
النَفَاسِ	بچے کی پیدائش کے بعد کا خون	احتِلامُ	سوتے میں منی نکلنا	لابَتَيْهَا	دو آتش فشانی علاقے
اللَحظَةِ	لمحہ، لحظہ	مُفسِدٍ	توڑنے والا	أحْوَجَ	زیادہ ضرورت مند
الْمَنِيِّ	منی، شرمگاہ کا مادہ	هَلَكْتُ	میں ہلاک ہو گیا	بَدَتْ	وہ ظاہر ہوا
الْجِمَاعِ	ازدواجی تعلق	مُتَتَابَعَيْنِ	لگاتار، مسلسل	نَواجِذُ	نوک والے دانت
تَقبِيلِ	چومنا	عَرَقٍ	ٹوکری		

ما يستحب للصائم

1 . السُحُورُ: لِما ورد عن أنس رضي الله عنه أن النبِي صلى الله عليه وسلم قال: 'تَسَحَّروا فإن فِي السُّحُور برَكَةً.' رواه البخاري ومسلم

2 . تَأخِيرُ السحورِ: لِحديث زيد بن ثابت رضي الله عنه قال: تَسَحَّرْنا مع رسولِ الله صلى الله عليه وسلم ثُم قُمنَا إلى الصلاة.' قلت: 'كم كان قَدْرُ ما بينهما؟' قال: 'خَمسين آية.' رواه البخاري ومسلم.

3 . تَعجِيلُ الفُطُورِ: لِحديث سهل بن سعد رضي الله عنه أن النبِي صلى الله عليه وسلم قال: 'لا يزال الناس بِخَيْرٍ ما عَجِلُوا الفطرَ.' متفق عليه

4 . أن يُفطِرَ على رُطَباتٍ، فإِنْ لَم يَجد فَعَلَى تَمَرَاتٍ، فإِنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَى الْمَاءِ. لِحديث أنس رضي الله عنه قال: 'كان رسولُ الله صلى الله عليه وسلم يُفطِرُ قبل أن يُصَلِّي على رُطَبَاتِ فإِنْ لَم تكن رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ، فإن لَم تكن تُمَيْرَاتٌ حَسا حَسَوات مِنْ ماءِ.' رواه أبو داود والحاكم وصححه، والترمذي وحَسَّنَهُ

5 . الدُعاءُ عند الفطرِ، وفِي أثناء الصيامِ. لِحديث ابن عمر رضي الله عنهما: كان النبِي صلى الله عليه وسلم إذا أفطر قال: 'ذَهَبَ الظَمَأُ وابتَلَّتِ العُرُوقُ وثَبَتَ الأجرُ إن شاء الله.' أخرجه أبوداود والحاكم والبيهقي.

روزے دار کے لئے کیا کام مستحب ہیں؟

۱۔ سحری کرنا: جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔'

۲۔ سحری میں تاخیر کرنا: جیسا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کرتے تھے، پھر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔' میں نے پوچھا: 'ان کے درمیان کتنا وقت ہوتا تھا؟' فرمایا: 'پچاس آیتوں (کی تلاوت کے برابر وقت)۔'

۳۔ افطاری میں جلدی کرنا: جیسا کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'لوگ خیر پر رہیں گے جب تک وہ افطاری میں جلدی کریں۔'

۴۔ تازہ کھجوروں سے افطاری کرنا، اگر وہ نہ ملیں تو چھوہاروں سے، اگر وہ بھی نہ ملیں تو پانی سے۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے پہلے تازہ کھجوروں سے افطاری کیا کرتے تھے۔ اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوٹے چھوہاروں سے اور اگر وہ بھی نہ ہوتے تو اپنی حسوں کو پانی سے تر کر لیا کرتے تھے۔'

۵۔ افطاری کے وقت کی دعا اور روزے کے دوران بھی (دعا کرنا): جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت کہتے: 'پیاس چلی گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا، اگر اللہ چاہے تو۔'

مطالعہ کیجیے! لیجیے انقلاب آ گیا! اس تحریر میں ہماری منفی سوچ کی وجہ اور اس سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔
http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0010-Revolution.htm

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
السُّحُور	سحری کرنا	رُطَباتٍ	تازہ کھجوریں	حَسَوات	کچھ گھونٹ
تَسَحَّروا	سحری کیا کرو!	تَمَرَاتٍ	چھوہارے	الظُمَأ	پیاس
تَعجِيلُ	جلدی کرنا (عجلت)	تُمَيْرَاتٌ	چھوٹے چھوہارے	ابتَلَّتْ	بھیگی ہو گئی
الفُطُور	افطاری	حَسا	اس نے پیا	العُرُوقُ	نسیں، نالیاں

6 . وإن سَابَّهُ أحدٌ أو جَهِلَ عليه أن يقول: 'إني صائم إني صائم.' لحديث أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: 'فإذا كان يوم صوم أحَدكم فلا يَرْفُث يومئذ ولا يَصْخَب، فإنْ سَابَّه أَحَدٌ أَوْ قَاتَله فَلْيَقُلْ إنِّي صَائِمٌ.' رواه البخاري ومسلم

7 . السِوَاكُ لحديث عامر بن ربيعة رضي الله عنه قال: 'رأيتُ رسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ما لا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وهوَ صائِمٌ.' رواه أحمد وأبوداود والترمذي

8 . الْجُودُ ومُدارَسَةُ القرآنِ: وهُما مستحَبَّانِ فِي كلِ وقتٍ ولكن فِي رمضانَ أكثَرُ. روى البخاري عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: 'كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أجوَدَ الناسِ وكان أجوَدَ ما يكون فِي رمضان حِيْنَ يَلقَاهُ جِبْرِيلُ وكان يلقاه فِي كل ليلةٍ من رمضان فيُدَارِسُهُ القرآنَ فلَرَسول اللهِ صلى الله عليه وسلم أجود بالْخَيْرِ من الرِيحِ الْمُرسَلَةِ.'

9 . الاجتهادُ فِي العبادةِ فِي العَشَرِ الآواخِرِ من رمضان: روى البخاري ومسلم عن عائشةَ رضي الله عنها: أن النبِي صلى الله عليه وسلم كان إذا دَخَلَ العشرُ الآواخرُ أحْيَى الليلَ وأيْقَظَ أهلَهُ وشَدَّ الْمِئْزَرَ.

10 . تَفطِيْرُ الصائمين: لِحديث زيد بن خالد الجهني عن النبِي صلى الله عليه وسلم قال: 'من فطَّر صائمًا كان له مِثلُ أجرِهُ، غير أنه لا يَنْقُصُ مِن أجرِ الصائِمِ شيئًا.' رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح، وأخرجه ابن ماجه، وأحمد وصححه ابن حِبّان

٦۔ اگر کوئی اسے برا بھلا کہے یا اس سے جاہلانہ رویے کا مظاہرہ کرے تو وہ کہے: 'میں تو روزے دار ہوں، میں تو روزے دار ہوں' (یعنی تم سے لڑ نہیں سکتا)۔ جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جب تم میں سے کوئی کسی دن روزہ سے ہو تو نہ تو وہ شہوانی گفتگو کرے اور نہ ہی اونچی آواز سے لڑے۔ اگر کوئی اسے برا بھلا بھی کہہ لے یا اس سے لڑنے لگے تو اسے کہہ دینا چاہیے کہ میں روزے سے ہوں۔'

۷۔ دانتوں کی صفائی: جیسا کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا: 'میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ روزے کی حالت میں ان گنت مرتبہ مسواک کرتے۔'

۸۔ سخاوت اور قرآن مجید کا مطالعہ: یہ دونوں مستحب تو ہر وقت ہیں مگر رمضان میں زیادہ مستحب ہیں۔ بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: 'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ جب رمضان ہوتا تو آپ مزید سخی ہو جایا کرتے تھے کیونکہ تب آپ جبریل سے ملاقات کرتے تھے۔ آپ ان سے رمضان کی ہر رات میں ملاقات کیا کرتے تھے تاکہ آپ ان کے ساتھ قرآن کا مطالعہ کر سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیکی کے کاموں میں تیز ہوا سے بھی زیادہ تیزی دکھایا کرتے تھے۔

۹۔ رمضان کے آخری دس دن میں عبادت کے لئے محنت کرنا: بخاری و مسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری دس دن کا آغاز کرتے تو آپ رات کو زندہ کر دیتے، اپنے اہل وعیال کو جگاتے اور (اعتکاف کے لئے) پردے باندھ دیتے۔'

۱۰۔ روزے داروں کے روزے افطار کروانا: جیسا کہ زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: 'جو کوئی کسی روزے دار کا روزہ افطار کروائے، اس کے لئے ویسا ہی اجر ہے۔ بغیر اس کے کہ روزے دار کے اجر میں کوئی کمی کی جائے۔'

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
السِوَاكُ	دانت صاف کرنا (مسواک)	أجوَدُ	زیادہ سخی	أيْقَظَ	وہ جگاتا ہے
أُحْصِي	میں گنتی کرتا ہوں	يُدَارِسُ	وہ مطالعہ کرتا ہے	شَدَّ	اس نے باندھا
يَتَسَوَّكُ	وہ دانت صاف کرتا ہے	الْمُرسَلَةِ	بھیجی گئی، تیز چلنے والی	الْمِئْزَرَ	تہہ بند
الْجُودُ	جود و کرم، سخاوت	الاجتهادُ	محنت	تَفطِيْرُ	دوسرے کو افطار کرانا
مُدارَسَةُ	مطالعہ کرنا	أحْيِي	وہ جاگا	فطَّر	اس نے افطار کروایا